ہے اور دیکھا گیا ہے۔

ششم[۶]۔ بیمار مویشیان کو کسی ندی نالے یا تالاب یا شارع عام چاہ آبنوشی پر جہان تندرست مویشی پانی پیتے ہون۔ وہان جانے سے باز رکھنے کی ہدایت کیا کرین

ہفتم[۷]۔ عام چراگاہ مین جہان تندرست مویشی اور دیگر گرد نواح مواضعات کے مویشی بھی چرائے جاتے ہون۔ نہ لیجائے جائین اور اُنکو ایک ہی جگہہ رکھنے کی ہدایت کرین۔

ہشتم[۸]۔ گاؤن سے باہر بیمار مویشیان کے لئے ایک علیحدہ احاطہ بنانے کی بامداد اہل دیہہ کوشش کرین تاکہ بیمار مویشی یا جو اور بیمار ہون وہ اُسمین رکھے جاوین اور وہین اُنکا معالجہ و علاج اور خدمت وغیرہ ہو۔

نہم[۹]۔ اُن بیمار جانورون کی نگرانی پر اگر مالک خود نگرانی نہ کرین تو اُنکو باتفاق خود ایک یا دو اشخاص کو یا جتنے مناسب خیال کرین اِسی خدمت گذاری کی بابت مقرر کرنیکی ترغیب دین۔ اور یہہ طریقہ بہت اچھا ہے کیونکہ جو غیر اشخاص خاص اِسی کام پر مقرر ہونگے وہ بیماری پھیلانیکا باعث کم ہونگے کیونکہ زمینداران کی طرح اُنکو ہر ایک جگہ آنے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

دہم[۱۰] اور جہانتک ممکن ہو سکے گرد نواح مواضعات مین بیماری کے پھیلنے کی خبر دیگر زمینداران کو پہونچا دیوین تاکہ وہ لوگ اپنے جانورون کو اُس بیماری سے بچانے کی کوشش کرین اور اُس موضع کے حیوانات سے جہان بیماری پھیلی ہوئی ہے ملنے نہ دین

یازدہم[۱۱] اور اگر چارون کے پاس امراض مُہلک و وبائی کے چھڑے جات معلوم ہون یا پائے جاوین تو اُنکو حتے الامکان بعد جتلانے اور آشکارا کرنے فوائد و نقائص کے تلف یا ضائع کرنیکی کوشش کرین۔

دوازدہم[۱۲] بیمار شدہ مویشیان کے مالکان کو اور دیگر مالکان مویشی کو بلا کر یا خود اُنکے مکان پر جا کر اُنکو علاج معالجہ اور طریقہ حفظان صحت سے بجمیع وجوہ آگاہ کرین۔

سیزدہم اور جو دیگر امور بہتری زمینداران یا مالکان مویشی کی بابت خیال مین ہون یا تجربہ مین آئے ہون اُن پر اُنکو ظاہر کرے۔

چہاردہم بعد فارغ ہونے کنٹیجیس امراض سے باقی دیگر امراض والے جانورونکو ملاحظہ کرے۔ بعد تبدیل لباس علیٰ ہذا القیاس یہہ صرف کنٹیجیس امراض کے بارہ مین ذکر ہوا اب اِن دفعات مذکورہ بالا مین بعض کام ایسے ہین جو بغیر امداد حکام وقت ہو ہی نہین سکتے۔ مثلاً اوّلاً جیسا کہ عبدالرحمٰن وٹیری نیری اسسٹنٹ نے بیان کیا ہے کہ چماران نے اِس بنا پر عدالت مین عرضی داغ دی اور نالش دائر کردی کہ ڈاکٹر مویشیان نے ہمارے چمڑے جات تلف کردئے اور آگ لگادی۔ حالانکہ ازروے قانون انگریزی واسطے فائدے آسانی مالکان مویشی اگر وہ جلا بھی دیتا تو بھی کچھ اُس پر کچھ آنچ نہین آسکتی تھی۔ کیونکہ اُس نے یہہ کام کوئی اپنے ذاتی فائدہ کی غرض سے تو کرنا ہی نہین تھا۔ اور نہ اُس نے کیا بلکہ بیماری کے فرو کرنے اور دیگر مالکان مویشی کے فائدہ اور اُنکے مویشیان کے بچاؤ کی غرض سے کرنا تھا۔ اور یہہ کام اُسکا نیک نیتی سے تھا۔ اور ہے بھی ٹھیک۔ لیکن چمارون نے تو ہمعصر مذکور کے پھنسانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت یا اوٹھا نہین رکھا۔ دوئیم صفائی جو سب سے ضروری ہے وہ بغیر امداد حکام وقت کے ہرگز نہین ہوسکتی۔ کیونکہ صفائی کے ہوجانے سے بیماری کے فرو ہوجانے کے اسباب مین سے ایک بڑا بھاری سبب کم ہوگیا۔ اور ایک بھاری سبب کے انجام پائے جانے سے ایک طرف سے گونہ تسلی ہوجاتی ہے۔ سوئیم بیمار مویشیان کے لئے احاطہ کا بنانا وہ بھی بغیر ہدایت اور فہمائش حاکم وقت کے نہین انجام پاسکتا۔ جسکا بنانا اشد ضروری اور لابد ہوتا ہے۔ چہارم چمارون کو بلوانا اور چمڑے جات کے نہ اوتارنے کی بابت ہدایت کرنا اور اگر اُنکے پاس مہلک و متعدی و وبائی امراض کے چمڑے بھی موجود ہون تو تلف کرانا

یہ بھی بغیر حکم حاکم اور مدد کے پورا نہین ہوسکتا۔ کیونکہ ویٹیری نیری اسٹینٹ کا کہنا چماران پر کوئی چندان اثر نہین کرتا۔ جبتک باقاعدہ رپورٹ ہو تب تک چمار لوگ اُن چمڑون کو اِدھر اُدھر فروخت کرکے بیماری کے پھیلانیکا باعث ہو جاتے ہین۔ چمارون کو کیا۔ گوشت خر دندان سگ۔ زمینداران کے مویشی بچین یا مرین اُنکو کھالون سے کام اول تو ایسی ایسی رپوٹون پر کچھ خیال نہین ہوتا۔ بغرض محال اگر کچھ تھوڑا بہت ہوا بھی تو وہ ادھر اُدھر ماہ آدھ ماہ بعد فالطو کام سمجھکر داخل دفتر۔ کیونکہ خاکسار کو کئی دفعہ ایسے موقعے پیش آچکے ہین۔ پانچ پانچ چھ چھ گاؤن کے اشخاص کو اکٹھا کرکے یا اُن مکانات پر مختلف جگھون پر جاکر اُنکو طریقہ حفظان صحت سے آگاہ کرنا اور سادہ طریقہ علاج معالجہ سے واقف کرنا وہ بھی مشکل۔ بعض جانقدر تو خود چلے آتے ہین اور اپنا مطلب حاصل کرکر فوراً چلے جاتے ہین۔ لیکن باقی ماندہ ناخواندون کے ساتھ جو از حد مغز مارنا پڑتا ہے اور ہر طرح سے سمجھایا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی اُنمین سے بعض بعض ٹکا سا جواب دیتے ہین۔ حالانکہ فائدہ اُنہین کا ہوتا ہے لیکن پھر بھی کہدیتے ہین تم کون سے خدا آگئے۔ جو حکمی علاج کرنے چلے آئے۔ جاؤ چلے جاؤ۔ ہم خود دیوی دیوتا کی نذر نیاز مان کر اور چڑھاوا چڑھا کر اور ڈھول بجا کر اور تیل و سندور ڈالکر منت و سماجت سے اپنے مویشیان کو تندرست کرلین گے۔ اور ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو بھی اتنی فرصت اور دماغ خرچ کرنیکا وقت کہان ملتا ہے کہ ہر ایک آدمی کو علیحدہ علیحدہ بمنت سماجت الگ الگ سمجھاوے۔ کیونکہ اُس نے علاوہ اِس موضع کے دوسرے دیہات مین بھی تو گشت کرکے جہان جہان کہ بیماری نمودار ہے دوسرون کو فائدہ پہونچانا ہے۔ قصہ مختصر اگر دیہ کے بیمار مویشیان کو کہا جاوے کہ آپ لوگ ایسے سب مویشیان ایک جگہ اکٹھا رکھو اور گھر مین دوسرے مویشون کیساتھ مت باندھو اور جہان عام اشخاص ندی۔ نالا۔ یا تالاب سے پانی پلاتے ہین وہان

مت پلاؤ - بلکہ اُنکو ایسی ایک جگہ نا نہ یا کسی برتن مین پانی پلاؤ یا دہان سے یہانتک کوئی معمولی نالی کھود کر اُسکے ذریعہ پانی لانیکا بندوبست کرو یا عام چراگاہ مین مت لیجاؤ - وہ اشخاص جو ناخواندہ ہوتے ہین کہتے ہین کہ یہہ ڈاکٹر تو ہمکو ہر طرح سے تنگ کرتا اور روکتا ہے - یہ نہ کرو وہ نہ کرو - خاکسار نے اپنے اس علاقہ کا تو پورا فوٹو کھینچ دیا ہے - باقی کا حال واللہ اعلم بالصواب - قصّہ مختصر خادم کا اپنے ہم فن عبدالرحمن کے ساتھ اس بارہ مین پورا اتفاق ہے کہ بغیر امداد حکام بالادست کام نہین چل سکتا اور نیازمند اُسکی تائید کرتا ہے - ویسے تو کام چل رہا ہی - اور چلیگا - لیکن ہمارے حکام اعلےٰ ہر دو محکمجات کے اگر وٹیرنری اسسٹنٹون سے پورا پورا کام لینا چاہین - جیساکہ لینے کا حق ہی اور لینا چاہیئے - تب دیکھین کسقدر مالکان مویشی اور دیگر رعایا کو کامل فائدہ پہونچتا ہے - جسکے وہ بھی تھوڑے ہی ایام مین قائل ہو جائین اور یقین کرین کہ محکمہ وٹیرنری سے ہمکو حقیقت مین بہت بڑا فائدہ پہونچ رہا ہے اور یہہ محکمہ ازبس مفید اور کارآمد ہے - لیکن یہہ بات حاکمان وقت کی مدد اور کوشش پر منحصر ہے اور کمترین کو امید کامل اور یقین واثق ہے کہ ہمارے مہربان اُستاد عالی جناب ایچ - ٹی - پینز صاحب بہادر پرنسپل لاہور وٹیرنری کالج جیساکہ آپ شروع زمانہ سے وٹیرنری ڈیپارٹمنٹ کی بہتری و ترقی کے لئے عالی دماغ کوششین کرتے آئے ہین اب بھی ضرور کوشش فرمائینگے اور فرماتے رہینگے - اور غریب فرقہ وٹیرنری اسسٹنٹان کی رفع تکالیف اور بہتری کیجانب توجہ مبذول فرماکر باعث مشکوری جمیع وٹیرنری اسسٹنٹان ہونگے - علاوہ اِسکے اور بھی بہت سے امور قابل عرض ہین جو اسوقت بسبب طول ہو جانے مضمون کے قلم انداز کئے جاتے ہین - انشاء اللہ العزیز دوسرے موقعہ پر پیش کرونگا -

نیازمند شیخ فقیر علی وٹیرنری اسسٹنٹ سول وٹیرنری ڈیپارٹمنٹ ضلع آگرہ

نسخہ مرہم دیسی برائے اندمال زخم ہر قسم مجرب

برائے اندراج ویٹیرنیری جرنل

سہاگہ ۴ ماشہ - نیلا طوطیا ۶ ماشہ - رال مصفا یعنے پیلے رنگ کی نہ ہو اسکو سفیدا کاشغری ۴ تولہ - سندور ۶ تولہ - میٹھا تیل آدھ پاؤ +

اوّل میٹھے تیل کو دھیمی آنچ پر خوب گرم کرکے اسمین سندور ڈالا جاوے اور اسکو آگ کے اوپر کیتلی ہی مین ہلاتے رہین - جبتک کہ بالکل سیاہ رنگ نہ ہو جاوے اور سرخی کا نشان تک نہ رہے - من بعد سفوف رال و سفیدا کاشغری ڈالکر ایک منٹ تک آگ کے اوپر ہی ہلاتے رہین - ابعدازین کیتلی کو نیچے اوتار کر ٹھنڈا کرنا شروع کرین - جب نصف گرم رہجاوے اور نیم سرد ہو جاوے - یعنی ایسی ہو جاوے کہ ہاتھ لگانے کے قابل ہو سکے تب سہاگہ اور نیلا طوطیا ڈالا جاوے اور تا انجماد مرہم ہلاتے رہین - سہاگہ اور نیلا طوطیا نصف گرم پر اسیواسطے ڈالا جاتا ہے کہ اگر پوری حالت گرم مین ڈالے جاوین - تو اسمین کیمیاوی طور پر ایک قسم کی علامت خمیری پیدا ہو کر کل مرہم برتن سے باہر خود بخود گر جاتا ہے اور برتن مین ½ حصہ بھی باقی نہین رہتا - یہ مرہم گاڑھا اور کسیقدر چپکنے والا طیار ہوگا - لیکن اگر اسکو کم گاڑھا کرنا منظور ہو تو پاؤ چھٹانک تیل اور ڈال دیا جائے کسی قسم کا گہرا اور خراب قسم کا زخم کیون نہ ہو اسکے بھرنے اور مندمل کرنیمین اکثیر کا حکم رکھتا ہے اور علاوہ اس کے جہان پر اور کوئی مرہم نہ ٹھہر سکے وہان پر پارچہ کپڑے پر لگانے سے ایسا جمجاتا ہے کہ بغیر اپنے اوتارے گھوڑے کے چلنے پھرنے اور بدن کو ہلانے اور جھاڑنے سے نہین گرتا فقط

رقیمہ نیاز شیخ فقیر علی ویٹیرنیری اسسٹنٹ سول ویٹیرنری ہاسپٹل ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤالدین ضلع اگرہ

گردن کے زخم و صدمات

ایڈیٹر انڈین ویٹیری نیری جرنل

مترجمہ سید سردار شاہ گیلانی

ایک اور دلچسپ مریض متعلق زخم گردن کے رپورٹ کی گئی ہے۔

ایک گھوڑا گاڑی سے اس طرح زخمی ہوا۔ کہ گاڑی کا بم گھوڑے کی گردن چھید گیا میں نے دیکھا کہ جانور تین زخم رکھتا ہے۔ دو گردن پر اور ایک چھاتی کے سامنے۔ تینوں میں ایک بڑا زخم گردن کی داہنی طرف جبڑے اور شانہ کی نوک کے عین وسط میں تھا۔ اور ایک بڑا بے ترتیب ٹکڑا چمڑے کا بھی پھٹ کر بالکل علیحدہ ہو گیا تھا۔ اور زخم میں ہاتھ ڈالنے سے دو نالیاں معلوم ہوتی تھیں۔ ایک نالی ۲ ½ انچہ لمبی اور پیچھے کی طرف لیوٹبر ہیومرائی سل کی سیدھ میں چلی گئی۔ دوسری اوپر اور سامنے گردن کے بالائی طرف گذر گئی۔ اور جب انگلی زیادہ گہری چلی گئی۔ تو کھردرے کنارے نرخرے کے ٹوٹے ہوئے چھلے کو چھوتی تھی۔ اور دم لینے اور چھوڑنے کے وقت ہوا زخم کی راہ اندر جاتی اور باہر نکلتی تھی۔ اور اس سے ایک بلند کھڑ کھڑ کی آواز (بیلیگ سونڈ) پیدا ہوتی تھی۔ زخم کے مقام پر بناوٹ بہت دور تک مضروب ہو گئی تھی۔ اور چمڑا نیچے کی بناوٹ سے ٹوٹ کر علیحدہ ہو رہا تھا۔ زخم کا کامل امتحان کر کے خوب اچھی طرح صاف کر دیا گیا۔ اور بہت پانی کے استعمال سے اس غرض سے احتیاطاً پرہیز کیا گیا کہ نرخرہ میں نہ چلا جاوے۔ اور سیوچر بھی نہیں لگایا گیا تھا کیونکہ حتی الامکان آزادانہ اخراج مواد کا ضروری تھا۔ تین دفعہ روزمرہ زخم میں سادہ انٹی سپٹک سلوشن کی پچکاری کی گئی اور اس بات کی خوب غور کی گئی کہ

سب زخمون کی تہ تک سلوشن پہونچ جاوے۔ زخم کے گرد نواح کے حصون کو خوب صاف رکھا اور مریض کو ملائم خوراک دی گئی۔ دوسرے روز زخم اور اسکے ارد گرد کے حصون پر بہت سوجن تھی۔ مگر اخراج مین بدبو نہین تھی۔ اور اگرچہ اس ورم سے چار پانچ روز تک تکلیف رہی اور ایک وقت پر کسیقدر اندیشہ بھی پیدا کیا۔ لیکن بعد آزان جلد تخفیف پکڑنے لگی۔ پہلے چند روز کچھ ٹرومیٹک فیور یعنی بخار بسبب صدمے کے رہا۔ مگر یھ جلد موقوف ہوا اور گھوڑا اپنا دانہ گھاس برابر کھاتا رہا۔ حادثے کے سولھوین روز بعد دونو زخم مل گئے۔

انگور تندرست اور صاف ہین۔ اور گمان غالب ہے کہ دوسرے ہفتے مین مریض کام دینے کے قابل ہو جائیگا۔

سید سردار شاہ گیلانی

بحضور جناب صاحب پرنسپل بہادر
لاہور وٹیری نیری کالج

نہایت ادب سے گذارش ہے کہ تین کیس واسطے اندراج رسالہ انڈین وٹیری نیری جرنل بھیجتا ہون براہ خداوندی درج رسالہ فرماکر مشکور و ممتاز فرماوین۔

خاکسار
محمد عبد العزیز انچارج میونسپل
وٹیری نیری ہاسپٹل
امرت سر

کیس نمبر اوّل

پنکچرڈ وونڈ ولیسریٹیڈ وونڈ معالجہ شدہ میونسپل ویٹیری نیری ہاسپٹل امرتسر

مورخہ ۱۲- جون ۱۸۹۶ء کو ایک گھوڑا برائے معالجہ بطور (ان ڈور پی شنٹ) کے ہاسپٹل ہذا مین لایا گیا جسکے کئی ایک زخم مختلف مقامات پر موجود تھے - چنانچہ ایک خاص زخم سینہ پر ۲½ انچہ چوڑا اور ۴½ انچہ لمبا ایک عجیب شکل کا تھا - جو باقاعدہ کاربالک لوشن سے صاف کر کے اردگرد کے بال اور بے ترتیب جلد کی کناری جو پھٹی ہوئی ادھر اُدھر لٹک رہی تھی نہایت احتیاط کے ساتھ قینچی سے کاٹی گئی ہم اور پروب بغرض دریافت عمق زخم داخل کرنے پر کچھ سخت چیز محسوس ہوئی جو فارسیپس سے نکالنے پر کانچ کے دو بڑے بڑے ٹکڑے نوکیلے بشکل مثلث ظہور مین آئے - اب زخم کو اپنے خیال مین امتحان کرنے کے بعد (آیا اسمین کوئی اور ٹکڑا باقی تو نہین رہ گیا) بذریعہ سرنج انٹی سپٹک لوشن سے صاف کر کے کروسو سبلی میٹ لوشن سے ڈریس کیا - علے التواتر ۴ یوم تک عمل ہٰذا جاری رکھا لیکن پانچوین روز تک زخم مذکور کے چاردن طرف انفلامیشن کی وجہ سے اِسقدر سولنگ ہو گیا کہ بیمار بمشکل حرکت کر سکتا تھا - اور زخم بھی نسبت پہلی حالت کے زیادہ گہرا اور قدرے ایمفیسیما ہو گیا اِس پر مین نے اپنا شک رفع کرنے کے لئے زخم کا دوبارہ امتحان کیا تو اسکے اندر سے ایک اور بڑا ٹکڑا (جو پہلے مذکورہ بالا ٹکڑون سے بالکل غیر مشابہ تھا) اور دیگر چھوٹے چھوٹے ذرّے کانچ کے برآمد ہوئے پھر مزید احتیاط کے

خیال سے زخم کو جب اچھی طرح دیکھا بھالا تو معلوم ہوا کہ سولنگ وغیرہ کا خاص سبب یہی تھا کہ کانچ کے بہت دنوں تک اندر رہکر ارٹیشن کرنے سے زخم گہرا اور خوفناک ہو گیا تھا۔ اب حسب قاعدہ انٹی سپٹک لوشن سے صاف کرکے دو سیٹن گھوڑیکی بالونکی ایک خاص ترکیب سے لگائی۔ جنکو ڈاکٹر ملروئی صاحب سول سرجن امرتسر نے بھی ملاحظہ فرمایا اور انکے اخراج مادہ کو ٹرپن ٹائن آیل سے ترقی دی۔ اور سولنگ وغیرہ کے دفعیہ کے لئے فومن ٹیشن ۶ گھنٹہ ہر روز پانچ یوم تک برابر جاری رکھا۔ سولنگ اس عمل سے بتدریج کم ہوتا رہا حتے کہ چھٹے روز بالکل جاتا رہا اور بیمار بآسانی حرکت کرنے لگا۔ ساتوین دن سیٹن کے بال کاٹ کر زخم کو کاربالک آیل و آیوڈو فارم سے ڈریس کیا۔ جس سے تازہ اور تندرست انگور پیدا ہونے لگا اور چند روز مین زخم کا خلو پُر ہو کر سطح جسم کی برابر ہو گیا یہانتک کہ گھوڑا ۲۵ جولائی ۱۹۰۶ء کو بالکل تندرست اور کام دینے کے لایق ہو گیا جو حوالہ مالک کیا گیا۔

کمترین محمد عبد العزیز ویٹیرنیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس
وانچارج مینونسپل ویٹری نیری ہاسپٹل
امرت سر

کیس نمبر ۲ دویم

مریض ٹیٹنس کا طلسمی علاج

مورخہ ۲۵ - نومبر ۱۸۹۶ء کو ایک گھوڑا برنگ سبزہ عمر تخمیناً پانچ سال ملکیت سردار جیون سنگھ صاحب مانا بوالیہ واسطے معالجہ کے ہسپتال ہذا مین آیا - گھوڑا اچھا طیار اور ہاتھ پاؤنکا مضبوط تھا دیکھنے سے علامات مرض ٹیٹنس کے موجود پائین - مگر منہ کھلا تھا جب باقاعدہ اُسکے تمام جسم کا امتحان کیا تو ایک گھاؤ کا نشان جو بالکل خشک اور خاص نکتہ کی جگہ پر تھا پایا گیا - مواد کسی قسم کا اِس سے جاری نہ تھا - مین نے خیال کیا کہ اِسکے اندر مفسد مادہ کے اری ٹیشن سے یہ نتیجہ ہوا ہے - لیکن مالک کے بیان سے معلوم ہوا کہ یہ گھاؤ کوئی ایک مہینے سے نکتہ کی رگڑ کی وجہ سے ہو گیا تھا جو حجام کے سیاہ مرہم کے ۳ یا ۴ دفعہ لگانے سے بالکل خشک اور اچھا ہو گیا - مگر میرے اِس بیان سے تسلی نہ ہوئی از روے قاعدہ مین نے کاربالک لوشن سے اِسکو دھویا اور پروب بغرض دریافت گہرائی لگاے تو باوجود کوشش بلیغ کے پروب اِسکے اندر کیونکہ واقعی گھاؤ اچھا ہو کر بند ہو گیا تھا جا نہ سکا - آخر مین نے بیمار کو ایک خاص اندھیرے علیحدہ تھان مین جس پر ایک اچھی موٹی تہ بچالی کی بچھادی گئی تھی کھلا چھوڑ دیا اور باہر زخم پر فومن ٹیشن اور پولٹس السی اور اندر نسخہ مندرجہ ذیل دو دفعہ دینا شروع کیا -

بھنگ (۲ تولہ) - چرس (یکتولہ) - سفوف میٹھا تیلیا (۴ رتی) پوٹاشی بروما ئڈ (۱ ڈرام) شہد حسب ضرورت - بصورت ایلکچوری صبح و شام اور خوراک سبز گھاس و چوکر اور پینے کے پانی مین ۴ اونس مگنیشیا سلفاس غرضیکہ اسی طرح پر اِس کا

داخلی وخارجی علاج تین روز تک برابر ہوتا رہا۔ لیکن چوتھے روز رات کے وقت جبڑے بالکل ملگئے (یعنی لاکڈ جا،) اور گھوڑی کی حالت بہت ردّی ہوگئی اب فومن ٹیشن وغیرہ موقوف کرکے اندر کروٹن آیل (روغن جمال گوٹہ) کے ۴۰ قطرونکو آرد السی وشہد مین الیکچوری بنا کر بڑی دقت سے آدھ گھنٹہ کے قریب بزور اُسکے منہ کے اندر پہونچائی۔ اِس تیز اور سریع الاثر روغن دینے کے ۲۴ گھنٹے بعد گھوڑی کی لید قدرے نرم اور مقدار مین زیادہ آئی۔ اور جبڑے ایک لخت کھل گئے بلکہ اُسوقت سے تھوڑا تھوڑا گھاس وجو کر کھانیکو رجوع ہوا۔ دوسرے روز نسخہ اوّل مین بجائے پوٹاشی بروما ئیڈ کے ایکسٹریکٹ اوف بلاڈونا ایک ڈرام ملا کر روزمرہ دو دفعہ ۹ یوم تک دیا گیا۔ اور خوراک مین مگنیشیا سلفاس بدستور جاری رکھا اِن ایام مین خوفناک علامت رفع ہوگئین اور بیمار روبصحت ہوتا گیا۔ البتہ خفیف سا سکڑاؤ باقی رہا۔ دسوین روز صرف پوٹاشی بروما ئیڈ ۲ ڈرام یومیہ بصورت گولی ایک ہفتہ تک استعمال کیا جس سے سکڑاؤ وسختی رفع ہوکر بیمار بالکل اچھا ہوگیا۔ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۹۷ء۔

کمترین محمد عبد العزیز ویٹیری نیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس
وانچارج مینوسپل ویٹیری نیری ہاسپٹل
امرت سر

کیس نمبر سویم

کالک کا مریض اور دیسی نیم حکیم معالج

۲۷- جنوری ۱۸۹۷ء کو ایک گدھا برنگ سیاہ عمر ۴ سال مملوکہ بوتا ولد کرم دین کمہار سکنہ موضع وڈولہ بنگی ٹھانہ کلانور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپورہ واسطے علاج کے ہسپتال ہذا مین لایا اور بیان کیا کہ تین دن سے میرا گدھا مرضِ سول (یا درد معدہ) مین گرفتار اور درد سے اسقدر بیچین ہو رہا ہے کہ توبہ ہی بھلی- مین اِس کی زیست سے بالکل ناامید ہو چکا ہون- استفسار کرنے سے معلوم ہوا کہ قدرے لید کرتا ہے مگر پیشاب بالکل بند ہے اور پیشاب کی برآمدگی کے لئے ایک آدمی کو جو ہم کمہار لوگوںمین مشہور معالج حیوانات ہے بُلایا تو اُس نے آتے ہی میرا سُوَا جس سے ہم لوگ بوریون مین غلّہ وغیرہ بھر کر سینتے ہین طلب کیا اور سُوَا کے برابر ہی ایک موٹے بانس کی گول سیخ لیکر اور اُسکے سرے پر جوف کر کے اُسمین سُوَا مذکور نصب کر دیا- اور اِس گدھے کا نائیزہ نکالکر وہی سُوَا معہ سیخ کے اُسمین بغرض برآمدگی پیشاب بزور داخل کر دیا مگر بجائے پیشاب کُھلنے کے سُوَا اوپر ہی رہکر ایک اور سدِّ راہ بنکر بیچ مین حایل ہو گیا اَب دو دِن سے سُوَا اندر ہی اندر خلش کر رہا ہی جسکے سبب سے گدھا بالکل بیہوش ہو گیا ہے- اَب گاڑی پر لاد کر یہان لائے ہین-

اوّل تو مجھے اِس اَن پڑھ اور ناتجربہ کار حکیم کے نامجرب علاج پر بہت ہنسی آئی بعد مین جب ملاحظہ کیا تو پرنیئم پر بہت سولنگ اور گدھا واقعی بیہوش تھا- پرنیئم پر ہاتھ لگانے سے سُوَا برابر محسوس ہوتا تھا مین نے ڈارسل پوزیشن مین کر کے پہلے بیک رِک کیا زان بعد پرنیئم مین سوے کی جگہ پر بذریعہ ہاتھ ادویے

نیچے کو مالش کرکے سُوے کے نیچے اُتارنے کی کوشش کی اس عمل کے کرنے سے پہلے بہت سا سیرم اور خون جو سُوے کے ارٹیشن کے سبب اندر جمع ہو رہا تھا نائزہ کے سوراخ کی راہ سے باہر نکلا اور اسکے بعد سُوا بھی -

مین نے اب سُوی کے برآمد ہونے پر بوریکس لوشن سے بذریعہ سرنج جہانتک ممکن ہوسکا صاف کیا اور ہاتھ سے دبایا اور نیز گرم پانی مین صابن ملاکر حسب معمول انیما کرکے مندرجہ ذیل نسخہ دیا۔

آسپرٹ کلورافارم - ۴ ڈرام - آسپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۴ ڈرام
نیٹرس ایتھر .. ۴ ڈرام - جنجر .. .. ۲ ڈرام
کیمفر واٹر .. .. ۶ اونس -

تین خوراک تین دفعہ تین تین گھنٹہ کے بعد دی اور باہر پرنٹیم پر فومنٹیشن کا ل چھ گھنٹہ تک کرائی تھوڑی دیر کے بعد گدھے نے خود بخود کھڑا ہو کر بفراغت پیشاب کیا - اب ایمونیا کارب ایک ڈرام - بصورت گولی تین دفعہ دن مین تین یوم برابر دیتا رہا اور باہر پرنٹیم پر فومنٹیشن چھ گھنٹہ روز بدستور ہوتی رہی ۳ - فروری ۱۸۹۷ء تک گدھا بالکل اچھا ہو کر ڈسچارج کیا گیا - مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۹۷ء -

کمترین محمد عبدالعزیز وٹیری نیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس
وانچارج مینونسپل وٹیری نیری ہاسپٹل
امرت سر

بحضور فیض گنجور جناب والا شان صاحب پرنسپل بہادر وٹیرنیری کالج لاہور دام اقبالہ

عالیجاہا

حسب اشتہار رسالۂ طب حیوانات کچھ پوچ و مہمل مضمون حضور اقدس مین پیش کر کے اُمید وار ہون کہ اگر اسکو شرف منظوری عطا ہو تو کسی گوشہ رسالہ مین جائے دہی کے لئے افتخاری بخشی جائے فقط زیادہ حد ادب ÷

العبد
تابعدار محمد یعقوب بیگ وٹیرنیری اسسٹنٹ درجہ اول
ضلع گوڑگانوہ

مضمون مرسلہ محمد یعقوب بیگ وٹیرنیری اسسٹنٹ درجہ اول ضلع گوڑگانوہ

اس سے پہلے کہ ضلع گوڑگانوہ مین امراض وبائیہ کے پیدا کرنے والے وجوہات کی بابت کچھ بیان کیا جائے۔ اسبات کو مین مقدم سمجھتا ہون کہ رسالہ مذکور کے افادہ و استفادہ کی نسبت کچھ حال عرض کرون۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

رسالہ طب حیوانات کی دو جلدون سے دو دفعہ مجھکو استفادہ کا اتفاق ہوا ہے۔ پہلی جلد کئی سال کا عرصہ گزرا مطالع مین آئی تھی۔ دوسری جلد بابت ماہ جنوری ۱۸۹۶ء حال مین نظر سے گزری۔ سبحان اللہ رسالہ کیا ہے؟ ماہران طب حیوانی کا حامی و مددگار۔ زمینداران و مالکان حیوانات کے لئے دریائے منافع ناپیدا کنار۔ عام لوگون کے لئے ذریعہ بہبودی ہم لوگون کے لئے مراتب کی ترقی اور دولت کی افزودی۔ ترقی زراعت کا نہایت کار آمد اور مفید آلہ ہے۔ اس ہی سے انشاء اللہ کوئی دن مین اس محکمہ کا بول بالا ہے اور کیون نہ ایسا ہو۔ منسوب بھی تو ایسے جلیل القدر چشمۂ فیض رسان کیطرف سے ہے کہ جنکی ذات بابرکات کا پرتوہ ہند مین چارون طرف فیض گستر ہے۔ یہ اسی ذات کا توسل ہے کہ ترقی حیوانات کا نعرہ چارون طرف بلند ہے۔ اسی منبع بحر جود و سخا کی بدولت۔ تشنہ کامان امراض

وبائی وغیرہ وبائی کے حلقوم اسی بحر درمان کے آب زلال سے سیراب وشاداب کئے جاتے ہین - وہ کون ؟ فیض انتساب - معلے القاب - جناب ایچ - ٹی - پیز صاحب بھادر پرنسپل ویٹیری نیری ...... کالج لاہور ایم - آر - سی - وی - ایس لندن دام اقبالہ - ذات مجمع صفات کا وجود وغیرہ متبرقبہ کچھ ویٹیری نیری اسسٹنٹان یا فقط ڈیپارٹمنٹ ہی کے لئے نہین بلکہ تمام پنجاب وہند کے لئے ایک لازوال اور فائدہ رسان دولت ہے توصیف ذاتِ اقدس جسقدر تحریر کی جائے تھوڑی ہے اگر سنی ہوئی تعریف ہم لکھتے تو البتہ جائے گفتار تھی اسوقت ہماری یہ تحریر اگر فخر کا درجہ اور تصدیق کا رتبہ نہ پاتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا - جب ہم آنکھون سے خوب دیکھکر اور عقل کی کسوٹی پر خوب پرکھ کر لکھتے ہین تو پھر کیون نہ بے غل وغش کھری کو کھرا نکہین -

۱۸۹۶ء مین بتقریب دورہ اپنے متعلقہ علاقہ مین جناب محتشم الیہ بہادر کی خدمت فیضدرجت مین اس خاکسار نے باریاب ہوکر اور ہمرہِ رکاب رہکر بہت کچھ فیض حاصل کیا ہی - مین ہی اس فیضیابی کا مشکور نہین ہون - بلکہ تمام علاقہ مرہونِ احسان ہی - کیونکہ زمینداران علاقہ ہذا کو سیکڑون باتین ترقی نسل مویشی کی بابت اور بہت سی ہدایات انسداد مرض وبائی کی نسبت اور عمدہ مویشی رکھنے کے فوائد - خراب سانڈ سے ملائی کے نقص - عمدہ بچہ کشی اور ان کی پرورش کے طریقے - ایسی خوبی اور خوش خُلقی کے ساتھ بتلائے کہ زمینداران دیہات کے دلون پر موثر ہوکر نقش کالحجر کا کام کر گئی - حضور ممدوح کی فرمائی ہوئی تدبیرسے فائدہ اٹھاتے ہین - اور آج تک آپ کے اوصافِ حمیدہ کو یاد کرکے شکر گزاری کرتے ہین خداوند تعالی کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے غربا نواز - بیدار مغز - بلند خیال حاکم ہمارے اوپر افسر متمکن فرمائے - ہم سے خدا کی ان عنایات بیغات اور احسانِ فراوان کا شکر ادا نہین ہو سکتا اور ساتھ ہی ہم ذات والا کے بھی نہایت سچے دل اور نیک عقیدہ سے ممنون اور مشکور ہین کہ جنہون نے اِس علم کی کشتی حیات کو جو بحرِ ذخار مین گردابِ فنا کے قریب جالگی

تھی خضروار ناخدائی کر کے رسالہ کی تپّی کے ذریعہ گردشِ گرداب سے نکالا اور منزل مقصود کے سیدھے رستہ پر لا ڈالا اِس مسیحائی سے گویا گئی ہوئی جان تنِ زار مین پھر آموجود ہوئی۔ اگرچہ اِسوقت ہم نہایت نحیف اور ضعیف اور پرلے درجہ کی ردی حالت مین ہین مگر ہم ذات باری سے اُمید کرتے ہین کہ اگر اِسیطرح ہماری سلوب طاقت کو نسخہ رسالہ سے بطور ٹانک او بھارا گیا تو انشاءاللہ ہم ضرور زور پکڑ جائینگے۔ اِس ہی واسطے خدا سے دعا کرتے ہین کہ خداوندا ایسے فیاض زبان و فیض رسان سرپرست کو ہمارے سر پر ابدالآباد تک قایم و سلامت رکھیو آمین ثم آمین

امورات واجب العرض دربارہ رسالہ

(۱) رسالہ مذکور کی اشاعت کا خاص منشا یہہ ہے کہ زمینداران دیہات و واقفان طب حیوانی و ویٹیری نیری اسسٹنٹان و ڈیپارٹمنٹ کو ہر وطیرہ سے روز افزون ترقی ہو اِسیواسطے نئے نئے امور۔ نوایجاد تالیف و تصانیف۔ مخفی اسرار اور نئے امراض و معالجہ و مشاہدات وغیرہ بتوسط رسالہ ہذا شایع ہو کر مشتہر ہوا کرینگے تاکہ کل امورات جدیدہ وعنقم سے اچھی طرح ہر ایک واقف کاری ہو جاوے اور نئی دستکاری و تجربون پر مہارت پیدا ہو جب یہ نیت ہے تو یہہ رسالہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان کو عموماً اور دیگر احباب کو اُنکی درخواست کے بموجب خصوصاً ملنا چاہیئے۔ ورنہ بدون اسکے مقصد خاطر حاصل نہین ہوسکتا کیونکہ نہ ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے پاس یہ رسالہ ہوگا نہ اُنکو واقفیت حاصل ہوگی۔ اور بجائے اِسکے کہ وہ روز بروز ترقی حاصل کرین دن بدن گھٹتے گھٹتے کچھ بھی نہ رہینگے۔ پس اِس رسالہ کو ویٹیری نیری اسسٹنٹ رہبر حال الغیب سمجھکر بہت جلد اپنے نام جاری کرالین اور اسکے مطالع سے مستفید ہون اور رسالہ کی ادائیگی قیمت کا بھی خیال مدنظر رکھین۔ اور قیمت بھی رسالہ کی ایسی ہونی چاہیے کہ قلیل تنخواہ کم بضاعت ویٹیری نیری اسسٹنٹ بھی خوشی کے ساتھ خرید سکین اور انکی ادائیگی کا بوجھ اُنپر ایک بار گران ناقابل برداشت نہو جاوے ورنہ ہم جیسے رسالہ کے استفادہ سے محروم رہین گے۔

(۲) جن وٹیرینری اسسٹنٹون کو یہ رسالہ بتوسط لوکل یا ڈسٹرکٹ بورڈ یا کسی میونسپل یا کسی سوسائیٹی کے وسیلہ پہونچتا ہے۔ اگر وہ ان ہی کے مطالع مین رہوے تو بہت بہتر اور اُس سے فائدہ کی صورت متصور ہے۔ اگر بعد مطالع واپس کر لیا جاوے تو ایسی صورت مین اُس سے کچھ فائدہ نہین پہونچ سکتا اور جن ضلاع مین ایک سے زیادہ وٹیرینری اسسٹنٹ ہین وہان ایک رسالہ مکتفی نہین ہو سکتا ہی۔ یا تو ضلع سے ہی فی وٹیرینری اسسٹنٹ رسالہ خرید ہو کر انکو ملنا واجب تھا نہین تو وٹیرینری اسسٹنٹ خود فرداً فرداً اپنے نام رسالہ اجرا کراوین تاکہ وہ اُنکے مطالع مین رہے اور عند الضرورت کام آوے۔

(۳) امورات مشکلہ و سوالات حل طلب کا جواب بذریعہ رسالہ ہذا مشتہر ہوا کرے

(۴) مضامین وٹیرینری اسسٹنٹان یا دیگر احباب کے مرسلہ مضمون پر صاحب اڈیٹر رسالہ ہذا اصلاحاً ریمارک فرمایا کرین تاکہ ہم لوگون کی غلطی وسہو رفع ہو جایا کرے۔

(۵) اگر مضامین مرسلہ وٹیرینری اسسٹنٹان مین یا دیگر احباب کے کوئی نقطہ یا عبارت غلط ہو۔ یا سقیم الالفاظی پائی جاوے یا کسی عبارت کا مطلب خبط ہو یا سہو دیکھا جاوے تو اسکو پیشتر درست کر لیا جاوے

ضلع گوڑ گانوہ مین امراض وبائیہ کے پیدا ہونے اور پھیلنے کے وجوہات

وبائی امراض دو طرح سے پیدا ہو کر پھیلتے ہین۔ ایک کنٹیجیس دوسرے انفلیکشس۔ اوّل بتوسط چھوت۔ دوسرا بذریعہ ہوا پھیلا کرتا ہے۔ یہ دونون اسباب مویشیون کے سخت نقصان اور ہلاکت کا باعث ہوتے ہین۔ ان دونون اقسام کے مادون کے پیدا کرنیکے لئے ضلع ہذا مین وجوہات مفصلہ ذیل موجود ہین۔

اوّل۔ دیہات مین صفائی کا عمدہ طور پر نہ ہونا اور غلاظت وغیرہ کا گانؤ کے درمیان یا اسکے متصل ڈالا جانا۔

دویم۔ بھیڑ بکریون کے گلہ یا ریوڑ جسکو گتواڑی بھی کہتے ہین اور سور کھڈون کا گانؤ کے اندر موجود ہونا۔

سوم - مردہ مویشی کی کھالون کا گانوٗ کے اندر سکھانا - اور اُنکا آبادی مین رنگا جانا -
چہارم - قصبہ یا گانوٗ کے اندر مذبح جات کا عمدہ طور پر صاف نہ رکھنا - اور مویشیان مذبوحی کا حسب قاعدہ ڈاکٹری معائنہ نہ ہونا -
پنجم - مویشیان خرید و فروخت علاقہ غیر کا بدون دکھلائے علاقہ مین داخل ہو جانا اور مویشیان علاقہ سے مل جانا -
ششم - بیمار کو تندرست سے ملا کر رکھنا -
ہفتم - آج وکل کی ہڈیون کی خرید و فروخت امراض وبائیہ کے پیدا کرنے اور مویشیون کو ہلاکت مین ڈالنے کے لئے سخت خطرناک معلوم ہوتی ہے چنانچہ ہر ایک کی تشریح تفصیل وار ذیل مین درج کی جاتی ہے -
وجہ اوّل - دیہات مین عام قاعدہ یہہ ہے کہ کوڑیان - کھاد - ماندہ وغیرہ - گانوٗ کے اندر یا اُسکے متصل اور خصوصاً مویشیون کے رہنے کی جگہ پر اکثر جمع کیجاتی ہین انمین سے سڑاندھ اول تو ہر وقت اُٹھتی رہتی ہے - مگر جب بارش ہو کر دھوپ پڑتی ہے تب یہ عفونت اور بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے - یہ عفونت ہوا کو خراب کرتی اور امراض وبائیہ کے پیدا کرنے کے لئے ایک سب سے پہلا نہایت قوی اور بہت بڑا سبب ہے - اِس ہی سے بہت بڑے نقصان عاید ہوتے ہین - اُنکا علیحدہ ڈالا جانا بہت اچھا ہے
وجہ دوم - اکثر دیہات ضلع ہذا مین آبادی کے اندر بھیڑ - بکریون کے ریوڑ اور خوکون کے کھڈے بنے رہتے ہین - اول تو ان ریوڑون اور کھڈون سے نہایت بدبودار عفونت اُٹھتی رہتی ہے جو ہوا مین شامل ہو کر اُسکو خراب اور سم آلود کر دینے کے لئے کافی ہے - جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امراض وبائی پیدا ہو کر سخت ہلاکت کا باعث ہوتے ہین - دوسرے جب بھیڑ بکریون مین مرض پلورو نمونیا - جسکو ڈوکری یا بڑسیا کہتے ہین - پھیلتا ہے اُسوقت اُنکی حالت اِن کے لئے تو نہایت نازک اور خطرناک ہوتی ہی ہے مگر مویشیان دیہہ

کے لئے بھی اکثر موقعون پر وبال جان ہوجاتی ہے۔ چنانچہ تیسرے سال کا ذکر ہے کہ موضع شکراوہ تحصیل فیروزپور جرکہ مین جب میری بکریون کو یہ مرض عاید ہوا تھا۔ اُسکے پانچوین چھٹے روز بعد۔ مویشیان دیہ مین بھی پھیل گیا تھا جو کسقدر نقصان کے بعد نہایت جانفشانی اور تردد سے دفع کیا گیا اگر یہ ریوڑ گانو کے اندر نہ ہوتے تو مویشیان دیہ اُسکے چنگل مین کیون گرفتار ہوتے۔

وجہ سوم۔ ہمیشہ سے ضلع ہذا کے دیہات مین یہ دستور مروج تھا کہ مردہ مویشی خواہ کسی مرض مین فوت ہو ملکیت چماران گنا جاتا تھا۔ مگر عرصہ پندرہ سال سے جب سے یہ احقر ضلع ہذا مین ملازم ہوا ہے اسنے اس رواج کو اس طرح پر ترمیم کرایا کہ غیر وبائی امراض کے مردہ مویشی چمارون کو دلوائے اور وبائیہ امراض کے مُردے حسب ضابطہ دفن کرائے۔ اگرچہ چمارون کو وبائی امراض کے مردون سے قطعی محروم کر دیا گیا۔ اور اپنی دانست مین اس وبا کے پھیلانے کا موقع انکو نچھوڑا مگر پھر بھی اَور اَور وسایل سے لاگ پھیلانے کی بہت سی برجستہ تدابیر۔ اور عمدہ نسخے چمارون کو ایسے تیر بہدف یاد ہین کہ ان کی اس سحر سامری سے عقل حیران ہے ان کے کرشمون کی تفصیل ذیل مین درج ہے

(ا) یہ مردہ مویشی کی کھالین ایسی جگہ اُدھیڑتی ہین جہان مویشیون کی گذرگاہ ہوتی ہے اور الایش و استخوان وغیرہ کو راستون اور مویشیونکی چراگاہ ہونمین دیدہ دانستہ پھیلا دیتے ہین

(ب) اپنے غلاظت آلودہ ہاتھون اور اوزارون اور مردہ کے شوئیدنی اعضاء کو قصداً ایسے نالون جوہڑون مین دھوتے ہین جہان مویشی آبنوشی کرتے ہین۔

(ج) مردہ چمڑونکو گانو کے اندر اپنے اپنے گھرونمین سکھاتے ہین اگر چمڑا رنگنے کی آڈہ اُنکے ہان موجود ہوئی تو اُسمین رنگتے ہین نہین تو دیہات گرد و نواح مین جہان رنگت ہوتی ہے فروخت کراتے ہین

(د) جن دیہات مین رنگت کی آڈہ وغیرہ ہین وہ اکثر آبادی کے بیچ یا متصل چمارون کے گھرون مین بنتی رہتی ہین۔ اِنمین کل چمڑے خواہ اُسی گانو کے ہون یا دیہات گرد و نواح

یا علاقہ غیر کے مریض کے ہون یا تندرست وبائی ہون یا غیر وبائی - سب ان ہی آودون مین رنگے جاتے ہین - بیرونی چمڑہ یا تو مالکان آوا خود مول لاتے ہین یا چمار اُنکے ہاتھ فروخت کرجاتے ہین - اپنے علاقہ کے چمڑون کی بابت تو کسیقدر کہا جاسکتا ہے کہ شاید وہ شدید مرض وبائی کے نہون - مگر دیگر علاقہ کے چمڑون کی بابت کچھ اطمینان نہین ہوسکتا کہ وہ تندرست ہین یا کیسے - غرضیکہ ان آوؤن مین سب قسم کے چمڑے رہتے ہین - اور بعد رنگت گانؤ مین سوکہتے ہین - رنگت کا پانی جو نہایت بدبودار ہوتا ہے اسکو اکثر کرکے راستون مین مویشی کے نکلنے کی جگہ پر ڈالتے ہین - چمارون کی ان کل باتون سے اِنکا منشاء خاطرخوب مفہوم ہوتا ہے اور اُس سے یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ مویشیان مین مُہلک اور وبائی مرض کا پیدا کرنا اور پھیلانا ان کے مرکوز خاطر رہتا ہے - تاکہ مردہ مویشی کی کھالون کے ساتھ ان کے بھی ہاتھ رنگے جائین -

وجہ چہارم - وہ قصبہ یا مواضعات جن مین مذبوحی کے احاطہ بنے ہوئے ہین اور مویشی ذبح ہوتے ہین - ضلع ہذا مین دو قسم کے ہین - ایک ماتحت مینوسپل - دوسرے غیر تحت مینوسپل اول تو مواضعات قسم دوم کے سوا جسکے احاطون کی صفائی نہایت ناقص اور اُنکا ڈھنگ نہایت خراب ہوتا ہے - ان احاطون مین خون - الائش - استخوان وغیرہ احاطون کے اندر یا متصل جمع رہتی ہے اور مہینون بلکہ برسون مین اُٹھائی جاتی ہو بلکہ وہان ہی سڑا کرتی ہی پس یہ حالت ہوا کو خراب کرتی اور مرض وبائی پیدا کرنے کے لئے وہی خاصیت کیجاتی ہے جو اوّل اور سوم مین بیان کی گئی - دوسرے جو مویشی ان احاطون مین ذبح کئے جاتے ہین وہ سب کے سب صحیح سالم و تندرست ہی نہین ہوتے - بلکہ بیمار اور ناقص ہی ذبح ہوجاتے مین کیونکہ ان احاطومین لنگڑے - لولے - اپاہج - ناتوان - بڈھے - خارشی - ناکارہ تو ہمیشہ ذبح ہوتے ہی رہتے ہین اور اُنکا گوشت ہی جو طیب گنا جاتا ہے بکتا ہی رہتا ہے اُنکا تو کچھ ذکر نہین - امر دریافت طلب یہ ہے کہ ان احاطون مین وبائی امراض کے مویشی

بھی ذبح ہوتے ہین یا نہین ؟ تو اسکی بابت کہا جا سکتا ہے کہ بیشک ہوتے ہین - یہا نپر ایسے مویشی کا ذبح ہو جانا کچھ بہت بڑی تعجب انگیز بات نہین کیونکہ جب کسی قسم کی روک ٹوک اور نگرانی نہین ہوتی اور قصابون ہی کی راے پر اس ذبیحہ کا دار و مدار ہے جیسا اِن کی سمجھ مین آیا اور جسمین چار پیسہ کا فائدہ دیکھا بلا تامل پچھاڑ ڈالا - پس ایسی حالت مین مرض وبائی کے پیدا کرنے اور پھیلانے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسا سبب ہو سکتا ہے - ایسے قصبہ و مواضعات قصابون کی خود مختار ریاست گنی جاتی ہین - دوسرے قصبہ یا مواضعات زیرِ تحت مینوسپل یا قصابون کی باج گزار ریاست مین گو کہ صفائی اور مویشیان مذبوحی کی نگرانی ہوتی ہے مگر برائے نام جو حفظ ماتقدم کے بالکل متضاد اور قاعدہ ڈاکٹری کے سراسر خلاف نظر آتی ہے - کیونکہ اِسبات کا اہتمام کسی ممبر یا ملازم مینوسپل کے سپرد ہوتا ہے اور یہ تشخیص مرض سے مطلق بے بہرہ اور صحت شناسی سے محض نابلد ہوتے ہین - اور بیمار تندرست مین تمیز کرنا کچھ آسان کام نہین - بہت بڑی تعلیم و عقل و تجربہ کاری درکار ہے - جب مہتممان نگرانی مین یہ مادہ قطعی ہی نہین تو اِن کے نزدیک گھی و کپاس ایک ہی بات ہی - پس ایسی جگہ ناممکن ہے کہ صحیح و سالم و تندرست جانور بھی ذبح کئے جاتے ہون - جب مریض بھی ذبح ہو جاتے ہین تو مویشیون کے وبائی امراض پیدا ہونے کے علاوہ - انسانی کینٹجیس و انفکیشن ڈزیز کے پیدا ہو کر پھیلنے کا سخت اندیشہ ہی اِن دونو اقسام کے مواضعات اور قصبہ جات مین جب تک اِنتظام عمدہ اور نگرانی کسی واقفکار کے سپرد نہو تب تک اسباب قاطع حیات حیوانی کی افزایش ہمیشہ کے لئے موجود رہیگی -

وجہ پنجم - مویشیون کی خرید و فروخت کے لئے اکثر جگہ پینٹھ یا میلی ہوا کرتے ہین - اور بیو پاری لوگ مختلف جگہ سے لا کر فروخت کرتے ہین - جن مین بیمار و تندرست مِلے جُلے رہتے ہین - یہ مویشی جب اثناء راہ کی چراگاہون تالابون کنوون کی پیاوٴن پر گزرتے

ہین۔ تو ایسے مرض کا اثر ہر ایک مقام گذشتہ پر ڈالتے جاتے ہین۔ اِنکے چلے جانے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مواضعات گذرگاہ کے مویشی بیمار ہوکر سخت ہلاکت کو پہونچتے ہین جس سے مالکان مویشی یا زمینداران دیہ کو بہت بڑا نقصان اوٹھانا پڑتا ہے۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ بہت سے مویشی راج الور کے اطراف سے تحصیل فیروزپور جہرکہ مین فروکش ہوئے۔ اور یہان سے کوسی علاقہ متھرا کو روانہ ہوئے اِسی طرح چند روز تک یہ دور رہا کہ الور کی طرف سے آتے تھے متھرا کو چلے جاتے تھے۔ اِن کے ہر ایک قافلہ مین مرض رنڈرپسٹ پھیلا ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے راستہ مین کہین چار کہین پانچ کہین دو کہین ایک مویشی مر مرکر گرتے رہے اور چاران علاقہ مذکور کے کام مین آتے رہے اِس ٹانڈے کے چلے جانیکے تھوڑے ہی عرصہ بعد علاقہ ہذا مین مرض مذکور ایسی شدت سے پھیلا کہ اِسکا انسداد نہایت دشوار ہوگیا اور خدا خدا کرکے مویشیان ضلع ہذا کا اِس مرگ ناگہانی سے پیچھا چھوٹا۔ کیا اچھا ہوتا اگر ایسے مویشی کا علاقہ مین داخل ہونے سے پیشتر معائنہ ہوجاتا۔ اور بیمار ٹانڈے کو روک دیا جاتا تو جن لوگون نے اِس سے نقصان اوٹھایا وہ اور بلکہ کل علاقہ اِس نقصان سے بچ سکتے تھے

وجہ ششم دیہات مین جب کوئی مرض وقوع ہوتا ہے تو زمیندار بیمارون کو تندرست سے علیحدہ رکھنے مین ایک عار سمجھتے ہین اور شامل اور لاپروائی کرتے ہین اور اکثر جگہ علیحدہ نہین بھی کیئے جاتے۔ ایسا کرنے سے اِنکو تھوڑے ہی عرصہ مین یہ نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ اِن کے کل مویشی مبتلائے مرض ہوجاتے ہین۔ اگر مرض وبائی اور مہلک ہوا تو مویشیونکا بہت بڑا داغ اوٹھانا پڑتا اور بعض ہمیشہ کے لیئے مفلس ہوجاتے۔ اگر غیر وبائی ہی تب بھی موت نہین تو زحمت ضرور نصیب ہوجاتی ہے۔ زمیندار حفظ ماتقدم کے اصول کو اچھی طرح عمل مین لاوین تو اِس آفت سے محفوظ رہ سکتے ہین۔

وجہ ہفتم۔ آجکل تمام علاقہ سے ہڈیان اِس کثرت سے خرید ہوکر بمبئی کی طرف چلی جاتی ہین کہ جس کی کچھ حد نہین جدھر دیکھو ہڈیون کا ڈھیر لگا ہوا نظر آتا ہے اِن ہڈیونکو

بھنگی اور چمار لوگ ٹکون کے لالچ مین پورانے پورانے غارون اور گڑھون سے اوکھاڑ کرلاتے ہین اور خریدارون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین - اِس طرح سے ایک گانوٗ سے دوسرے گانوٗ اور دوسرے سے تیسرے گانوٗ یہ خرید و فروخت جاری رہتی ہے - اِس طرح پر ہڈیون کا فروخت ہونا امراض متعدّی کی لاگ کا جمانا نظر آتا ہے -

دوسرے پورانے غارون اور گڑھون سے وبائی اور غیر وبائی دبی ہوئی ہڈیون کا نکالنا فتنہ خوابیدہ کا جگانا ہے سخت اندیشہ ہے کہ خدا نکرے اِسکے توسل سے کوئی متعدی مرض پیدا ہوکر پھیلے اور سخت ہلاکت کا باعث ہو فقط

۱۸ فروری ۱۸۹۶ء
الراقم
احقر محمد یعقوب بیگ وٹیری نیری اسسٹنٹ درجہ اوّل
ضلع گوڑگانوہ

مضمون دربارہ لگ جانے پٹہ جوار وغیرہ مویشی کو

انڈین وٹیری نیری جرنل یعنی رسالہ طب حیوانات بابت ماہ جنوری ۱۸۹۶ء کے صفحہ ۲۳ مین جو مضمون دربارہ پٹہ لگنے جوار کے بعد تحقیقات چند گونہ کے بیان کیا گیا ہے کہ علم کیمیا مین ایسی جوار کی زراعت مین جسکا پٹہ مویشی کو لگ کر تلف کر دیتا ہے ایک قسم کا نمک بطور قلمی شورہ کے زہر دار ہوتا ہے جسکی تاثیر سے حیوانات تلف ہو جاتے ہین اور یہ بھی درج ہے کہ اُس زراعت جوار مین کیڑا زہر دار ہوتا ہے جو باعث ہلاکت مویشی کے ہو جاتا ہے -

جو کہ مصنف مضمون مذکور صاحب بہادر اُستاد کل اور کامل عقل اور تجربہ کار اعلےٰ افسر وقت کے بھی جائے دم زدن نہین مگر ہم فرقہ نمک خوارون پر خدمت گذاری ہر کام مین لازم و واجب - پس بمراد خدمت گذاری جو امر مفید عام ہمکو تجربہ و قیاس مین آجاوے اُس کا عرض کر دینا بھی ضرور اور داخل خدمت گذاری ہے اسواسطے اپنے قیاس کے وجوہات اور تجربہ کے حالات عرض کئے جاتے ہین بشرط مناسب و صحت کے درج رسالہ کئے جاوین

و درصورت غیر واجب ہونیکے وجوہات میری تسلی کیجاوے۔

(۱) اِس نمک قلمی شورہ اور کرم کے زہردار ہونے اور موجب ہلاکت مویشی ہونیکی وجہ سے یقین کافی نہین ہوسکتا۔

(۲) اگر یہہ قلمی شورہ و کرم جوار کی ذات سے زہر کی تاثیر رکھتے توسب حیوانات جگالی دار وغیر جگالی دار بھی اپنا عمل زہریلا کرکے سب کو ہلاک کردیتے حالانکہ گھوڑہ۔ خچر۔ گدھا کو اِسکا ذرا سا بھی اثر کبھی نہین ہوتا باوجود کہ وہ پیٹ بھر کر اُسی جوار کو کھاتے رہین بلکہ بہ نسبت حیوانات جگالی دار کے زہر کا اثر گھوڑہ۔ خچر۔ گدھا پر زیادہ موثر ہونا واجب ولازم تھا کیونکہ ہر ایک دوائی و زہر کی خوراک بہ نسبت گھوڑہ و خچر و گدھے کے مویشی جگالی دار کے وزن مین زیادہ مقرر ہے اور گھوڑہ وغیرہ کے واسطے کم۔ پس عقل سلیم تسلیم نہین کرتی کہ جوار کے پٹھ لگنے سے زہر اُسکے موجب ہلاکت ہو۔

(۳) بہت زمینداران مالدار کے تجربہ مین آچکا ہے کہ جس جوار کا پٹھ مویشی کو لگ جاتا ہی اگر وہ جوار کا ٹکڑا اور دھوپ مین بخوبی خشک کرکے مویشی کو کھلائے جاوین تو پھر اُس کا کچھ اثر نہین ہوتا اور مویشی کو کچھ نقصان وغیرہ نہین دیتے اگر اُس جوار کی ذات بھی قلمی شورہ وغیرہ کے زہریلی ہوتی تو خشک کرنے سے وہ زایل نہوتی اور اپنا اثر نہ چھوڑتی۔

(۴) نیز ایسے مضمون سے کیمیاوی امتحان بھی درج ہے کہ ۵، گرین فی اونس چری مین یا ۲۵ فیصدی یہہ قلمی شورہ جوار کے ٹانڈو مین موجود ہے جسکے واسطے یہہ امر ضروری ہے کہ جبتک مویشی بقدر ۴ پونڈ جوار نہ کہا جاوے تب تک ہلاک نہوے حالانکہ بخوبی واضح وظاہر ہے کہ بعض بعض موقعونپر صرف ایک ٹانڈا یا دو ٹانڈا یا صرف دو تین پتہ جو غالبًا ۳-۴- اونس سے زیادہ نہین ہوتے مویشی کھاکر فورًا مرجاتا ہے اگر قلمی شورہ یا کرم کا موجب ہوتا تو ضرور تھا کہ اُس کا وزن جبتک قریب ۱۰-۱۵- اونس کے نہ ہوتا تو ہلاک نہ کرتا اور یہہ وزن ۱۰- اونس قلمی شورہ کیواسطے ۴ پونڈ چری کا کھانا ضروری تھا حالانکہ ایک دو

پتے اُسکے موجب ہلاکت ہو جاتے ہین اِس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ موجب موت مویشی کا نہین ہے۔

(۵) جو قلمی شورہ جوار پٹہ لگنے والی کی زراعت سے بہ علم کیمیا دی نکال کر ایک جوان نیچے گائے کو کہلایا گیا اور مُہلک ہوا اس سے اُسکے زہر ہونیکا یقین نہین ہوتا۔ کیونکہ جو جوار غیر پٹہ لگنے والی ہے یا زراعت جو یا مولی وغیرہ ہے سب سے ایسا ہی نمک نکل سکتا ہے اور ہر ایک کی خوراک وزن مین ۱۰ اونس سے کم ہوتی ہے۔ پس اگر کوئی دوا یا اس قسم کا نمک اپنی خوراک کے وزن سے دو چند یا سہ چند دیا جاوے تو زہر کا اثر کر کے مہلک ہو جاتا ہے جیسے مولی کا نمک اور جو کی کھار زیادہ دینے سے بکثرت ادرار بول سے کے حیوانات تلف ہو جاتے ہین۔

اب بندہ بقصد خدمت گذاری اپنا مشاہدہ اور تجربہ ۱۹ سالہ اور حالات دریافت شدہ زمینداران سے جو وقتاً فوقتاً حاصل کئے وہ بھی ظاہر کرتا ہے۔

(۱) پٹہ کا لگنا جوار ہی کی زراعت سے خاص نہین بلکہ شلغم کا پتہ ۔ بروا گھاس لہیہ ۔ کھبل مولی قسم کا بھی کبھی کبھی مویشی کو پٹہ لگ کر مہلک ہو جاتی ہے اور جب حیوان اس مرض سے تلف شدہ کا چیر کر مشاہدہ کیا تو اُسکے حلق مین قصبۃ الریہ کے دروازہ کے کواڑ پر جوار کا پٹہ چپٹا ہوا پایا گیا جو سانس کی آمد رفت کا مانع ہو کر موجب ہلاک اور نفخ شکم کا ہوا پس باقی اشیاء کے پٹہ لگنے کا یہی سبب ظاہر ہے کہ وہ سب حلق مین مانع آمد رفت سانس ہو کر مہلک ہو جاتے ہین اور جب مویشی اسی قسم کے چارہ کو مُنہ مین لیجا کر اور تھوڑا چبا کر نگلنے لگتا ہے تو وہ پٹہ اپی گلاٹس مین چپٹکر سانس بند کر دیتا ہے اور اُسکے چپٹ جانیکا سبب ایک کیفیت فاسدہ اُس چارہ کی ہے جو اُسمین بسبب خشک سالی کے یا کسی اور باعث سے فاسد ہو کر خاصیت چپٹ جانے کی اُسمین پیدا ہو جاتی ہے اگر سانس کا رستہ بالکل بند ہو جاوے تو مویشی فوراً مر جاتا ہے

اگر کچھ حصہ اُس راستہ کا کھلا رہے تو دیر سے مرتا ہے اکثر جب دیر تک وہان پٹہ چپٹکر بعد اُسکے کسی سبب سے اوٹھ جاوے تو اُس سرپوش یعنی ایپی گلاٹس کو ضعیف کر دیتا ہے اور وہ اپنا کام پورا نہین کر سکتا اور سانس حسب دستور آمد رفت مین ناقص ہو جاتا ہی آخیر مویشی مرجاتا ہے۔

(۲) گھوڑے۔ خچر۔ گدھے کو ایسے چارہ کی خاصیت موثر نہین ہوتی کیونکہ وہ اپنے چارہ کو بخوبی چبا اور باریک کر کے کھاتا ہے اور بہ سبب باریک ہو جانے کے وہ قابل چپٹنے کے نہین رہتا اور مویشی جگالی دار ویسا ہی بدون باریک کرنے کے نگل جاتا ہے اور پھر جگالی سے اُسکو آہستہ آہستہ باریک کرتا رہتا ہے اور جب جوار پٹہ لگنے والی خشک کر کے مویشی کو دیجاوے تو اُسکا پٹہ نہین لگتا۔

(۳) بعض مواضعات کے زمینداران سے بعد دریافت معلوم ہوا ہے کہ کبھی ایک آدمی مریض مویشی اس مرض کے مُنہ مین ہاتھ ڈالکر حلق سے پٹہ نکال لیتے ہین اور مویشی بمجرد نکال لینے پٹہ کے فوراً شفایاب ہو جاتا ہے۔

جو علاج زمینداران اس مرض کا کرتے ہین وہ سب ایسے ہین کہ چپٹے ہوئے پٹہ کو اوکھیڑ کر لے جاوین۔ جیسے شربت قند سیاہ گاڑھا۔ کلیر پانی مین گھولکر یا تربوز خام بریان کر کے یا سبز گھاس بھی دیدو۔ بعض بعض کو ان سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

میرے قیاس اور مشاہدہ مین جو کچھ دریافت ہوا وہ مفصل طور پر درج کیا گیا فقط

قاضی غلام محمد ضلعدار سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ
شمالی پنجاب ضلع شاہ پور

ایڈیٹر۔ مضمون مرسلہ منسلکہ کا چھاپنا ناظرین رسالہ ہذا کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ دلایل پیش کردہ سے بیان بابت پٹہ لگ گیا کے مندرجہ رسالہ ہذا کسیطرح پر

غلط ثابت نہین ہو سکا۔ ہماری تحقیقات بہت کامل ہے اور ہمنے واقعات کو ثابت کیا ہے برخلاف اِسکے مضمون منسلکہ مین بلا ثبوت باتون کو گھڑا ہے۔

فریسندہ مضمون ہذا بیان کرتا ہے کہ ایسی جوار صرف مویشیون کے لیئے مہلک ہوتی ہے مگر یہ ثابت نہین ہوا اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہین کہ اگر یہ زہریلی جوار گھوڑون خچرون اور گدھون کو کھلائی جاوے تو وہ بلا شبہ مرجائینگے۔ اگر فرستندہ مضمون ہذا گھوڑون وغیرہ کو ایسی زہریلی جوار کھلاے کہ جسمین ٹایسٹرریٹ آف پوٹاس ملا ہوا ہو تو اُسکے اثر کا اُسکو پتہ لگ جائیگا۔ کچھ جوار کو جو خشک اور زہریلی تھی امتحان کرنے پر ہمنے معلوم کیا کہ وہ بھی بلا شک باعث ہلاکت ہو سکتی ہے۔

وہ بیان کرتا ہے کہ جوار کا پتہ باعث ہلاکت ہوتا ہے ہم اِسبات کو نہین مانتے تاوقتیکہ لکھنے والا تجربہ سے ثابت کر کے اپنے بیان کو قابل تسلیم نہ کرے۔ زمیندارون کا بیان ماننے کے قابل نہین کیونکہ وہ بیان کرتے ہین کہ موت ایک قسم کے کرم کی موجودگی سے وقوع مین آتی ہے جو کہ ہم نے غلط ثابت کر دیا۔

اُسکا یہ بیان کہ مولی اور جو وغیرہ کے پتے بھی یہی اثر رکھتے ہین غلط ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ پتے بھی جانورون کو کھلائے جانے پر مہلک ثابت ہوتے جیسے کہ کسی جانور کو کسی قسم کی ایسی خوراک کے کھلانے سے جسمین نایٹریٹ آف پوٹاس ملا ہوا ہو ہر ایک شخص خود ثابت کر سکتا ہے اور ہمنے بذریعہ تشریح ثابت کیا ہے ہم اس پر بھی متفق الرائے نہین کہ شلجم وغیرہ باعث مرض ہو سکتے ہین۔ سبز بروا گھاس زہریلا ہوتا ہے مگر چونکہ اِسکی تحقیقات نہین کی گئی اِسلیئے اِسکا سبب نامعلوم ہے۔

اُسکا یہ بیان کہ پتے کے حلق مین چپک جانے سے دم بند ہو کر چوکنگ کی طرح موت وقوع مین آتی ہے بالکل فضول اور قابل نامنظوری ہے۔

مضمون لکھنے والا یہ کیونکر ثابت کرتا ہے کہ جوار صرف خاص اوقات اور چند حالات مین

کھلانے سے باعث ہلاکت ہوسکتی ہے - اور اسبارہ مین اُسکی کیا رائے ہے کہ سارا کھیت ایک ہی آن مین زہریلا ہوجاتا ہے بعد نزول بارش فوراً زہریلی خاصیت کیون چھوڑ دیتا ہی - اور اسبارہ مین کیا خیال کرتا ہے کہ خشک پتے جنسے ہمارے خیالمین چونکہ زیادہ ہونا چاہیئے تھا نہین ہوتا - اور گیا سٹروانیٹرائیٹس کے علامات کے بارہ مین کیا خیال کرتا ہے - اُسنے کبھی کسی جانور کی لاش کا امتحان کیا ہے - اور امتحان شدہ جوار مین نیسٹریٹ آف پوٹاس کی اسقدر بڑی مقدار کی موجودگی کی بابت اور نیز اسبارہ مین کہ اُسے موت واقعہ ہوئی کیا خیال کرتا ہے -

ہر ایک بات کو کپتان پییز صاحب بہادر کی طرح مضمون لکھنے والے کو بھی ثابت کرنا چاہیئے - پہلے یہ کہ جوار کھانے سے جانور مرا - دوسرے یہ کہ جوار کا کیمیاوی امتحان کرنا اور دریافت کرنا زہر کا جو علامات پیدا کرنیکے قابل ہے - سوم جانور کو معلوم شدہ زہر کھلانا - اور دیکھنا کہ اُنھین علامات سے جانور اُسکے کھانیسے مرتے ہین لکھنے والے نے اپنے بیان کی تائید مین کوئی ثبوت پیش نہین کیا اور وہ یہ سُنکر اغلباً حیران ہوگا کہ ہمارے مشاہدات کی تائید ملک امریکہ کے آزاد تجربہ کارون سے بھی ہوتی ہے - جنہون نے نیسٹریٹ آف پوٹاس سارغم گھاس کی شاخون مین جو کہ مویشی کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے موجود پایا -

ملک کی غفلت یا لاپروائی سے ویٹیری نیری اسسٹنٹونکو ناکامیابی

اکثر اہل ملک کا یہ خیال ہے کہ اس ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے گروہ نے ابتک ملک کو اپنے جوہر نہین دکھلائے حالانکہ ۱۵ سال سے ویٹیری نیری سکول پنجاب کے صدر مقام مین جاری ہوکر کالج کے درجہ تک پہونچا لایق سے لایق ویٹیری نیری اسسٹنٹ پیدا کرتا رہا یہانتک کہ اسی سکول کے تعلیم یافتہ اعلے معیار تک پہونچکر اسوقت رکن کالج بنے ہوے ہین ۔ مگر ملک کو آئے دن کے رنڈرپسٹ ۔ انتھراکس فیور ۔ فٹ اینڈ موتھ وغیرہ نے تباہ کردیا ۔

بیشک خیر خواہان ملک کا یہ خیال بالکل درست اور بجا ہے مگر عوام الناس کو شاید یہ معلوم نہین کہ یہ قصور کس کا ہے اور جہانتک مین خیال کرتا ہون پبلک نے یہ معلوم کرنے کی سعی بھی نہین کی پس وہ بغیر سوچے سمجھے سارا بوجھ اسی ویٹیری نیری اسسٹنٹون کی غریب جماعت پر ڈال رہے ہین (جو بیچارے بغیر کسی سہارے کے اوٹھا نہین سکتے) اور کہتے رہتے ہین کہ ابھی ویٹیری نیری اسسٹنٹ تو مفت مین کھاتے ہین سرکار نے ایک بیکارون کا محکمہ جاری کردیا (اچھا صاحب کہنے والے حلال خور ہی سہی) مجھے یاد ہی کہ ایک دفعہ کسی ناواقف نامہ نگار نے اخبار عام مین ویٹیری نیری اسسٹنٹون پر بہت ناراضگی ظاہر کی تھی لکھا تھا کہ جب گانو مین بیماری پڑتی ہے تو ویٹیری نیری اسسٹنٹ بوٹ اور انگریزی فیشن کا کوٹ پہنکر جا کھڑا ہوتا ہے اور زمیندارونکا خون چوستا ہے ۔

افسوس اگر نامہ نگار کو یہ معلوم ہوتا کہ متعدی بیماری کا انسداد کیا ہے اور ویٹیری نیری اسسٹنٹ اس مین کہانتک بلا امداد دست رس ہو سکتا ہے (جو اسکے واسطے معلوم ہونا مشکل تھا) تو وہ کبھی ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے کوٹ وغیرہ کو دیکھ کر پیچ و تاب

نہ کھاتا - مین اسوقت معزز اخبار عام کے نامہ نگار صاحب کو ترکی بترکی جواب دینے کی کچھ ضرورت نہین سمجھتا کیونکہ ہمارا انڈین ویٹیری نیری جرنل جسکے لیئے مین یہ مضمون لکھ رہا ہون کوئی صرف خبر کا کاغذ نہین ہے بلکہ ہمارے روزمرہ کے کام کرنیکا راہبر ہے -

اے زمینداروں کے خیرخواہون - مویشیون کے بھلا چاہنے والون - مین اس ٹوٹے پھوٹے مضمون مین اپنے خاص تجربہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرونگا کہ بیچارے ویٹیری نیری اسسٹنٹون کا اپنے جوہر دکھلانے مین ذرا قصور نہین ہے - بلکہ اہل ملک نے ہمارے متعلق اپنے فرائض نظر انداز کئے ہوئے ہین - وہ ہماری قدر نہین جانتے بے زبانون کا بھلا نہین چاہتے - ہمسے فائدہ اُٹھانیکی کوشش نہین کرتے - پس اپنی تجاہل - کاہلی غفلت ناقدرشناسی کے باعث اپنے اوپر بھاری مصیبت لاتے ہین - ہزارہا مویشیون کی ناگہانی موتون کے تقصیروار ہوتے ہین - سنئے - جب کسی موضع مین کوئی متعدی بیماری شروع ہوتی ہے تو گانٔون والے نہ کسی ویٹیری اسسٹنٹ کو طلب کرتے ہین اور نہ حکام کو اپنی مصیبت سے آگاہ - صرف اپنا جاہلانہ علاج جس سے بیماری کو اور فروغ ہو کرتے ہین - مثلاً کسی جگہہ ایسا کرتے ہین کہ جب کوئی متعدی بیماری کا مریض مر جاوے تو اُسکی لاش کو شارع عام پر تھوڑی سی مٹی سے دفن کرتے ہین اور اُسپر سے تمام گانون کے مویشیان کو گزارتے ہین جس سے بجائے فائدے کے یہ نقصان ہوتا ہے کہ جو مویشی گزرتا ہے وہان سے بیماری کا مادہ حاصل کرتا جاتا ہے - اور دوسرے کوئی ایسا کرتا ہے کہ بیمار مویشیون کے گوبر سے تمام گانون کے مکانون کے باہر چارون طرف دیوار پر ایک ایسی لکیر پھیرتے ہین جیسے اکثر جگہ محکمہ پولیس کے مکانات کے اندر دیوارون پر نیلے رنگ کی خوبصورت لکیر ہوا کرتی ہے اس سے بھی بجائے فائدے کے نقصان متصور ہے کہ جہان کسی وسیلہ سے بیماری نجا سکے گوبر کے ذریعہ چلی جاوے - تیسری مثال یا جاہلون کا تیسرا نسخہ اور لیجیے جب بیماری نمودار ہو جاوے تو گانون کے ملا صاحب تمام مویشیان کو خواہ تندرست ہون یا بیمار سب کو یکجا

دائرہ مین کھڑا کرکے ایک لکڑی کا آزاد سرا سب مویشیان کو باری باری لگاتے جاتے ہین اور کچھ دل ہی دل مین پڑھتے بھی رہتے ہین۔ اس عمل سے جو نقصان ہوتا ہے وہ صاف ظاہر ہے کہ بجاے اسکے تندرستون کو بیمارون سے علیحدہ کرین وہ سب کو گھر سے بلا کر بیماری دینے کے لئے شامل کرتے ہین یہ اخیری علاج ابھی کوہاٹ کے ضلع مین کیا گیا ہے موضع تلکن اور تنگ بند مین جس سے ہر دو مواضعات مین ۳۴۸ مویشی گائے بیل اور ۱۴۳ بھیڑ بکری فوت ہو گئے ہین یہ گانو تھوڑی آبادی کے ہین موضع تلکن مین اسوقت کل ۱۶ مویشی باقی بچے ہین۔ غرض اسی قسم کے بہت سے علاج کئے جاتے ہین اور اپنی کئے کی سزا اسکے ساتھ پاتے رہتے ہین اب اگر ایسے موقع پر جہان علاج مذکورہ بالا ہو رہے ہون کوئی ویٹیری نیری اسسٹنٹ اتفاق سے پہونچ جاوے اور وہ جا کر انکے برخلاف کہے کہ بیمارونکو تندرستون سے علیحدہ کرو اور ایک عارضی طور پر متعدی شفاخانہ حیوانات گانون سے علیحدہ بناؤ اور متعدی مرض سے جو بیمار مر جاوے بہت جلد معہ چمڑے گڑھا گہرا کھود کر دبا دو یا جلاؤ تو کیا اُسوقت یہ کہنا زیبا ہے کہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ زمیندارونکو دق کرتا ہے اور انکا خون چوستا ہے؟ نہین صاحب زمیندارون نے اپنی گلو تراشی کے لئے اپنے ہاتھ مین خنجر لیا ہوا ہے۔ جسکو ویٹیری نیری اسسٹنٹ بزور چھین کر اُسکی تیز دھار کو اپنے بوٹ سے رگڑ کر کند کرنا چاہتا ہے۔ مگر افسوس کہ بلا امداد کامیاب نہین ہوتا۔ ای ناظرین ویٹیری نیری اسسٹنٹون کی جماعت اس ملک مین مثل ایک نئی گاڑی کے ہے (جو انگریزی راج کی برکت سے بنی ہے) یہ دو پہیون سے چل سکتی ہے ایک پہیا تو ہمنے اپنی مہربان سرکار کو قرار دیا ہے دوسرا اہل ملک کو جو دلدل مین پھنسا ہوا ہے اور گاڑی کو چلنے سے روکتا ہے چونکہ ہمارا پہلا پہیا بہت مضبوط اور مستقل ہے اسلئے ہماری گاڑی تھوڑی تھوڑی لڑھک رہی ہو لیکن جبتک دوسرا پہیا دلدل سے نکلکر پکی سڑک پر نہ آئیگا صاف نہین چل سکتی۔

اب اسکی زندہ مثال لیجئے کہ کوہاٹ کے ضلع مین دسمبر ۱۹۰۶ء سے منحوس مرض رنڈر پسٹ

اور مُنہ کھُر شروع ہوا جسکی خبر دو ماہ کے بعد فروری ۱۸۹۶ء مین کسی ذریعہ سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کوہاٹ کو ہوئی (وہ بھی چند مواضعات کی بابت) صاحب ممدوح نے جو اس کام مین غایت درجہ کی کوشش فرماتے ہین بہت جلد جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر زمین وزراعت کی خدمت مین اطلاع کی اور ڈائرکٹر صاحب ممدوح نے فوراً بمراد انسداد بیماری ہذا ہر دو صاحب سپرنٹنڈنٹان سیول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ شمالی وجنوبی پنجاب کی خدمت مین خبر دی - جہان سے ایک ایک ویٹیری اسسٹنٹ جو ایسی خدمات کے لئے ہر وقت بستر اباندھے طیّار رہتے ہین یکے بعد دیگر ضلع کوہاٹ مین پہونچگئے - مگر وہان کیا تھا - بیماری نے تو دسمبر مین شروع ہو کر وسط فروری تک دورہ کر کے ہزارون بے زبانونکو راہ عدم بتلا دیا تھا - ہر دو ویٹیری اسسٹنٹان کے پہونچنے سے پہلے ہی صاحب ضلع کی خدمت مین یہ رپورٹ پہونچ چکی تھی کہ بیماری بہاری نقصان کے بعد فرو ہو گئی ہے پس جناب ممدوح نے ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ جو دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر شمالی پنجاب سے آیا تھا علاقہ مین بیماری مویشیان کے متعلق صحیح رپورٹ حاصل کرنے کے لئے رکھ لیا اور دوسرے کو جو جنوبی پنجاب کے دفتر سے آیا تھا واپس کر دیا -

اب ناظرین نے اس مذکورہ بالا بیان سے خوب سمجھ لیا ہو گا کہ پہلے پہئے نے گاڑی کو چلانے مین کتنا زور لگایا مگر دوسرے کے پھنسے رہنے سے گاڑی منزل مقصود کو نہ پہونچ سکی کہ شام ہو گئی بتلائے ویٹیری نیری اسسٹنٹون کا قصور ہے یا سرکار دولت مدار نے کوتاہی کی - یا اُن نادان اہل ملک کا جنہون نے باموقعہ خبر نہ دیکر ہمسے فائدہ نہین اوٹھایا - اور ہزارون کے مال کو نیست و نابود کر دیا - یہ مثال مین نے ضلع کوہاٹ کی بابت اسلئے پیش کی ہے کہ بہت ہی تازہ ہے ورنہ پنجاب کے ہر ایک ضلع کا یہ ہی حال ہے جو بندہ نے بچشم خود دیکھا ہے - ہر جگہہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ زمینداروں کی غفلت اور تجاہلی سے اپنے پیشہ مین ناکامیاب رہتے ہین سرکار دولت مدار نے اس کام کو چلانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے

اور نہ وٹیری نیری اسسٹنٹون نے کام کرنے اور محنت سے دل چرایا ہے - جہانتک مین خیال کرتا ہون کسی وٹیری نیری اسسٹنٹ کو اپنی بیقدری کی شکایت سرکار سے نہین ہے بلکہ اہل ملک سے ہے جو ہمسے جائز طور پر کام نہین لیتے - جب ہمارے سے کام ہی نلیا جائیگا تو ہم اپنے جوہر سرکار اور ملک پر کس طرح روشن کر سکتے ہین - کیا سرکار کی قدردانی کا یہ کافی ثبوت نہین ہے - کہ ہمارے معزز دوست خان صاحب سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی پروفیسر اناٹمی لاہور وٹیری نیری کالج کی عمدہ خدمات کے صلہ مین خانصاحب کا معزز خطاب عطا فرمایا ہے - اور سید سردار شاہ صاحب گیلانی ہوس سرجن ولکچرر کالج ہذا کی بہت سی بیش بہا تصانیف کے بصلہ انعامی اعزاز بخشا ہے - اور یہ تعجب نہین کہ کوئی معزز خطاب کے لئے عنقریب گورنمنٹ اِنکا بھی فکر کر رہی ہو - کیا وٹیری ڈیپارٹمنٹ کے خیرخواہون کو یہ معلوم نہین ہو گیا ہے کہ قابل فخر اور اعلےٰ خدمات کرنے والون کے لئے سرکار نے اِس محکمہ کے واسطے بھی فیاضی کے سب دروازے کشادہ کئے ہوئے ہین جسمین سب سے پہلے سید صاحب موصوف کو قدم بڑھانے کا فخر حاصل ہوا ہے - مین خانصاحب سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی اور اُنکے دوستونکو بذریعہ انڈین وٹیری نیری جرنل جو ہمارے آقائے نامدار معلےٰ القاب ایچ - ٹی - پییز صاحب بہادر پرنسپل لاہور وٹیری نیری کالج کی کوشش سے دوبارہ جاری ہو کر گویا وٹیری نیری اسسٹنٹون کے لئے چشمۂ فیض کھلا ہی مبارکباد دیتا ہون اور مہربان گورنمنٹ کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ جسنے موزون قدردانی فرمائی -

اب مین اپنے مضمون کو عالی جناب فیض مآب فیض رسان صاحب انسپکٹر جنرل بہادر سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ ہند دام اقبالہ کی اقبال مندی اور عمردرازی (جنکے عہد مین محکمہ ہذا سرسبزی حاصل کرتا جاتا ہے) کی دعا کے ساتھ ختم کرتا ہون فقط

راقم سیول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کا خادم جیٹھو لل وٹیری نیری اسسٹنٹ

دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سی - وی - ڈی - شمالی پنجاب صدر مقام راولپنڈی (از گوہاٹ)

نوٹس اور خبرین

چونکہ امتحان داخلہ لاہور ویٹیری نیری کالج بجائے یکم مئی ۱۸۹۶ء کے بتاریخ ۱۲- اپریل ۱۸۹۶ء کو ہوگا اور نیز ۱۵- اپریل ۱۸۹۶ء کو سیشن شروع ہوگا۔

لاہور ویٹیری نیری کالج بجائے ڈھائی ماہ کے تین ماہ ہر ایک سال یعنی یکم جولائی سے ۳۱- ستمبر تک بند رہا کریگا۔

ویٹیری نیری لفٹنٹ **بولڈری** صاحب اسسٹنٹ پرنسپل بمبئی ویٹیری نیری کالج امسال افریقہ تشریف لیجانیوالے ہین اور ۵ ویٹیری نیری اسسٹنٹ اِن کے ماتحت ہونگے۔ چونکہ شرقی افریقہ مین بیماری وبائی مویشی کثرت سے پھیلی ہوئی ہی اور اُسکے اِنسداد کے واسطے صاحب ممدوح اور ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے جانیکی ضرورت پڑی

لاہور ویٹیری نیری کالج کی فسٹ ایر کلاس کا سالانہ امتحان ۱۵- مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوچکا ہے جسمین ۴۴ طلباء منجملہ ۴۳ کے کامیاب ہوئے اور صرف ایک طالب علم ناکامیاب رہا- ریزروڈ اسکالرشپ جو تمام مین اوّل کے لئے ہے وہ مسمی مسعود حسین نے حاصل کیا اور نیز ۱۳ افری طلبا مین سے ۹ طلباء نے وظائف حاصل کئے۔

امسال بہ سبب مہلک وباطاعون کے بمبئی ویٹیری نیری کالج مین صرف ایک طالبعلم فائنل کلاس مین موجود رہا باقی طلبا بہ سبب وبا اِدھر اُدھر چلے گئے۔

ضلع کوہاٹ کی خبرین

(۱) موضع کرک تحصیل ٹیری ضلع کوہاٹ مین مرض چیچک سے بارہ ۱۲۰۰ سو بھیڑین بیمار ہوئین جنمین سے ۳۵۰ فوت ہوئین اور ۸۵۰ تندرست موت کی اوسط بہ نسبت بڑی عمر بھیڑون کے بچون مین زیادہ ہے ۔

(۲) صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کوہاٹ اپنے ضلع مین ویٹیری نیری اسسٹنٹ رکھنے کی تجویز پر غور کر رہے ہین ۔

(۳) ضلع کوہاٹ مین گھوڑون کو آجکل ایک بوٹی جسکو یہ لوگ شنقل کہتے ہین کھلائی جاتی ہے جو نہایت مرطوب ہوتی ہے ۔ میری رائے مین یہ بوٹی شیر دار مویشیون کے لئے تو مفید ہے لیکن گھوڑون کے لئے اچھی نہین اگر گھوڑی اس کو زیادہ کھا جاوین تو فلاچولنٹ کالک کا احتمال ہے ۔

(۴) اس ضلع کے مویشیان کی حالت عموماً اچھی نہین ہے ۔ اور نیز سارے ضلع مین ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے یا سرکار کی جانب سے کوئی ویٹیری نیری اسسٹنٹ مقرر نہین ہے ۔ مگر امید ہے کہ حال کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جو اس ضلع مین تشریف لائے ہین کچھ مدت تک رہے تو یہ ضلع بھی ڈسٹرکٹ بورڈ ویٹیری نیری اسسٹنٹ سے خالی نہ رہیگا ۔

مرسلہ جیٹھومل ویٹیری نیری اسسٹنٹ

مورخہ ۱۱۔ جنوری ۱۸۹۶ء

چونکہ سید **مہتاب شاہ** گیلانی اُستاد علم تشریح و افعال الاعضاء لاہور ویٹیری نیری کالج کو سرکار عالی سے بصلہ حسن خدمات خطاب اعزازی **خان صاحب** عطا ہوا ہے۔ لہذا آج بوقت ۱۲ بجے دن کے جناب **پرنسپل صاحب** بہادر ویٹیری نیری کالج لاہور نے اپنے کالج کے لکچر روم مین ایک جلسہ کیا جسمین کالج مذکور کے کل اُستاد طلباء اور ملازمین جمع ہوئے صاحب بہادر نے اس موقعہ پر منجانب **لاٹ صاحب بہادر** اور **چیف سکرٹری صاحب بہادر** اور نیز اپنی طرف سے سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی کو خطاب خانصاحب کے اعزاز کے حصول پر مبارکباد دی اور بیان فرمایا کہ مین اِس امر سے کہ سید صاحب موصوف کو خطاب خانصاحب سرکار عالی سے عطا ہوا ہے نہایت خوش اور مسرور ہون اور یہ میری خوشی اور مسرت کئی وجوہ سے ہے اوّل تو یہ کہ سید صاحب موصوف نے ابتدائی ملازمت سے آجتک کمال سرگرمی اور ہوشیاری صداقت اور دیانتداری سے اپنے فرایض منصبی کو ادا کیا اور سرکار عالی نے اُنکی اعلےٰ خدمات کی قدردانی فرمائی ہے۔ جو میری رائے مین نہایت انسب ہے۔ دوم یہ کہ اگرچہ لاہور ویٹیری نیری کالج کے اُستادون مین اِس قسم کے خطاب عطا ہونیکی پہلی مثال تو نہین ہے۔ لیکن سید مہتاب شاہ نہ فقط پنجاب بلکہ تمامی ہند مین پہلا ویٹیری نیری گریجوایٹ ہے۔ جسکو یہ اعزازی خطاب سرکار سے عطا ہوا۔ تیسری وجہ میری خوشی کی یہ ہے کہ تمام ہندوستان مین سب سے پہلا ویٹیری نیری گریجوایٹ جسکو سرکار سے اعزازی خطاب حاصل ہوا اِس درسگاہ یعنی لاہور ویٹیری نیری کالج کا سند یافتہ ہے۔

مین سید مہتاب شاہ گیلانی کو سرکار کی طرف سے اپنی طرف سے اور کل اُستادون

اور طلباء کی طرف سے مبارکباد دیتا ہون (چیرز) اور اظہار کرتا ہون کہ وٹیری نیری اسسٹنٹون اور اس کالج کے طلبا کو سید مہتاب شاہ سے اپنے ادائیگی فرض کا سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اگر وہ ایسی عمدگی۔ صفائی۔ دیانت داری اور مستعدی سے کام کرینگے جیسا کہ سید مہتاب شاہ نے اپنے کام کو سرانجام دیا ہے اور دے رہا ہے۔ تو بلاشبہ وہ بھی ایسی ہی عزت کے حاصل کرنیکی توقع کرسکتے ہین جیسے کہ سید مہتاب شاہ صاحب کو حاصل ہوئی ہے اور چونکہ وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کا ابھی آغاز ہی ہے۔ پس اس فن کی آیندہ ترقی اور بھبودی زیادہ تر اُسکے ممبرون کی ذاتی لیاقت اور اُنکے کام کی عمدگی پر منحصر ہے۔ یعنی جسقدر کہ اس محکمہ کے ممبر اپنے تئین مفید ثابت کرینگے اُسی قدر اس فن کو بھی عزت اور افتخار حاصل ہوگا۔

صاحب بہادر کی اس تقریر کے اختتام پر حاضرین جلسہ نے بڑی خوشی ظاہر کی اور تالیان بجائین اور اسکے بعد سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی نے کھڑے ہوکر صاحب بہادر کی تقریر کا حسب ذیل الفاظ مین جواب دیا:۔

جناب پرنسپل صاحب اور حاضرین جلسہ

جناب پرنسپل صاحب بہادر نے جن الفاظ مین اسوقت میرا تذکرہ فرمایا ہے اُسکے لئے مین جناب ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ یہ محض اُنکی بزرگانہ شفقت اور افسرانہ مرحمت کا اظہار ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ جو الفاظ جناب ممدوح نے اس موقع پر فرمائے ہین وہ میرے لئے باعث فخر ہین اور مین اُنکو ہمیشہ اپنی عزت اور افتخار کا باعث سمجھتا رہونگا۔

ہم لوگون کو گورنمنٹ انگریزی کا تہ دل سے شکرگذار ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ناچیز ملازمونکی خدمات کا اور اُنمین حوصلۂ خدمات بڑھانے کا اسقدر خیال رکھتی ہے۔ اور خاص میرا معاملہ بھی گورنمنٹ ممدوح کی ملازم نوازی اور رعایا پروری کا ایک عمدہ ثبوت ہے

جو شخص ملازمت اختیار کرتا ہے اُسکی واجبی اُجرت اُسکی تنخواہ ہے اور جو خدمات اپنے آقا کی کرے وہ اُسکا فرض ہے۔ اگر اُس شخص مین سینس آف ڈیوٹی (sense of duty) ہے تو دلی محبت اور محنت اور سرگرمی اور دیانت کیساتھ اپنے منصبی خدمات کو انجام دینا اپنا انسانی فرض سمجھتا ہے۔ پس ایک معمولی بات کے صلہ مین آقا کی طرف سے غیر معمولی اظہار عنایات کا ہونا درحقیقت ملازم کی کوئی تعریف نہین ہے بلکہ آقا کی قدردانی اور مرحمت خسروانہ کا ثبوت ہے۔ مجھے یہ عرض کرنیکی ضرورت نہین۔ کہ مجھے انسٹی ٹیوشن سے ایک دلی محبت ہے۔ مین چھوٹی عمر مین بطور ایک طالبعلم کے اِس مدرسہ مین داخل ہوا۔ یہین پر تعلیم و ترتیب پاتا رہا۔ یہین پر دنیاوی زندگی مین داخل ہوا۔ اور یہین پر میری پبلیک لائف کا آغاز ہوا۔ اور میری یہ خوش قسمتی ہے کہ میرے افسرون نے ہمیشہ میرے حال پر خاص نظر عنایت رکھی۔ ہندوستان مین ویٹیری نیری سائنس کی باضابطہ تعلیم کا خیال سب سے پہلے جناب مسٹر ہالن صاحب بہادر کو پیدا ہوا۔ اور اُنکا نام نامی ہمیشہ بطور بانی اِس معزز انسٹی ٹیوشن کے یادگار رہیگا۔ اِس درسگاہ کی خوش قسمتی تھی کہ سب سے پہلا پرنسپل جناب مسٹر کٹلول صاحب بہادر جیسا قابل شخص متیسر ہوا جنھون نے ایک ہنرمند باغبان کی طرح اس پودے کو نصب کیا۔ اور اُسکی آبیاری مین بڑی محنتین اُٹھائین۔ جو بزرگانہ اور اُستادانہ شفقتین میرے حال پر جناب مسٹر کٹلول صاحب بہادر نے مبذول فرمائی ہین اُنکی وجہ سے مین اُنکا نام نامی ہمیشہ ادب اور عزت اور احسانمندی کے ساتھ یاد رکھونگا۔ میری سروس ریکارڈ مین جو تحریرین اُنکی لکھی ہوئی موجود ہین وہ میرے لئے سرمایۂ اعزاز ہین۔ اور میری دعا ہے کہ جناب ممدوح کو خداوند کریم صحت اور عزت کے ساتھ عرصۂ دراز تک سلامت باکرامت رکھے۔ جناب مسٹر نن صاحب بہادر نے اپنے آپکو ایک عمدہ نعم البدل بحیثیت پرنسپل بہادر کے ثابت کیا۔ اور وہ اپنے ماتحتون اور شاگردون کے ساتھ ہمیشہ پدرانہ محبت مبذول

رکھتے تھے خصوصاً میری نسبت جو احسانات جناب ممدوح کے ہین۔ اُنکے ادائے شکریہ
کے لئے میرے پاس کافی الفاظ موجود نہین۔ اُنکے بعد ہمارے موجودہ پرنسپل جناب
مسٹر پینر صاحب بہادر کی تشریف آوری نے ہماری انسٹی ٹیوشن مین ایک تازہ روح
پھونک دی۔ اور ہم سب کو فخر ہے کہ ایک ایسے مہربان اور قابل اور تجربہ کار اور ہر دلعزیز
افسر کے ماتحت ہمین کام کرنیکی عزت حاصل ہے خصوصاً میری ترقی اور حوصلہ افزائی
کے لئے جو عنایات جناب ممدوح کی طرف سے مبذول ہوئی ہین۔ اور ہو رہی ہین اُنکے
شکریہ مین سوائے تہ دل سے اُنکے حق مین دعائے خیر کرنیکے مین اور کیا کرسکتا ہون۔
ایشیائی خیال کے مطابق بعض اشخاص کا قدم مبارک سمجھا جایا کرتا تھا۔ اور چونکہ مین
بھی ایشیا کا باشندہ ہون اسلئے میرے خیال کے مطابق ہمارے موجودہ پرنسپل بہادر کا
قدم نہ صرف میرے لئے بلکہ اس انسٹی ٹیوشن کے لئے نہایت مبارک ہے کیونکہ اُن کے
عہد مین نتیجہ ہمارے پہلے افسرون کے مساعی جمیلہ کا ظاہر ہوا۔ اور سب سے پہلی دفعہ
ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کے ایک دیسی ملازم کو یہ اعزاز اور افتخار نصیب ہوا۔ اور زیادہ
خوشی کی بات یہ ہے کہ جناب ممدوح نے میرے حصول خطاب کے لئے دلی توجہ اور
سعی فرمائی۔

یہ بڑی ناشکرگذاری ہوگی۔ اگر اس موقعہ پر میری طرف سے ہمارے موجودہ صاحب
انسپکٹر جنرل بہادر کرنل کیوریبل صاحب بہادر کا شکریہ ادا نہ کیا جاوے۔ جنکی پرزور
سفارشین میرے لئے اس حصول امتیاز کا باعث ہوئی ہین۔ صاحب بہادر ممدوح
جسقدر مہربانی اور دلچسپی محکمہ کی ترقی اور ملازمین کی بھبودی کے لئے ظاہر فرمارہے
ہین۔ وہ بالکل بے مثل اور بے نظیر ہے۔ اور خصوصاً جو شفقت میرے حال پر مبذول
فرماتے ہین۔ اُسکا شکریہ ادا کرنیکی طاقت نہین رکھتا۔ اِس موقعہ پر مین اپنے تمام
افسرون کا جو واقعی میرے محسن اور مربی ہین۔ اور جو میرے لئے اس حصول اعزاز کا باعث

ہوئے ہین تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون - اور اس موقعہ پر خصوصیت سے جناب **سلون صاحب بہادر** جو اسوقت اس کالج کے پروفیسر ہین اور میرے افسر اور ہمیشہ میرے حال پر مہربانی فرماتے ہین - شکریہ ادا کرتا ہون - اور اب آخیر مین مین یقین دلاتا ہون کہ یہ اعزاز جو میرے حوصلہ خدمات کو بڑھانے کا ذریعہ ہوگا - اور جہانتک میری ناچیز لیاقت اور استطاعت اور ہمت ہے اُسکے مطابق مین دل و جان سے اِس محکمہ کی خدمات بدستور انجام دیتا رہونگا - اور میری ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ میرے افسرون کو میرے حال پر اس سے بھی زیادہ نظر مرحمت مبذول فرمانے کا موقع ملتا رہے - دوبارہ ادائے شکریہ کے بعد مین اپنی مختصر تقریر کو ختم کرتا ہون - اِسکے بعد کئی بار چیرز (cheers) بڑے زور شور سے ہوا اور جلسہ برخاست ہوا -

از پیشگاہ پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج

بموجب چٹھی نمبری ۱۱۵ مورخہ ۱۷ - فروری ۱۹۰۶ء منجانب ریونیو سکرٹری پنجاب گورنمنٹ لاہور بنام ڈایرکٹر آف لینڈ ریکارڈس وایگیری کلچر پنجاب تمکو مطلع کیا جاتا ہے کہ چونکہ دفتر کالج ہذا مین ایک رجسٹر کھولا جا رہا ہے جسمین تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے نام جو بعد پاس کرنے کالج ہذا کے تمام اضلاع پنجاب و دیگر ممالک و سیول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ محکمہ جات کمسریٹ وغیرہ کی مختلف جگھون مین ملازم ہین درج رہین گے - اِس غرض سے کہ پرنسپل صاحب لاہور ویٹیری نیری کالج کو تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے پتے اُنکی ملازمت تبدیلی - معزولی و تنزلی وغیرہ بمعہ وجوہات و

اسباب کے کماحقہ طور پر معلوم ہوتے رہا کرین لہذا بذریعہ سرکلر ہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اس بات کو اپنا فرض سمجھکر ہر موقعہ معزولی یا تبدیلی وغیرہ پر کل حالات کی اطلاع دفتر ہذا مین ہر سال یکم جولائی سے پیشتر بھیجدیا کرو تاکہ تمہارا نام رجسٹر مین موجود رہے۔ درصورت سال بھر تک کوئی خبر نہ آنیکے نام رجسٹر سے خارج کیا جائیگا اور ایسی صورت مین پرنسپل صاحب بہادر ہرگز ہرگز ایسے آدمی کی سفارش دوسری ملازمت کے واسطے نہین فرماوینگے۔

اشتہار

جملہ وٹیری نیری اسسٹنٹون کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمنے اپنے گیارہ سالہ تجربہ اور نیز موجودہ زمانہ کی نہایت معتبر تصانیف سے انتخاب کرکے ایک نہایت عام فہم اور عمدہ کتاب علمی جراحی اسپان (آپرٹیو سرجری) لکھی ہے جو بالفعل زیر طبع ہے اور عنقریب چھپکر طیار ہو جاویگی۔ ایسے عمدہ اور آسان طریق عمل جراحی بتلائے گئے ہین۔ کہ جنہین ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی پڑھکر فوراً بخوبی سمجھ سکے۔ اسمین تصویرین بھی نہایت صاف اور شستہ دیگئی ہین۔ وٹیری نیری اسسٹنٹون کو یہ کتاب ایک نعمت غیر مترقبہ خیال کرکے جلد درخواستین خریداری کی بھیجنی چاہئین۔ رفاہ عام کی خاطر قیمت بھی بہت کم رکھی جاویگی جو کسی صورت مین معہ محصول مبلغ سے ؍ سے زیادہ نہ ہوگی۔ کتاب کی خوبی مضامین۔ صفائی خط۔ شستگی تصاویر اور پائداری کاغذ کی دیکھنے پر منحصر ہے بالفعل حصہ اوّل طیار ہونے والا ہے جسکی قیمت فقط عہ۱۲ ہے درخواست خریداری جلد آنی چاہئے۔

المشتہر

سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرر وٹیری نیری کالج لاہور

اشتہار

لاہور وٹیرنیری کالج کی دیسی کتابین

مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرار

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	طب مویشی کلان	للعہ ر
۲	فن قابلہ مویشی	سے ر
۳	طب مویشی زمینداران	عصہ ۴ ر
۴	دستور العمل تازیداری و نسل کشی اسپان ..	عیصہ ۸ ر
۵	دستور العلاج (طب اسپان)	عمـا ر
۶	طب سگان	عصہ ر
۷	طب شتران جو زیر طبع ہے - قریب عصہ ر فی جلد قیمت ہوگی - درخواست خریداری بنام مصنف و مشتہر آنی چاہیے -	عصہ ر
۸	آپرٹیو سرجری - مصنفہ سید سردار شاہ زیر طبع ہے قیمت واسطے اُستاد و طلبا و شائقین کے بہت کم رکھی گئی ہے جو فی جلد سے ر سے کسی صورت مین زیادہ نہو گی - بالفعل حصہ اول طیار ہے قیمت اُسکی عصہ ۱ ر ہے درخواست خریداری جلد آنی چاہیے -	

المشتہر سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن وٹیرنیری کالج لاہور

انڈین ویٹیرنری جرنل

یعنے

رسالہ طب حیوانات ہند

بابت ماہ جولائی ۱۸۹۷ء

مصنفہ

ایچ۔ٹی۔پییز صاحب۔ایم۔آر۔سی۔وی۔ایس۔لنڈن



لاہور

دی آفیشیل مشین پرنٹنگ پریس مٹر میں چھپا

یہ

سہ ماہی رسالہ

بامداد

عہدہ داران لاہور

وٹیری نیری کالج

شایع ہوتا ہے

زخمون کا بیان

مضمون مصنفہ

کپتان ایچ-ٹی-پیز صاحب بہادر پرنسپل لاہور ویٹیرنری کالج

مترجمہ

بابو پربھو لعل ہیڈ کلرک لاہور ویٹیری نیری کالج

زخم پانچ قسم کے ہوتے ہین-اوّل انسایزد - دویم لیسیرٹیڈ -سویم کینٹوزڈ چہارم پنکچرڈ اور پنجم پوازنڈ -

انسایزد زخم - یہ وہ زخم ہوتے ہین جو کسی تیز کاٹنے والے اوزار مثلاً چھری یا تلوار سے پیدا ہون-اُن کا پھیلا و مختلف ہوسکتا ہے - یعنی ایک بیرونی کاٹ سے لیکر اُس شگاف تک ہوسکتا ہے جیسا کسی عضو کے کاٹنے مین ہوجاتا ہے جبکہ یہ صرف جھلی اور عضلون مین ہوتی ہے تو سادہ کہلاتی ہے اور جب اِن سے خون کی نالیان اور اعصاب بھی مجروح ہوجاتے ہین تو یہ پیچیدہ زخم ہوتے ہین

علامات -تمام انسایزڈ زخمون مین تین علامتین ہوتی ہین یعنی درد - جریان خون اور زخم کے کنارون کی علیحدگی -درد تیز ہوتا ہے-مگر جریان خون کی مقدار کا دارو مدار حصّہ مین خون کی نالیون کی مقدار اور نیز زخم کے قدر پر ہوتا ہے- زخم کے کنارونکی علیحدگی بھی مختلف ہوتی ہے -اگر زخم حصّہ کے عضلہ کے ریشون کے

متوازی ہو تو جب تک حصّہ موقعہ سر رہتا ہے۔ کنارہ قدرے کشادہ رہتے ہین لیکن اگر شگاف ریشون کی سمت مین ترچھا ہو تو یہ علیحدہ علیحدہ ہون گے اور زخم کھلا رہیگا اور نیز زخم کے گہرے حصّہ بیرونی حصّون کی نسبت زیادہ علیحدہ علیحدہ کھنچے رہین گے اور اس طرح پر ایک کیویٹی بن جائیگی جس مین خون اور پیپ جمع ہو کر اُس کو اندمال ہونے سے باز رکھ سکتی ہے۔

اِنسایزڈ زخمون کا انتظام۔ کسی اِنسایزڈ زخم کا اِنتظام کرنے مین ہمین ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اگر کل سطح مین نہ ہو سکے تو اُس کے حصّہ مین اندمال بذریعہ قصد اول پیدا کرین اِس کا دار و مدار مریض کے مزاج اور اُسکی صحت کلی پر ہوتا ہے اِس لئے اپریشن کرنے سے پیشتر ہم گھوڑے کو ہمیشہ جہان تک ممکن ہو تندرست حالت مین رکھتے ہین اور خوراک بھی صاف دیتے ہین اور انتون کے فعل کو باقاعدہ رکھتے ہین۔ ناگہانی زخمون کے حالات مین ہم مریض کو پُر امن رکھکر اُسکو ملیّن اشیا و دیگر قلیل خوراک پر رکھتے ہین۔

مقامی علاج۔ زخمون کے علاج مین اوّل چار روز کا عرصہ بہت ضروری ہوتا ہے اور زخم کا فال کہ آیا وہ قصد اوّل ہی سے مُندمل ہو جائیگا یا گرینیولے شنش کے ذریعہ ہوگا۔ اوّل چوبیس گھنٹہ ہی مین معلوم ہو جاتا ہے۔ انفلامیشن کے لکچر و نمین بتلایا جا چکا ہے۔ کہ چھری کی ضرب سے کچھ ٹرامیٹک انفلامیشن ضرور ہو جاتا ہے۔ جسمین سے بہت سی لایکوار سینگیونس کی رطوبت اور کارپس کلس رستے رہتے ہین۔ رقیق رسا و منجمد ہو جاتا ہے سیرم بہجاتی ہے اور منجمد فایبرن معہ سفید کارپس کلس کے اُن کے پیچھے رہ کر علیحدہ شدہ حصّون مین جوڑنے کا کام دیتا ہے۔ یہ ترتیب ضرور واقع ہوتی ہے مگر یہ اوّل چوبیس گھنٹہ مین مکمّل ہو جانی چاہیئے۔ جسکے اخیر مین ٹیشو چھری کے نقصان سے اچھے ہو جاتے ہین۔ رسا و بند ہو جانا چاہیئے۔ اور ٹرامیٹک انفلامیشن

رفع ہوجانا چاہیئے۔ اگر زخم کی سطح پر خراش کا کوئی تازہ مخرج پیدا ہوجاوے۔ تو انفلامیشن ٹھر جائیگا پھیلاؤ جاری رہیگا۔ پیپ پیدا ہوجائیگی۔ اور سطحون کے درمیان سے پیوستگی کی تمام طاقت جاتی رہے گی۔ حسب ذیل خراش کے مخرج سے حفاظت رکھنی چاہیئے اوّل عملی یعنی زخم مین غیر چیزون کا موجود ہونا۔ خون کے کلاٹ اخراجات کے اکٹھا ہونے سے تناؤ کا ہونا یا زخمی سطحون کا باہم رگڑ کھانا دوئم کیمیاوی خراش مثلاً اخراج کا سڑنا یا تیز اینٹی سیپٹک ادویات کا لگانا جو خراش پیدا کرین۔ سوئم خاص قسم کے زہر مثلاً پایمیا۔ سپٹی سیمیا۔ ٹیٹانس۔ وغیرہ کا زہر۔ اِس سے یہ ظاہر ہے کہ زخم کے علاج مین مندرجہ ذیل خاص اشارہ ہین اوّل اجرا خون کا بند کرنا دوئم تمام غیر چیزون کا نکالنا یعنی زخم مین سے لکڑی یا بال وغیرہ کا نکالنا۔ سوئم زخم کے کنارون کو باہم ملانا۔ چہارم اخراج کو نکلنے دینا۔ پنجم حصّون کو آرام دینا۔ ششم اخراج کو سڑنے سے اور زخم کو عفونت سے باز رکھنا اوّل جریان خون کا بند کرنا۔ یہ خواہ آرٹری سے ہو یا وین سے بند کر دینا چاہیئے۔ اور سب سے پہلے اِس امر پر توجہ دینی چاہیئے اگر جریان خون تمام زخم کی سطح سے ہو تو وہ ہوا کے لگنے سے یا زخم کے کنارون کو باہم ملا کر پٹی کے ذریعہ بندھے رکھنے سے یا ٹھنڈ۔ گرمی یا دیگر اِسٹپ ٹک ادویات کے استعمال سے بند ہوجائیگا۔ اگر آرٹری سے خون جاری ہو تو اُسکے بند کرنے کا طریقہ جریان خون کے لکچرون مین بیان کیا جاویگا یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمین وہ اِسٹپ ٹک دوائی استعمال کرنی چاہیئے۔ جو زخم کے اندمال قصد اول مین دخل انداز نہ ہو اِس طور پر اِسٹپ ٹک ادویات مین سے گرم یا ٹھنڈے پانی کو سب ادویات مثلاً پرکلورائیڈ آف ایرن پر ترجیح دیجاتی ہے کیونکہ یہ کاسٹک اور خراش دار ہوتا ہے۔ پھر اگر ممکن ہو تو کسی دیگر وسائل کی نسبت ٹارشن لگانا بہتر ہوگا۔ اور اگر لیگیچر کام مین لایا جاوے تو وہ ایسی چیز کا ہونا

چاہیئے - جو جذب ہو سکے اور زخم کے اندمال قصد اول مین دخل انداز نہ ہو -
دوئم زخم سے غیر چیزون کا نکالنا - جب خون بند ہو جاوے تو خون کے تمام کلاٹ میل - بال - ہڈی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے احتیاط کے ساتھ زخم سے نکالدینے چاہئین - یہ زخم پر پانی کی دھار ڈالنے سے اچھی طرح پر کیا جاسکتا ہے - یعنی پانی مین کچھ کارل اینٹی سیپٹک دوائی مثلاً کاربالک ایسڈ یا کیسر سیو سب لی منیٹ وغیرہ ملاکر کسی اسپنج کے ذریعہ یا آبپاشی سے زخم پر ڈالو اور جہان تک ممکن ہو ہاتھ وغیرہ ڈالکر ٹیشو کو مجروح ہونے سے بچاؤ اگر ٹیشو مین لکڑی یا پتھر یا ہڈی کے نوکدار ٹکڑے گھس گئے ہون تو اُن کو فارسیپ کے ذریعہ نکالدینا چاہیئے - سب سے مقدم زخم کا پورے طور پر صاف رکھنا ہے - زخمون کے علاج مین تمکو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر زخم مین ذراسی بھی غیر چیز رہ جائیگی - تو اِس سے خراش ہو کر اندمال نہین ہو سکیگا اور نیز یہ کہ اگر ہم زخم کے ایک مرتبہ بند ہو جانے کے بعد بھی اُس مین دخل انداز ہونگے تو ہم اُس منجمد رساؤ کو جو کہ اُسکے کنارون کو باہم ملا رہا ہے ضایع کر دینگے - دوسری ضروری بات یہ ہوتی ہے کہ زخم کے مقابل کی سطحون کو جہان تک ممکن ہو ٹھیک ٹھیک ملانی چاہیئے - جب تک کہ ہیمرج یا جریان خون بند نہ ہو زخم کے کنارون کو باہم ملانا نہین چاہیئے - اُن زخمون مین جہان عضلاتی ریشے گہرے کٹ گئے ہون - اسبات کی سفارش کی گئی ہے کہ زخم قریباً آٹھ گھنٹہ تک کھلا رہنا چاہیئے - تاکہ اُس مین سے خون اور سیرم کا اخراج ہوتا رہے اور اگر فوراً سوچر لگانا ہو تو اِس طرح لگانا چاہیئے تاکہ خون اور سیرس بہتی رہے -

معمولی حالات مین زخم کے سطح کو آہستہ سے ملا دینا چاہیئے - کہ ہوا اور زخم کے گہرے حصون سے فاضل خون کی تردید پورے طور پر ہو سکے - اِن سب باتون کو ٹھیک رکھنے کے لئے ہم سوچر پٹیان پن اور پلاسٹر لگاتے ہین -

پلاسترس - یہ حیوانی مطب مین استعمال نہین کئے جاتے مگر زیرین حدود کے زخمون مین ان کا استعمال سوچر کی نسبت قابل ترجیح ہے کیونکہ ان سے داغ نہین پڑتا ٹانگ کے کسی لمبے یا آڑے زخم کو پلاسٹر کے ذریعہ باہم ملا کر پٹی باندھکر ٹھیک رکھ سکتے ہین اور اگر اس طرح پر علاج کیا جاوے تو زخم جلدی سے مندمل ہو جاتے ہین اور سوچر لگانے کی نسبت چھوٹے داغ چھوڑتے ہین -

سوچرس - زخم کے کنارون کو باہم ملانیکا سب سے عمدہ طریقہ سوچر کے ذریعہ ہوتا ہے - لیکن اگر زخم کا بھاؤ ٹھیک نہ ہو تو اِن سے زخم کی سطح تو مندمل ہو جائیگی - مگر اُسکے بہت ڈھالو حصے ابھی تک علیحدہ رہین گے - سوچر کا زخم پر لگانا از خود تو اکثر خراش دار نہین ہوتا مگر یہ دو طرح سے خراش دار ہو سکتا ہے اوّل جبکہ بہت جکڑ کر لگایا جاوے یا ورم کے سبب سے جکڑا جاوے اور تناؤ کا باعث ہو - دویم عفونت کی پیداوار جذب ہو کر کیمیاوی خراش کے پیدا ہونے سے پہلی حالت تو تمام قسم کے سوچر مین خواہ وہ کیسے ہی کیون نہ ہون عام ہوتی ہے - اور دوسری حالت مٹی لک یعنی دھاتی یا دیگر غیر جاذب چیزون کے استعمال سے اور زخمون کے اینٹی سیپٹک علاج کے طریقہ سے رُک سکتی ہے - اِس لئے جب سوچر کسی ایسے کیس مین لگائے جاوین جس مین یہ امید ہو کہ اخراج مین عفونت ہو جائیگی تو غیر جاذب اشیاء استعمال کرنی چاہئین - خاص غیر جاذب اشیاء جو استعمال کیجاتی ہین یہ ہین - چاندی - لوہا یا اور قسم کے مختلف موٹائی کے تار سلک درم گٹ یعنی ریشم کے دھاگے یا گھوڑے کے بال اور ان اُن حالات مین جہان اینٹی سیپٹک علاج کیا جاوے ریشم سے بہت عمدہ سوچر بنائے جاتے ہین اُنکو استعمال کرنے سے پیشتر چوبیس گھنٹہ تک ایک اور بیس کی طاقت کے کاربالک ایسڈ سلوشن مین یا ایک اور پانچ ہزار کی طاقت کے پرکلورائڈ آف مرکری کے

سلوشن مین بھگو کر رکھنی چاہیئے۔ بعض حالات مین باریک کیٹ گٹ سے آرام وہ سوچر بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ تین یا چار روز سے زیادہ نہین ٹھہر سکتا اِس سے یہ بڑا فائدہ ہے کہ اِسکے نکالنے کی ضرورت نہین ہوتی کیونکہ اگر یہ سڑنے سے باز رہے تو ٹانکون کے گھرے حصے خود جذب ہو جاتے ہین۔ سوچر کی موٹائی چوٹ کی خاصیت اور اِس کی جگہ کے مطابق مختلف ہونی چاہیئے اِس طرح زخمون مین جہان ٹانکے پر تناؤ ہو جانے کی امید ہو موٹا سوچر لگانا چاہیئے یہ ٹانکے مختلف قد اور شکل کی سوئون سے لگائے جا سکتے ہین۔ بعض حالات مین اِنکو دستہ مین اِس طرح لگا کر کہ سوے کا ناکہ نوک کے قریب رہے لگانا مفید ہوتا ہے۔ دھات کے سوچرس کے واسطے اکثر ٹیوبلر سوین یا سوراخ دار سوین کام مین لائے جاتے ہین۔ سوچر لگانیکے طریقے مختلف ہوتے ہین۔ لیکن وہ جو کہ جلد کو سینے کے تمام حالات مین بہت عام طور پر کام مین لائے جاتے ہین۔

انٹرپٹڈ سوچر [علیحدہ علیحدہ ٹانکے لگانا] ہے جس مین اتنے ٹانکے لگائے جاتے ہین جتنے کہ شگاف کے بند کرنیکے لئے ضروری ہون حیوانی مطب مین یہ سوچر عام طور پر دھات کے تار کے بنائے جاتے ہین جنسے خراش کم ہوتا ہے اور جو مضبوط ہوتے ہین۔ اِن ٹانکون کے درمیان کا فاصلہ تناؤ کی مقدار اور اُن کے بہاؤ کی ضروریات کے موافق رکھنا چاہیئے لمبے زخمون مین اوّل ٹانکا مرکز مین لگانا چاہیئے۔ لیکن اگر زخم مین کچھ گوشہ ہون تو اوّل سرون کو بند کرنا چاہیئے۔ ریشم کے باندھنے مین گول سی گرہ اور تار کے باندھنے مین نصف گرہ لگا کر دونون سرون کو ایک دوسرے کے اوپر چڑھا دو جس سے دو چھوٹے کانٹے سے بہت سخت کھڑے رہین۔ دونون حالتون مین سرے چھوٹے کاٹے جاتے ہین۔ یہ گرہ یا اینٹھاؤ شگاف کے اوپر نہ رہنی چاہیئے۔ بلکہ اُس سے ایکطرف رہنی چاہیئے۔ وہ وقت جبتک کہ یہ سوچر لگے رہنے چاہیئین۔ زخم کی خاصیت اور اِسکے بڑھنے

کے مطابق ہونا چاہیے سیپ ٹک ریشم کا ٹانکا دو یا تین روز مین نکال دینا چاہیے اور ایسیپ ٹک ریشم یا چاندی کا تار اگر خراش کا باعث نہ ہو تو جب تک مفید ہو لگا رہنے دینا چاہیے۔ جکڑا ہوا ٹانکا خراش کا باعث ضرور ہوتا ہے۔ جو کہ السیریشن کے ذریعہ اُس کو کاٹ ڈالے گا۔ تمام گہرے ٹانکے تین دِن سے زیادہ نہ رکھنے چاہئین۔ سوچر کے نکالنے مین گرہ کو فارسیپ کے ذریعہ اُٹھانی چاہیے اور دھاگے یا تار کو اُس کے ایک طرف کا ٹکرا آہستہ سے ٹانکے کو کھینچ لینا چاہیے اینٹھے ہوئے یا انگریزی کے آٹھ کے ہندسہ کی مانند سوچر یا زخمون مین پن لگانا عموماً حیوانی طب مین استعمال کیا جاتا ہے۔ زخم کے کنارون کو قریب قریب باہم ملا کر ایک پن لگانیکا اوزار معہ ایک پن کے جو اُسکے جوف مین ہو بیرونی طرف سے اندر کی طرف گذار کر مقابل کی طرف مین کو نکال لو جو کہ اِس کنارہ سے اُسی قدر فاصلہ پہ ہونی چاہیے جتنی کہ وہ اوّل طرف سے داخل ہوئی تھی۔ پھر پن ڈائیرکٹر یعنی اوزار کو کھینچ لو اور پن کو رہنے دو اور ٹھیک قایم کرنے کے واسطے انگریزی کے آٹھ کے ہندسہ کی شکل مین پن کے گرد ریشم کا دھاگہ لگا دو۔ مگر احتیاط رکھو کہ اِس دھاگہ کو اِسقدر نہ جکڑو جس سے ملایم حصّے اُس پن اور دھاگہ کے درمیان دب جاوین۔ پنون کی تعداد زخم کے قد کے مطابق ہونی چاہیے۔ اور دو پن کے درمیان ½ انچہ کا فاصلہ ہونا چاہیے۔ یہ پن تین یا چار روز مین نکالی جا سکتی ہین۔

کویلڈ سوچر۔ جبکہ گہرے یا تیز بیرونی حصّون پر دباؤ کی ضرورت ہو تو اِس قسم کا سوچر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دوہرا انٹرپٹڈ سوچر ہوتا ہے۔ جو کہ سخت کیٹ گٹ دھپ کورڈ یا تار کو گہرا گذارنے سے ہوتا ہے۔ اِس کے لگانیکا بہت عمدہ طریق یہ ہے کہ بذریعہ ایسی سوئی کے لگاؤ جس کا ناکہ اُس کی نوک کے قریب ہو یہ سوئی ٹیڑھی ہونی چاہیے۔ اور اِس سے جلد کو کنارہ سے ایک انچہ سے کم

فاصلہ پر نہ چھیدنی چاہیئے اور ٹیشو مین بہت گہری گذار کر ایک انچ کے قریب مقابل کی سطح پر باہر نکال لینی چاہیئے - جب ہم ایسی سوئی کہ جس کا ناکہ اسکی نوک کے قریب ہو استعمال کرتے ہین تو اوّل ہم سوئی کو گذار کر اور سوچر کو دوہرا کر کے دوہرے حصّہ کو سوئی کے ناکے مین پرو کر سوئی کو پیچھے کھینچ لیتے ہین اس سے زخم کے ایک طرف اِس سوچر کا تکمہ اور دوسری طرف دو سرے رہ جائینگے پھر ہم ایک قلم کے برابر ایک لکڑی کے ٹکڑے کو اُس تکمہ مین سے گذار کر ڈھیلے سرون کو کھینچتے ہین تاکہ سوچر اُس مین اچھی طرح کھنچ جاوے پھر اُن کھلے ہوئے سرون کو دوسری طرف ایسے ہی لکڑی کے ٹکڑے کے گرد گذار کر باندہ دیتے ہین - اوّل جتنے ضروری ہون ٹانکے لگا کر پھر لکڑی کا ٹکڑا تکمہ مین سے گذار کر سوچر کو سخت کھینچکر کھلے ہوئے سرون کو دوسری طرف لکڑی کے دوسرے ٹکڑے سے باندہ دیتے ہین - اِس طور پر زخم کے نچلے حصّون پر دباؤ دیا جاتا ہے اور اوپر کے حصّون پر زیادہ دباؤ دینے کے لئے زخم کے کنارون مین چند انٹرپٹڈ سوچر لگا سکتے ہین -

سوچر کے نکالنے مین احتیاط رکھنا - یہ اوپر بیان کر چکے ہین کہ سوچر کے نکالنے کا وقت ٹیشو کی خاصیت کے مطابق مختلف ہوتا ہے - عام قاعدہ یہ ہے کہ یہ تیسرے یا چوتھے دن نکالے جاسکتے ہین - لیکن اگر ورم زیادہ ہو یا زخم کے کنارون پر سوچر کے سبب سے دباؤ زیادہ ہو یا اگر پیپ بن گئی ہو تو اِن کو فوراً نکال لینا چاہیئے اور حصّون کو شیر گرم کاربالک سلوشن سے دھو کر صاف رکھنا چاہیئے اِن کے نکالنے مین ہمکو احتیاط رکھنی چاہیئے کہ حصّون کی پیوستگی ضایع نہ ہونے پائے عموماً ہم ایک وقت مین ایک ٹانکے کو علیحدہ کرتے ہین اور زخم کے بہت غیر ضروری طرف سے نکالنے شروع کرتے ہین - تار یا پن کو زخم کے متصل اُس طرف مین

کاٹنا چاہئے جس کے مقابل وہ باہر نکالے گئے ہین اور چھلکے وغیرہ سے صاف کر دینا چاہئے اگر ہم دیکھین کہ زخم کے کسی حصّہ مین اندمال ضرور ہے تو ہم سوچر کو دو ایک روز اور وہین رہنے دینگے جب کوئی سوچر کسی حصّہ مین لگا یا گیا ہو تو یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ ہمین جانور کو اس طرح باندھنا چاہئے کہ وہ اِسپر اپنے دانت نہ پہونچا سکے۔ بعض حالات مین پٹہ باندھنے کے ذریعہ اُسکو حصے کو کاٹنے سے باز رکھا جا سکتا ہے یہ بہت ضروری ہے کیونکہ زخمون مین اندمال کے وقت خارش بہت زیادہ ہوتی ہے جس کے سبب سے جانور حصہ کو کاٹنا چاہا کرتا ہے پورے بہاؤ کا بندوبست کرنا زخم کا اِنتظام اس طرح ہونا چاہئے کہ وہ رقیق مادہ جو کہ اوّل چوبیس گھنٹہ مین پیدا ہوتا ہے آزادی سے بہتا رہے۔ ہمارے مریضون مین یہ سوچر کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھنے سے ہو سکتا ہے جو کہ خاصکر زخم کے سب سے نیچے کے حصّے مین ہونا چاہئے۔ ہمکو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے مریضون مین زخم کا سب سے نیچے کا حصّہ باہر کی طرف رکھنا ہمیشہ ضروری ہوتا ہے تاکہ اُس مین جو کچھ اخراج ہو آسانی سے بہہ جاوے۔

سڑنے سے باز رکھنا۔ یہ زخم کا اینٹی سیپٹک علاج کرنے اور اخراج کو اُس مین دیر تک نہ رہنے دینے کے ذریعہ کر سکتے ہین اگر کوئی زخم کسی ٹانگ کی طرف یا عُضلاتی ریشہ مین ٹیڑھا ہو اور اُسکے ساتھ منقسم سکیولر ریشون کی برگشتگی کی وجہ سے کیویٹی بن گئی ہون تو اُس کے کنارون کا باہم ملانا مشکل ہوتا ہی۔ ایسے حالات مین عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اُن کے کنارون کے سرون پر کویلڈ سوچر کے استعمال سے باہم ملانا چاہئے اور زخم کے مرکز کے حصّہ مین تھوڑا شگاف چھوڑ دینا چاہئے یا اگر کیویٹی بہت گہری اور نیچے کی طرف ہو تو اُسکے نچلے حصّہ مین دوسرا شگاف دینے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اخراج بہتا رہے اگر یہ کیا جاوے تو زخم کے اوپر کے حصّہ

مین سوچر لگا سکتے ہین اور اسکی تلی مین ایک کافی شگاف چھوڑ دینا پڑیگا تاکہ اخراج جاری رہے جب کسی جانور کو سخت انسایزڈ زخم لگا ہو تو اسکو بلین ادویات دیگر ٹھنڈی خوراک پر رکھ سکتے ہین -

زخمون کا اینٹی سیپٹک علاج - اِس کا یہ اصول ہوتا ہے کہ زخمون سے اخراج کو سڑنے سے بچایا جاوے کسی زخم مین جسکو کچھ دیر تک ہوا لگتی رہی ہو کچھ ایسے کرم پیدا ہو جاتے ہین جو سڑاؤ کا باعث ہوتے ہین اور اگر زخم پیدا کرنیوالی چیز کے ساتھ کچھ میل بھی اندر چلا گیا ہو یا اُسکو معمولی پانی سے دھو دیا جاوے تو زیادہ سڑاؤ کا باعث ہو گا - اِس لئے ایسے حالات کا علاج کرنے مین اوّل یہ کرنا چاہیئے کہ زخم کو کسی اینٹی سیپٹک سلوشن سے دھو کر ان کرمون کو ہلاک کر دو - اصلی اینٹی سیپٹک علاج مین کاربالک ایسڈ استعمال کیا جاتا تھا مگر اب پرکلورائڈ آف مرکری کا سلوشن یا آیوڈین کا ہلکا سلوشن یعنی ایک پائنٹ پانی مین دو ڈرام آیوڈین ملا کر استعمال کرنا چاہیئے - علاوہ ازین اور بہت سی دیگر اینٹی سیپٹک ادویات استعمال کی جاتی ہین - اوزارون کے صفا کرنے مین صرف کاربالک ہی استعمال کر سکتے ہین کیونکہ پرکلورائیڈ اور آیوڈین اسٹیل لوہے کو کھا جاتی ہے - زخم کو اینٹی سپٹک سلوشن سے بہت اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے - اگر سادہ انسایزڈ زخم ہو تو اس کو اسپنج سے اینٹی سیپٹک سلوشن مین بھگو کر صاف کر سکتے ہین یا بذریعہ پانی ڈالنے کے صاف کر سکتے ہین اگر بے ترتیب زخم ہو تو اسکو ایک پچکاری کے ذریعے جسکی ٹوٹی مین آنڈیا ربڑ کی نالی کا ملائم ٹکڑا لگا ہوا ہو صاف کر سکتے ہین - یہ ربڑ کی نلی زخم کی کیوٹی مین داخل ہونے کے لئے کافی سخت ہوتی ہے - مگر اتنی سخت نہین ہوتی جو خود راستہ بنا سکے - تمام حصہ جن کو ڈریس کرنا منظور ہو اینٹی سیپٹک سلوشن سے دھو دینا چاہیئے - اوّل زخم کے نزدیک کے حصون کے بال کاٹ دینے چاہئین -

اگر بال نہ کاٹے جاسکین تو اُنکو کاربالک سلوشن سے پانچ حصہ تیل مین ملاکر ڈریس کردو - آپریشن کرنے مین اول جلد کے بال کاٹے جاتے ہین - پھر اُس کو صابون اور گرم پانی سے صاف کیا جاتا ہے - بعدہ کاربالک ایسڈ کے سلوشن سے جو پانچ اور سو کی طاقت کا ہو صاف کیا جاتا ہے یہ کرنیکے بعد اپریشن کرنے کے وقت زخم کو کرمون کے داخل ہونے سے بچانا ضروری ہے - یہ کرم زخمون کے اندر مختلف طریقون مین پہونچ سکتے ہین اول ہاتھونکے ساتھ دویم اوزارون کے ساتھ سویم اسپنج کے ساتھ چہارم لگے چر کے ساتھ اور پنجم ہوا کے ساتھ اِسلئے ہاتھون کو صابون اور پانی سے اچھی طرح دھو کر بعدہ ایک اور چالیس کی طاقت کے کاربالک ایسڈ سلوشن مین تر کرلینے چاہئین اوزار صاف ہونے چاہئین - ایک اور چالیس کی طاقت کے کاربالک سلوشن سے دُھو لینے چاہئین - اسپنج یا تو اچھی طرح سے جوش دے لینے چاہئین یا کچھ عرصہ تک کاربالک سلوشن مین بھگو لینے چاہئین اور جہانتک ممکن ہو ہوا سے بچانے چاہئین - یہ باتین گھوڑون کے طب مین عموماً مشکل ہوتی ہین - مگر ہم صفائی کام مین لاتے ہین اور اپریشن کے وقت اینٹی سیپٹک سلوشن آزادی سے استعمال کرتے ہین اور اسبات کی احتیاط رکھتے ہین کہ تمام ڈریسنگ صاف اور اسیپٹک ہو زخم کے بہاؤ کا بندوبست آزاد رکھنا چاہئے - کیونکہ اینٹی سیپٹک ادویات کے استعمال سے جو خراش ہوتی ہے اُس سے اوّل چوبیس گھنٹہ تک اخراج زیادہ ہوتا ہے - پھر زخم کو اینٹی سیپٹک سوچر سے بند کرکے روئی یا لنٹ سے جنکو پیشتر کاربالک ایسڈ سے صاف کر رکھا ہو ڈھکدینا چاہئے اور اگر ممکن ہو تو پٹی باندھ دینی چاہئے - جراحی حیوانات مین پورا پورا اینٹی سیپٹک علاج مشکل سے کام مین لاسکتے ہین کیونکہ بہت سے حالات مین ہم حصّون کو ڈھک نہین سکتے اِسلئے جو کچھ ہم کرسکتے ہین یہ ہوتا ہے کہ اُنکو اینٹی سیپٹک سلوشن سے بہ احتیاط صاف رکھین اور زخم پر متواتر لگاتے رہین اور اس مین سے اخراج

نہ ہونے دین اور احتیاط رکھین کہ اخراج زخم پر سٹرنے نہ پائے اِس کام کے لئے ہم بہت سی اینٹی سیپ ٹک اشیاء استعمال کر سکتے ہین - پانچ اور سو کی طاقت کا کاربالک ایسڈ اور ایک اور دو ہزار کی طاقت کا پرکلورائیڈ آف مرکری کا سلوشن استعمال کر سکتے ہین - لیکن سب سے عمدہ بوراسک ایسڈ کا سلوشن ہے اس سے یہ بھی فائدہ ہے کہ یہ خراش پیدا نہین کرتا اور نیز سستا بھی ہوتا ہے - کاربالک سلوشن کا ڈریسنگ خراش کر سکتا ہے - اور اس کو اکثر بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے - ایک بہت عمدہ نسخہ یہ ہے کہ نصف اونس لائیکوار پلمبائی ایک اونس ریکٹیفائڈ اسپرٹ کو ایک پائنٹ پانی مین ملا کر کام مین لاؤ - یہ سلوشن تیز اینٹی سیپ ٹک اور ٹھنڈا ہوتا ہے مگر اس مین بہت توجہ درکار ہوتی ہے کہ لنٹ سوکھنے نہ پاوے مگر یہ تمام پانی کے سلوشن حیوانی مطب مین استعمال کرنے مشکل ہین - اور بہت عرصہ تک اِن کی بجائے تیل کی اشیاء کام مین آتی رہین - کاربالک تیل بہت عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے - مگر اس سے بہت سے نقصانات بھی ہین زخمون کے لئے آیوڈو فارم کا لگانا بھی بہت مفید ہوتا ہے - اِس سے درد رفع ہو جاتا ہے یہ سادہ ململ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ مین لے جانیکے قابل ہوتا ہے - اِسکا استعمال کھلے زخمون مین جو بند نہین کئے جا سکتے بہت مفید ہوتا ہے - پرکلورائیڈ آف مرکری کا لگانا بھی بہت اچھا ہے یہ ایک اور دو ہزار کی طاقت کے سلوشن مین استعمال کیا جاتا ہے - اور منجمد شکل مین ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجایا جا سکتا ہے -

پنکچرڈ اونڈس - یعنی وہ زخم جو تیز نوکدار اوزارون سے پیدا ہون یہ گہرے اور تنگ ہوتے ہین اور اِن کا مُنہ باہر سے چھوٹا ہوتا ہے - کبھی کبھی پنکچرڈ اونڈ بھی کسی قدر کینٹوزڈ ہوتے ہین یعنی جب کسی تیکونی چیز یا میخ کی مانند اوزار یا گاڑی کی بم یا ڈنڈے یا پتھر یا دیگر نوکدار چیزون سے پیدا ہون - جب یہ زخم

گہرے ہوتے ہین بہت خوفناک ہوتے ہین - اِن سے بعض اوقات بڑی خون کی نالیان یا ضروری اعضا زخمی ہوجاتے ہین -

کبھی کبھی یہ جسم کی کیوٹیز تک پہونچ کر اُن کے اجزا کو مجروح کر دیتے ہین - پنکچرڈ اونڈ مین سے اخراج کا نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے - کیونکہ اُن کا مُنہ اُنکی گہرائی کے مطابق تنگ اور چھوٹا ہوتا ہے - اور جبکہ زخم نیچے کی طرف کو پھیلا ہوا ہوتا ہے . تو زخم کے تلے اُس کے مُنہ سے نیچے ہونے کی وجہ سے اخراج کا نکلنا اور بھی مشکل ہوتا ہے - یہ چھوٹا منہ ہر وقت خون کے کلاٹ سے بآسانی بند ہوسکتا ہے - اور اُن کے نیچے کے حصے اخراج سے پھول جاتے ہین اور تاوقتیکہ اِن کا منہ کھلا ہوا نہ رکھا جاوے اخراج جمع ہو کر زخم کے نیچے کے حصون مین انفلامیشن [سوزش] اور سپوریشن ہوجاتا ہے اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پیدا شدہ پیپ گہرے خانے بنا لیتی ہے - اور ٹیشو مین بہت سا سیپ ٹک مادہ جمع ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ سخت مزاجی بے اعتدالی ہوتا ہے - ہمارے مریضون مین پنکچرڈ اونڈ کے نتیجے مین ناسورون کا بن جانا بہت عام ہے خاص کر جب کہ یہ فیشیا مین ہون - اگلے بازو کے زخمون کے بعد خاص کر ناسور کے بنجانے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے - کیونکہ بریکیل فیشیا کے نیچے پیپ خانے بنا لیتی ہے -

علاج - پنکچرڈ اونڈ کے علاج مین خاص اُصول جریان خون کا بند کرنا - اور اخراج کو آزادی سے بہنے دینا ہوتے ہین - جریان خون کو دباؤ یا ٹھنڈ کے ذریعہ بند کر سکتے ہین یا نیچے سے کاٹ کر لگے چر لگا کر یا آرٹریز کو اینٹھ کر بند کر سکتے ہین پنکچرڈ اونڈ کے بہت سی سخت حالت مین سپوریشن اور اندمال بذریعہ قصد دوم واقع ہوگا - کیونکہ اخراج کے نکلنے مین بہت مشکل ہوتی ہے - جلد اندمال کرنے کے لئے کیوٹی کو ایک اور چالیس کی طاقت کے کاربالک لوشن سے یا کسی دیگر

اینٹی سیپ ٹک مثلاً ایک اور دو ہزار کی طاقت کے پرکلورائیڈ آف مرکری یا
بوراسک ایسڈ سے بذریعہ انڈیا ربڑ کی نالی کے کسی پچکاری یا اررِی گیٹر مین
لگا کر اچھی طرح پر دھونا چاہیئے۔ یہ نالی زخم مین دور تک داخل کر دینی چاہیئے مگر
احتیاط رکھنی چاہیئے کہ پانی کے پھر باہر آنے کے لئے کافی جگہ رہے ہمارے
مریضون مین اکثر یہ ہوتا ہے کہ زخم پیدا کرنیوالی چیز کے ساتھ اکثر بیرونی اشیاء
زخم مین چلی جاتی ہین۔ یا خود اُسی کے ٹکڑے زخم مین ٹوٹ جاتے ہین۔ اِن کو
تلاش کر کے احتیاط سے نکال لو پھر زخم کو اینٹی سیپ ٹک سلوشن سے دھو ڈالو۔
جب زخم اتنا گہرا اور تنگ ہو کہ اِن اشیاء کی موجودگی ہمین معلوم نہ ہو سکے تو اُس
زخم مین پروب ڈال کر دیکھو۔ اِس سے ہم کو یہ معلوم ہو جاویگا کہ زخم کس طرف
مین ہے اور نیز اگر اُس مین کوئی سخت چیز ہو گی تو وہ بھی معلوم کی جا سکتی ہے
مگر زخم مین پروب ڈالنے کے وقت احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ پروب پر بہت ہلکا
دباؤ دیا جاوے ورنہ وہ تندرست ٹیشو مین گھس جائیگی اُس کو زخم کے چارون طرف
پھرا کر زخم مین رکھو اور اگر کوئی مزاحمت کرنے والی چیز حائل نہ ہو تو اندر جانیدو۔
چھاتی اور شکم کے پنکچرڈ اونڈ مین پروب بہت احتیاط سے ڈالنا چاہیئے۔ اور
خاص کر جوڑون اور برسہ کے قریب کے زخمون مین بہت احتیاط رکھنی چاہیئے۔
ورنہ پروب کا اُن کے اندر گذرنا زیادہ نقصان دہ ہوگا۔ ہم اپنے مریضون مین
عموماً زخم کے مُنہ کو کشادہ کرنا ضروری سمجھتے ہین تاکہ اگر ممکن ہو اُس کے نیچے کی
اندرونی سطح ہموار ہو جاوے۔ اگر کچھ نہ ہو سکے تو اُس مادہ کو جو کہ زخم کے نیچلے حصہ
مین جمع ہو جاتا ہے پچکاری یا کسی نلکی کے ذریعہ نکال سکتے ہین جب پنکچرڈ اونڈس
زیادہ گہرے نہ ہون یعنی اُن کی تہ جلد کے قریب ہو تو اگر ضرورت ہو تو زخم کے
سب سے نیچے کے حصے مین دوسرا شگاف دینے کے ذریعے اخراج کو روان کر سکتے ہین

کبھی کبھی زخم کو اینٹی سیپٹک سلوشن سے اچھی طرح صاف کرکے ڈھکا ہوا رکھنا چاہیئے مگر احتیاط رکھو کہ تاوقتیکہ زخم کے نچلے حصّے نئے ٹیشو سے پُر نہ ہو جاوین بیرونی زخم کو اندمال نہ ہونے دو - یہ بیرونی شگاف مین کسی اینٹی سیپٹک مین بھیگی ہوئی ڈھیلی بتّی لگانے کے ذریعہ کرسکتے ہین مگر احتیاط رکھو کہ اس بتّی کو کبھی کبھی نکال کر زخم کو صاف کرنا پڑیگا - پنکچرڈ اونڈ کا صفا کرنا اور اُن کے اخراج کو آزادی سے نکلنے دینا بہت ضروری ہوتا ہے - کیونکہ ٹیٹانس عموماً ان ہی زخمون کے بعد واقع ہوا کرتی ہے - جسم کے مختلف حصون کے پنکچرڈ اونڈس آئندہ بیان کئے جائینگے - پہلے ہوئے پنکچرڈ اونڈس اکثر پُر درد ہوتے ہین اور مزاجی بے اعتدالی کا باعث ہوتے ہین - ان مین ہم عموماً ایک مسہل دیکر جانور کو ٹھنڈی غذا دیتے ہین - نیز اگر ضرورت ہو تو ایکونایٹ یا افیون بھی دیتے ہین - زخم کی سطح پر جو بڑھاؤ یا انگور بڑھ جاتے ہین - اُن کو کاسٹک لگانے کے ذریعہ خراش دار نہ کرنا چاہیئے - یہ متورم اور کنجسٹڈ حصون کے ٹیشو ہوتے ہین جو کہ انفلامیشن [سوزش] کے فرو ہونے کے بعد خود بخود غائب ہو جاتے ہین - لیکن اگر انفلامیشن کے فرو ہونے کے بعد بھی انگور بڑھے رہین تو اُن کو کاٹ کر ٹیشو کو نائٹریٹ آف سلور یا نائٹریٹ آف کاپر سے اسٹولیٹ کر دینا چاہیئے -

فنگس گرینولے شنس - یعنی انگور کا بڑھاؤ اکثر خراب پٹیون کے سبب سے بھی ہوتا ہے اور ایسے حالات مین یہ عموماً پٹیون کے کھول لینے سے رفع ہو جاتا ہے -

کینٹوزد اور لیسریٹڈ زخمون کا بیان کینٹوزد زخم وہ ہے - جسمین زخم کے ساتھ اُس کے حصّہ کی ٹیشو مین بھی زیادہ چوٹ لگتی ہے - ایسے زخمون کے کنارے کھُردرے اور ناہموار ہوتے ہین اور حصے کٹتے نہین بلکہ چاک ہو جاتے ہین - ان مین عموماً جریان خون کم ہوتا ہے - ان مین اور دیگر زخمون مین یہ فرق ہوتا ہے

کہ اِن مین ٹیشو کا غلاف جس مین چوٹ آتی ہے - فی الحقیقت مردہ ہوجاتا ہے اور اگر کچھ موٹا ہو تو اندمال ہونے سے پیشتر مردار مادہ کے طور پر کاٹکر پھینکدینا چاہیئے - زخم کے اطراف اور اُس کے کنارہ کی چوٹ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے کینٹوزڈ اور لیسر ٹیڈ زخم سیکنڈان ٹینشن کے ذریعہ اندمال ہوتے ہین کینٹوزڈ اور لیسر ٹیڈ زخمون مین اُن کے پیدا ہونے کے بموجب خصوصیت پائی جاتی ہے - یعنی جب کسی بڑے جانور کے کاٹنے سے وقوع مین آئے ہون تو حصہ سوزشدار ہوجاتا ہی اور زخم زیادہ لیسر ٹیڈ اور کینٹوزڈ ہونے کی وجہ سے اکثر گہرا ہوتا ہے یہ عموماً مردار ہوجاتا ہے -

کینٹوزڈ اور لیسر ٹیڈ زخمون کی ترتیب مین دو رصاف دوران ہوتے ہین - اوّل یہ کہ کچلے جانے سے جو حصہ مردہ ہوگیا ہو - اُس کی علیحدگی دویم یہ کہ باقی زخم کو گرینولے شنس کے ذریعہ مرمت کرنا - مردار مادہ کی مقدار چوٹ کے پھیلاؤ اور سختی پر اور اُسکے موقعہ پر منحصر ہوتی ہے - اگر زخم کے اوپر کے حصے زیادہ کچلے گئے ہون تو زیادہ تر اوپر ہی کا حصہ سلفت [مُردار] ہوگا - ہڈی کے اوپر کے زخم خاص کر زیادہ دھیمے ہوتے ہین -

علاج ایسے نقصانات کی خفیف قسمون کے علاج مین ہمین اُن دونون صاف دوران کو مد نظر رکھنا چاہیئے یعنی اوّل انگور اور سلفت [مردار] کی علیحدگی وقت کو احتیاط رکھو کہ زخم مین سے غیر اشیاء نکال کر اُس کو صاف رکھنا چاہیئے - مگر جلد کتنی ہی کیون نہ پھٹ گئی - اور کچلی گئی ہو جب تک وہ زندہ رہ سکے اُس کو ہرگز علیحدہ نہ کرنا چاہیئے - اِن کے علاج مین بھی وہی عام اصول کام مین لانے چاہئین جیسے کہ انسایزڈ زخمون کے باب مین بیان کرچکا ہون - سوائے اِس قسم کے زخمون کے اور کوئی قسم نہین ہے جس مین اینٹی سیپٹک علاج زیادہ مفید ہوتا ہے - اِس

علاج سے مردار جلد بلاسوزش اور پیپ بننے کے علیحدہ ہوجاتی ہے خصوصًا یہ علاج اُسوقت ضروری ہے جبکہ زخم جوڑون کے قریب ہون اور سلفنگ مردار مادہ کے گرجانے سے جوڑون کے کھل جانیکا اندیشہ ہو۔ اگر اِس علاج سے ناکامیابی ہو یا دیر تک کیس کو نہ دیکھا گیا ہو تو ڈِس انفکٹنٹ ادویات استعمال کرنی چاہیئے۔

یہ زخم پرکلورایڈ آف مرکری کے ایک اور پانچہزار کی طاقت کے سلوشن یا کلورایڈ آف زنک یا پرمینگنیٹ آف پوٹاس یا کاربالک کے ہلکے سلوشن سے دن بھر مین کئی مرتبہ دھو دینے یا پچکاری سے صاف کر دینے چاہیئن۔ تاکہ اُنمین سے مردار اور سڑے ہوئے مادّے نکل جاوین۔ مردار مادّہ کو علیحدہ کرنیمین گرمی یانی بھی لگا سکتے ہین۔ یہ بھی مقامی انفلامیشن کے رفع کرنے مین کارآمد ہوتی ہین۔ اِس کام کے لئے بوراسِک ایسڈ کا گرم سلوشن مفید ہوتا ہے۔ اگر زخم گندہ ہوجاوے تو اُس کی سطح پر آیوڈوفارم لگانا چاہیئے۔ مردار حصّے کے ڈھیلا ہونے کے وقت اگر بڑی آرٹری مجروح ہوجاوے۔ تو جریان خون کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اِسکو بند کر دینا چاہیئے۔ مردار مادہ کے علیحدہ ہوجانے کے بعد السر باقی رہجاتا ہے۔ [السریشن کو دیکھو] اِس کا علاج معمولی اصولون سے کرنا چاہیئے۔

کینٹوزن کا بیان۔ کینٹوزن مین جلد کچلی جاتی ہے۔ اور اُس پر چوٹ لگتی ہے۔ اور وہ پھٹتی تو نہین۔ مگر کچھ سب کیوٹین یس ٹیشو ہمیشہ چاک ہوجاتے ہین اِس واسطے کینٹوزن کو سب کیوٹین یس لیسریٹڈ اونڈ یعنی جلد کے اندر کے زخم کہنا چاہیئے۔ کینٹوزن کی حالت مین ٹیشو مین ہمیشہ ہی کم و بیش جماؤ خون پایا جاتا ہے۔ جب یہ خفیف ہو تو اِس جماؤ خون کو ایکیموسس کہتے ہین۔ جمع ہوئے خون کی مقدار مجروح ٹیشو کی طاقت پر منحصر ہوتی ہے۔

اسباب - کنٹیوزن بلا توسّل دباؤ سے بھی ہو سکتے ہین - مثلاً جب کہ کسی حصّہ پر کسی سخت چیز سے زور کی ضرب دیجاوے - تو کنٹیوزن ہوجاتا ہے جب کوئی حصّہ مجروح ہوجاتا ہے - تو چونکہ اسپر دباؤ ضرور پڑتا ہے - اِسلئے کنٹیوزن ضرور پیدا ہوجاتا ہے -

کنٹوزن کی اُس کی سختی کے مطابق مختلف درجے ہوتے ہین - اوّل صرف جلد کا کچلا جانا - دویم جلد کا معہ اریولر ٹیشو مین جماؤ خون کے کنٹوزڈ ہونا - سویم اُس کا معہ ملایم حصّون کے سب کیوٹین یس لیسریشن کے ہونا - چہارم معہ سخت اور ملائیم حصّون کی علیحدگی کے ہونا -

پہلے درجہ مین خون صرف جلد مین پھیلا ہوا ہوتا ہے - دوسرے درجہ مین جمع ہوا خون بہت عموماً اریولر ٹیشو مین بھی پھیل جاتا ہے - اور وہان منجمد ہوجاتا ہے - تیسرے اور چوتھے درجہ مین ٹیشو کے پھٹنے اور علیحدہ ہوجانے سے اکثر سلفنگ اور سپوریشن ہوجاتا ہے یا سخت جریان خون بھی ہو سکتا ہے -

علاج - پہلے دونون درجون کے علاج مین ہماری یہ غرض ہونی چاہیئے - کہ جہان تک جلد ممکن ہو - پھٹی ہوئی خون کی نالیون سے جریان خون کو بند کرین اور بعدہٗ جمے ہوئے خون کے جذب کرنے کی کوشش کرین - خون کو بند کرنے کے لئے ٹھنڈ کا لگانا بہت مفید ہوتا ہے - خفیف حالات مین ٹھنڈی ڈوش اور پٹیون کو ریفریجنٹ لوشن مین تر کر کے لگانا چاہیئے - جب خون بالکل بند ہوجاوے تو ٹھنڈ کا لگانا بے فایدہ ہوتا ہے اور ہم خون کے جماؤ کو جذب کرنے کے لئے سینک بھی کر سکتے ہین -

اگر **انفلامیشن** کی علامات واقع ہون تو حصّہ گرم متورم اور پُردرد ہوجاتے ہین - ایسے حالات مین شگافون کی ضرورت ہوتی ہے - تیسرے اور چوتھے درجے

مین مجروح حصہ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرنا اکثر بیفائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوشش کی جاوے۔ تو بخار اور سپوریشن کو باز رکھنے کے ذریعہ اچھا ہوسکتا ہے۔ جوکہ بعض اوقات مردار مادون کے سپوریشن پر غور کرنے سے ہوسکتا ہے جلد کو کاربالک ایسڈ کے ایک اور بیس کی طاقت سلوشن سے دھونا چاہئے۔ اِس سے بہت سخت قسم کے علیحدہ شدہ کینٹوزن بھی اچھے ہوسکتے ہین۔ بشرطیکہ جلد نہ ٹوٹی ہو تاوقتیکہ خون کی خاص نالیان مجروح نہ ہوگئی ہون۔ سب کیونٹین یس لیسریشن خطرناک نہین ہوتے۔ لیکن ہوا کے پہونچنے کے ساتھ سٹرن کے اسباب مہیا ہوجاتے ہین۔ اِس لئے اگر اس سے بچا سکین تو انفلامیشن کی تحریک کا خوف نہین ہوتا۔

گن شاٹ وونڈ کا بیان

گن شاٹ اونڈ۔ اُس کو کہتے ہین جو توپ یا بندوق کی گولی سے وقوع مین آوے فن جراحی کی بہت سی کتابو مین اِس قسم کے زخم صرف گولیون کے سبب بیان کئے گئے ہین۔ مگر جدید توپخانون مین سپنڈ گولے استعمال نہین ہوتے۔ بلکہ کھوکھرے اور جو نقصان کہ ایسے وقت پر ہوتے ہین۔ وہ گولا پھٹکر ٹکڑے سے وقوع مین آتے ہین۔ رفل بندوق اور پستول کی گولی جلد مین سوراخ کردیتی ہین۔ اور اگر گولی آرپار ہوجاوے تو سوراخ اُس طرف کی نسبت جدھر کہ گولی داخل ہو دوسری طرف زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ اور داخلے کی طرف کے کنارے اندر کو اور خارجہ کی طرف سے باہر کو ہوتے ہین۔ تم دو ٹکڑے کاغذ کے کچھ فاصلہ سے رکھکر اُن پر ایک لکڑی زور سے مارو تو معلوم ہوجاے گا کہ میرا کنارون کے اندر باہر ہونے سے کیا مطلب ہے۔ اگر گولی پورے زور مین جاتی ہوئی ہڈی پر لگے تو بہت ہی خراب قسم کی فریکچر

ہوتی ہے۔ اور اگر پورے زور مین نہ جاتی ہو تو خود ہی چپٹی ہو سکتی ہے۔ اور اگر کسی ہڈی مثلاً ٹیبیا کے کسی سرے پر لگے تو خود بھی ٹوٹ سکتی ہے۔ پچھلی جنگ افغانستان مین اس قسم کا ایک بیمار میرے مواجہہ سے گذرا جس مین کہ گولی کے تقریباً بیس ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اگر گولی کا زور قریب قریب کم ہو گیا ہو۔ اور کسی طویل ہڈی پر جس مین کہ بہت سی کنیس لیٹڈ بناوٹ ہون لگے تو ہڈی کی ٹیشو مین رہ جائیگی۔ اور سوراخ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ گولی کے نکالنے مین بہت دقت ہوتی ہے ایسی حالت مین ہڈی تک زخم کو کھولنا اور بذریعہ ٹریفائین کے اسکے سوراخ کو بڑا کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ بون فارسیپس کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال سکین۔ تعجب کی بات ہے کہ گولی اور خاص کر جب کہ گول ہو۔ اپنا راستہ بدل دیتی ہے۔ بعض اوقات ہڈی یا دوسری بناوٹ کے گرد پھر جاتی ہے۔ مجھ سے چوتھے بنگال رسالہ کے گھوڑے پر ہلاکت کے سارٹیفکٹ کی درخواست کی گئی تھی۔ تاکہ جانور کا معاوضہ مل سکے اور یہ بیان کیا گیا تھا کہ گولی لگ کر دوسری طرف کو نکل گئی اور رسانہ مجروح ہو گیا۔ دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایسی ہی حالت ہے۔ ہپ جائنٹ یعنی "گلہ" کے چار انچہ اوپر گولی کا زخم تھا۔ اور ایسا ہی دوسری طرف نظر آتا تھا۔ امتحان کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ گولی سیدھی سیکرم جائنٹ کے اوپر جلد کے نیچے بہت تھوڑا نقصان کرتی ہوئی نکل گئی۔ ٹھنڈا پانی تھوڑا سا کاربالک ایسڈ لگایا گیا اور زخم کے مُنہ پر ہر ایک طرف خون اور سیرم نکلنے کے لئے سن کی بتی لگائی گئی۔ اور اگر مجھے ٹھیک یاد ہے تو گھوڑی ہفتہ کے بعد کام مین لائی گئی۔

یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آیا گولی جسم مین ہے یا باہر نکل گئی۔ اور یہ احتیاط کے ساتھ پروب گذارنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ یاد رکھو کہ گو سوراخ دو ہون۔ لیکن یہ ضروری نہین ہے کہ گولی ایک سے داخل ہوئی اور دوسرے سے نکلی ہو

یہ بالکل ممکن ہے کہ گھوڑے کے دو دفعہ گولی لگی ہو اور دو گولیان جسم مین ہون۔ لیکن اگر تم دونون زخمون کے کنارون کو دیکھو گے تو غلطی نہین کرو گے۔ جیسا کہ مین نے پیشتر بیان کیا ہے کہ دونون اندر کی طرف ہونگی۔ یاد رکھو کہ گولی جسم کے اندر کسی ہڈی کے تیز سرے پر لگ کر پھٹ سکتی ہے۔ یا گرانے کی بے احتیاطی سے بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ اور اگرچہ ایک حصّہ گولی کا نکل جاوے تو دوسرے حصّہ کا رہ جانا ممکن ہے۔ گولی کا زخم زین یا کپڑے کے گولی کے ساتھ اندر جانے سے اور بھی پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ میرے پاس ایک دفعہ ایک بیمار لایا گیا تھا جس کی چھاتی مین بہت بڑا ناسور تھا۔ رات کے وقت جبکہ گردنی وغیرہ لگی ہوئی تھی گولی لگی۔ اور زخم کئی مہینے بعد تک اچھا نہ ہوا مین نے زخم کو کھولکر امتحان کیا اور کئی انچہ کمبل کا مربع ٹکڑا جو گولی کے ساتھ اندر چلا گیا تھا۔ پایا۔ مین نے اُس کو نکال کر زخم کو ڈریس کر دیا۔ اور چند دنون مین اچھا ہو گیا۔ اگر بندوق جانور کے پاس چلائی جاوے۔ تو باروت کے بے چلے حصّہ کے لگنے سے زخم کے کنارے سیاہ ہو جائینگے۔ اور اگر بہت ہی نزدیک ہو تو گرد کے بال جل جائینگے۔ یاد رکھو کہ اگر بندوق بہت ہی نزدیک چلائی جاویگی۔ تو گولی کے ساتھ واڈنگ کا ٹکڑا بھی جا سکتا ہے۔ اور اگر فیر صرف باروت ہی کا ہو تو واڈنگ بھی گولی کا اثر کریگا۔ چھرہ۔ یہ اگر نزدیک سے چلایا جاوے تو گولی کی مانند اثر کریگا کیونکہ یہ بندوق کے منہ سے نکلکر کچھ فاصلے تک اکٹھے رہتے ہین۔ یہ گولی کی نسبت حصّہ کو زیادہ پھاڑ دیتے ہین کیونکہ جسم مین پھیل جاتے ہین۔ لیکن چھرون کا فیر اگر کچھ فاصلے سے ہو تو اگر آنکھین مجروح نہ ہون تو بہت نقصان نہین کرتا۔ کیونکہ یہ سبکیوٹنین ٹیشو سے نہین گذرتے۔

علاج۔ بارہ سے چوبیس گھنٹہ کے اندر انفلامیشن یعنی سوزش شروع ہونے

لگتا ہے۔ اور دو یا تین دن مین پیپ پیدا ہوجاتی ہے اور ۹ سے ۱۵ روز کے اندر سلفت شدہ حصہ جو گولی کی ضرب سے مردار ہوجاتا ہے۔ علیحدہ ہوجاتا ہے۔ اور گرینولیشنش پیدا ہوکر زخم اپنے بیچ مین تھوڑی سی نیچائی چھوڑکر اچھا ہوجاتا ہے یہ زخم کی عمدہ حالت ہے لیکن اگر غفلت کی جائے یا خراش پیدا کرنے والا ڈریسنگ لگایا جاوے۔ تو یہ گولی کی جگہ محدود رہنے کے بجائے عضلون اور فیشیا تک پھیلتا جاتا ہے۔ اور تاوقتیکہ گولی نہ نکالی جاوے بڑھتا رہتا ہے۔ گولی اکثر اوقات اِن سسٹڈ بھی ہوجاتی ہے یعنی اسکے گرد ایک غلاف بنجاتا ہی اور گولی اس کے اندر برسون تک بلا کوئی نقصان کرنے کے رہ سکتی ہے۔ لیکن گولی اِن سسٹڈ ہونے کے کچھ عرصے بعد جسم کے مختلف حصّون کے عضلاتی سکڑاؤ سے حرکت بھی کرنے لگتی ہے۔ ایک حالت اس طرح پر مذکور ہے۔ کہ ایک بڑے کتّے کے سر کی جانب مین گولی لگی۔ اور کئی سالون کے بعد یہ اگلے داہنے پیر کے پیچھے نکلی۔ اگر ضرب سخت ہو اور اس کے بعد انفلامیشن بھی بہت ہو اور کوئی بڑی شریان مجروح ہوگئی ہو تو حصہ نیچے سے لیکر بیجان یا مردار ہوجاتا ہے یہ رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہے اور مردار جگہ کے اور اوپر کے حصے بھی متورم اور بدرنگ ہوجاتے ہین اور جانور کمزوری سے مرجاتے ہین۔ اگر گولی جسم سے نکل جاوے تو علاج جیسا کہ لیسرٹیڈ یا پنکچرڈ ووُنڈ کی بابت بیان کیا گیا ہے حسب حالات زخم ہونا چاہئے۔ اگر گولی زخم کے اندر ہو تو اس کے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر نکالنے کے لئے بہت بڑا شگاف دینا پڑے تو میری رائے مین گولی کو اِن سسٹڈ ہونے کی اُمید پر چھوڑ دینا بہتر ہے مین نے یہ گولی کے زخمونکا علاج بہت سی حالتون مین کیا ہے۔ اور اکثر عمدہ نتیجہ رہا۔

یاد رکھو یہ ہاتھمکو جراحی حیوانات کی بہت سی کتابون مین نہین بتلائی گئی۔

اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے زخمون کی بابت بہت کچھ ہدایات انسانی مطب سے لی گئی ہین جسمین کہ گولی کا نکالنا بہر حال ضروری ہے۔ اور ویٹیری نیری سرجن کو ایسے زخمون کے علاج کا بہت کم تجربہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مُلکی زندگی مین حیوانات پر ایسے نقصان واقع نہین ہوتے۔ اگر گولی کسی ہڈی مین لگی ہوئی ہو تو اُس کا نکالنا بہر حال ضروری ہے۔ ورنہ نکروسس ہوکر مجروح حصے مردار ہو جائین گے۔ نیز تمکو خبردار رہنا چاہئے۔ کہ زخم مین گولی کی کوئی کرچ نہ رہ جائے۔ میرے زیر علاج ایک گھوڑا آیا تھا جسکے بائین کندھے مین کچھ فاصلے سے گولی لگی اور اسکے پیولا کے اوپر کے حصہ گذر کر اسپائنیس پروسس کے تیسرے اور چوتھے ڈارسل ورٹیبرا کے درمیان جا لگی۔ اگر مجھے ٹھیک یاد ہی تو مین کہہ سکتا ہون کہ مین نے فوراً زخم سے گولی نکال دی اور اس کے پیولا مین سوراخ پایا مگر چونکہ رجمنٹ فوراً کوچ کر گئی تھی مجھکو یہ دیکھنے کے لئے کہ کوئی ہڈی کی کرچ رہ گئی یا نہین کافی وقت نہین ملا اور کچھ عرصہ تک گھوڑے کو نہین دیکھا۔ تقریباً دو ماہ بعد دہی گھوڑا سائنس کے علاج کے لئے پھر میرے پاس آیا۔ اور بیان کیا گیا تھا کہ زین سے سور بیک ہوکر ناسور ہو گیا۔ زخم کا احتیاطی امتحان کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ اس مین ایک ہڈی کا ٹکڑا ہے۔ جو کہ مین نے سائنس کا مُنہ کھول کر نکال دیا۔ اور گھوڑا بہت جلد اچھا ہو گیا۔ اگر گولی لمبی ہڈی کی جیسی کہ یومرس ہے کینسی لیٹڈا اسٹر کچھر مین لگی ہوئی ہو تو ٹریفائین کر کے بذریعہ بولٹ فارسیپس کے نکال دینی چاہئے۔

جلن وغیرہ کا بیان۔ جلن اور جھلس جانور پر آگ کے شعلہ یا کسی جلتی ہوئی چیز یا بھانپ یا پکتے ہوئے پانی کے لگنے کا نتیجہ ہوتا ہے اور چونکہ نتایج دونون کے ایک ہی ہین اسواسطے باہم یکجائی بیان کرتا ہون کہ یہ نقصانات تین قسم کے ہوتے ہین۔

اوّل وہ جبکہ ایپی ڈرمس کی اوپر کی سطح مین نقصان ہو اور جو بلا کسی خراب نتایج کے اچھے ہو جاوین صرف کچھ عرصے کے لئے ایپی ڈرمس کا سکڑاؤ اور بالونکا نقصان ہو جائے۔

دوئم جبکہ انفلامیشن گہرا ہو کر آبلے بن جاوین۔ یہ آبلے ٹوٹ کر پیپ دار چٹ پیدا کر دیتے ہین اور انکا اچھا ہونا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر عمدہ علاج کیا جاوے تو السر کا پیدا ہونا رک سکتا ہے۔ اور یہ نہایت ضروری ہے کہ اگر ممکن ہو تو روکنا چاہئے۔ کیونکہ ان سے صرف ہمیشہ کے لئے بالون ہی کا نقصان نہین ہوتا بلکہ جلد بھی اکھٹی ہو کر بدصورت ہو جاتی ہے۔ جس کو کہ پکرڈ کہتے ہین۔

سوئم وہ شکل ہے جسمین کہ نقصان بہت سخت قسم کا ہو اور جلد اور سب کیوٹیس ٹیشو آگ کی گولی کے سبب جل گئی ہو ایسی حالت مین نلیون مین خون جمع ہو جاتا ہے۔ اور حصہ مردار ہو جاتا ہے۔ جب کبھی کہ جلن یا جھلس سخت قسم کی ہو تو ہمیشہ تیز بخار اور کمی طاقت جس کو پراسٹریشن کہتے ہین ہو جاتا ہے۔ اور نبض کمزور اور بھاری اور لمبے سانس ہوتے ہین۔ جلے ہوئے حصے کے بال گر جاتے ہین اور پتلا سیرس ڈسچارج ہونے لگتا ہے چار پانچ روز مین جلا ہوا حصہ سلف ہو کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور جلن کے پھیلاؤ کے موافق زخم بنجاتا ہے۔ اور یہ زخم عموماً بہت دیر سے اچھے ہوا کرتے ہین۔ ایلبو یا شولڈر کی جلن اگر کچھ زیادہ ہو تو بہت ہی کم اچھی ہوتی ہے۔ تنفس کے ذریعہ سے حصہ عموماً حرکت مین رہتا ہے۔ اور چھاتی کے عضلات اگلے بازو کی چھاتی کے حصہ پر رگڑتے رہتے ہین۔ اِس لئے تم خیال کر سکتے ہو کہ ایسی جگہ کا زخم کبھی اچھا نہین ہوتا۔ برخلاف اِس کے ران یا پٹھے پر جلن کا بڑا زخم بھی بشرطیکہ کوئی جوڑ مجروح نہ ہوا ہو اچھا ہو جاتا ہے لیکن اگر یہ کسی عضو پر ہو اور جوڑ یا ٹنڈن کھل جاوے

تو جانور کو ہلاک کر دینا بہتر ہوگا - کیونکہ علاج سے کچھ فائدہ نہین ہوتا - ہندوستان مین خراب جلن اِس طرح پر ہوتی ہے کہ جانور جلتی ہوئی گھاس یا بچالی پر چلے جاتے ہین یا جبکہ اصطبل مین بہت سی گھاس یا بچالی ہوتی ہو اُسوقت آگ لگنے سے بھی ہو جاتی ہے - جلن کسی رقیق جلنے والی شے مثلاً تیز ایسڈ وغیرہ سے بھی ہو سکتی ہے - مین نے چین لوشائی کی لڑائی مین اِس قسم کی بہت ہی خراب حالت ایک خچر مین دیکھی ہے - جس پر کہ فینائیل کا ٹین لدا ہوا تھا - اتفاق سے ٹین درخت مین لگ کر ٹوٹ گیا اور اُس کے تمام جسم پر پھیل گیا - دوپہر کا وقت تھا دھوپ بہت سخت تھی - اور تین چار میل تک پانی نہین ملتا تھا - اِس واسطے قبل اسکے کہ خچر دھوئے گئے - فینائیل پورا نقصان کر چکا تھا - چونکہ جلد کا بہت بڑا حصہ سلفت ہو کر علیحدہ ہو گیا - اور پسلیان نظر آنے لگین - اِس واسطے مجھے جانور کو ہلاک کرنا پڑا -

علاج - جسقدر جلد ممکن ہو زخم کو ہوا لگنے سے بچاؤ اور اِس مقصد کے لئے کیرن آئیل جو چونہ کے پانی اور تیل کے مساوی حصہ سے بنایا جاتا ہے - بہت عمدہ ہے - لیکن تیل تِل یا السی کا ہونا چاہیئے - اور چونہ کا پانی اِس طرح بنانا چاہیئے کہ دو اونس صاف چونہ لیکر ایک گیلن ڈسٹلڈ واٹر یا برساتی پانی مین ڈال کر خوب ہلانا چاہیئے - اور پھر کچھ عرصے کے لئے رکھکر اُس پر کا صاف پانی اوتار لینا چاہیئے - بعض اوقات لایم واٹر اور تیل مین ایک حصہ ٹرپن ٹائن بھی ملاتے ہین لیکن گو بعض ویٹیرینری ڈاکٹر ایسا کرتے ہین لیکن مین اسکی سفارش نہین کرتا - یہ عمدہ ترکیب ہے کہ کیرن آئیل کو جلن پر لگانے کے بعد آٹا رکھکر باندھ دو اگر تیل دستیاب نہ ہو سکے تو صرف آٹا ہی لگانا بہتر ہوگا - اور اگر کچھ بھی نہ مِل سکے تو زخم کو اون سے جو ہندوستان مین ہر ایک جگہ مِل سکتی ہے - ملفوف کردو -

چار پانچ یوم مین زخم مین پیپ پیدا ہونے لگے گی - تو اِس وقت اس کا معمولی زخم کا علاج ہونا چاہیے - اور اسٹوملنٹ اشیاء مثلاً ایتھر دیسی شراب یا رم اور اگر درد ہو تو افیون دینی چاہیے - آنتون کو صاف کرنا چاہیے اور اِس کے لئے مین اور ادویات کی نسبت سلفیٹ آف میگنیشیا کو زیادہ پسند کرتا ہون -

پوایزن اونڈ - اِس قسم کے زخم جو تمھارے علاج مین آوینگے - عموماً مکھیون بِرون کے ڈنک یا سانپ اور بچھو کے ڈسنے کے سبب ہونگے - اگر بہت ہی مکھی اور زنبور جانور کو پلچ جاوین تو عموماً ڈنکون کی خراش کے سبب یا جبکہ ڈنکون مین پیپ پیدا ہو جاوے - تو اُس کے دوران خون مین جذب ہو جانے سے بخار پیدا کر کے ہلاکت کا باعث ہون گی - اگر پلکون ناک یا پینس پر ڈنک ہون تو بہت تکلیف دہ ورم ہو جاویگا - جس کا علاج ڈیلیوٹ ایمونیا سے کیا جا سکتا ہی - سانپ کے کاٹے ہوئے کا علاج اِس طرح پر کرنا چاہیے - کہ ڈنک کے اوپر جس طرف کہ دل کے قریب ہو سخت ڈوری باندہ دینی چاہیے - تاکہ زہر خون مین جذب نہ ہو سکے اور زخم کو گہرا کاٹ کر خوب داغ دینا چاہیے - اور چونکہ اِسکے کاٹنے کے سبب جانور کمزور ہو جاتا ہے اِس واسطے اسٹوملنٹ چیزین مثلاً شراب ایتھر یا ایمونیا دینا چاہیے -

ترقی نسل اسپان

مصنفہ ایچ۔ٹی۔ پیز صاحب بہادر

[بقیہ رسالہ ہذا بابت ماہ جنوری ۱۸۹۷ء]

حمل والی گھوڑی کی پہچان کا بیان

اِس بات کے جاننے کے لئے کہ گھوڑی حمل سے ہے یا نہین اِسکے لئے بہت سی علامتین ہین۔مگر کسی طرح سے شروع چھہ مہینہ مین یہ پہچان کہ آیا حمل ہے یا نہین بہت مشکل سے صحیح صحیح معلوم ہوتی ہے۔اور بعض حالتو نمین یہ پہچاننا کہ حمل ہے یا نہین ایسی مشکل بات ہے کہ گھوڑی کے جننے کا وقت آجاتا ہے اور اُس کی حالت سے کوئی بات ظاہر نہین ہوتی ہے۔اور یہ حالت اُس وقت مین ہوتی ہے جب کہ گھوڑی سے برابر کام لیا جاتا ہے۔اور اسی بیچ مین جبکہ وہ حمل سے ہے سانڈ سے بھی ملادی گئی ہو۔

شروع چھہ مہینے تک حمل کے معلوم کرنیکے واسطے بہت سی علامات ہین۔جن مین سے سب سے پہلی یہ ہے کہ حالت النگ یعنی گرمانیکی کم ہوجاتی ہے۔یہ بات اُس وقت معلوم ہوجاتی ہے جبکہ شہوتی جوش کم ہوجاتا ہے جو کہ خاص پہچان ٹھہر جانے بیج کی ہے۔اگر اُس وقت مین سانڈ کو گھوڑی کے پاس لیجاوین تو وہ بیشک اُس کے دولتی ماریگی۔عام طور پر یہ بات مان لی گئی کہ جو موٹھ پانے کے بعد یا ایک مہینے بعد یا اِس سے بھی زائد سانڈ کو قبول نکرے۔(گھوڑی خوب چرائی گئی اور عمدہ

حالت مین ہے) تو بس جان لو کہ بچے سے ہے -

مگر یہ پہچان جو بتلائی گئی ہر کسی طرح سے ٹھیک نہین ہو سکتی ہے - کیونکہ بعض گھوڑیان جو شروع سال مین بھروائی گئی ہون تو دو یا تین مہینے کے حمل پر بھی موسم گرما کے آتے ہی گرما جاتی ہین -

دوسری پہچان یہ ہو کہ جس گھوڑی کا مزاج خراب ہوتا ہی اور خاصکر وہ گھوڑیان جو معمولی اوقات پر شریر ہوتی ہین - جب وہ حاملہ ہوتی ہین زیادہ نرم مزاج اور سیدھی ہو جاتی ہین - حاملہ جانور تیاری مین ترقی کرنے لگتا ہے - مگر ذرا سے کام پڑنے پر پسینہ بہ نکلتا ہے اور پہلے سے زیادہ سست ہو جاتا ہے - یہ پہچان ایسی نہین کہ بعض وقت گو کہ یہ ٹھیک نہین پڑتی ہے - مگر گھوڑی کے بھروانے کے بعد ہی غور کر کے دیکھا جاوے تو ہرگز غلطی نہین ہو سکتی ہے -

حمل رہنے کے تھوڑے دن پیچھے چند علامتین چھاتی پر ظاہر ہونے لگتی ہین مثلاً گرنا یا پیٹ کا بڑھنا یعنی چھوٹے پیٹ سے بڑا پیٹ ہو جانا - اور کوکھونکا خالی ہو جانا - اور پشت کا کمر کی طرف دب جانا - اور دونون طرف سے پٹھے گر جاتے ہین - اور کولے ابھر آتے ہین - جون جون حمل کو زیادہ عرصہ ہوتا جاتا ہے - تون تون یہ باتین اچھی طرح سے ظاہر ہونے لگتی ہین - اور اکثر موٹھ یا بھروانے کے پانچ چھہ مہینے پیچھے ظاہر ہو جاتی ہین - پہلوٹھی کی گھوڑی مین بہت سی علامات اسوقت تک جب تک کہ بچہ پیدا ہوتا ہے کوئی بات ظاہر نہین ہوتی ہے اور اس وجہ سے اس گھوڑی کا پہچاننا بہت مشکل ہے کہ آیا وہ حاملہ ہے یا نہین - بہت سی گھوڑیونکے پیٹ خاصکر کے ان بڈھی گھوڑیون کے کہ جنھون نے بہت سے بچے دئے ہون اور چراگاہ مین چرائی گئی ہون - ایسی کم یا زیادہ موٹے پیٹ والی ہوتی ہین - کہ وہ حمل رہنے کے وقت مین بالکل بڑھتی ہوئی نہین معلوم ہوتی ہین - اگر غور کر کے

دیکھا جاوے تو موٹھ سے چھٹے مہینے پیٹ کا بڑھنا اچھی طرح سے ظاہر ہو جاتا ہے
اور جو اُسوقت مین سب پہچانون سے بڑھ کر ایک اور پہچان یہ ہے جو یاد رکھنی چاہئے
کہ گھوڑی کا تھن یا حیوانہ بڑھ جاتا ہے مگر یہ پہلوٹھی گھوڑی کے حمل سے تین
چار مہینے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ تھنون کی جھُریان چلی جاتی ہین۔
اور بڑے ہو جاتے ہین۔ یہ سوجن یعنی بڑھنا ایک دفعہ ہی بالکل جاتا
رہتا ہے مگر کچھ دنون پیچھے پھر خوب اچھی طرح سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ حیوانہ یعنی تھنون
کے بڑھنے کے سوائے جو کہ اصلی پہچان ہے۔ زرد چپکیلی رطوبت نکلتی ہی اور نوین
مہینے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ جبکہ گھوڑی کے بچے پیدا ہو چکے ہون تو اُس کی
یہ سوجن یعنی بڑھنا جننے سے تھوڑی ہی دیر پہلے ظاہر ہونے لگتا ہے۔

قریب ساتوین مہینے کی اور خاص علامتین یہ ظاہر ہونے لگتی ہین۔ اور اُنمین سے
نہایت ضروری یہ ہے کہ گھوڑی کے پیٹ کو اچھی طرح سے دھکیلنے سے بچہ کا ہلنا
دکھلائی دے جاتا ہے اور کوکھ کے دبانے سے بھی حرکتین معلوم ہو جاتی ہین۔
اگر گھوڑی دق کرنیوالی ہے تو ذرا مشکل سے معلوم ہوتا ہے۔ جبکہ گھوڑی کھڑی ہو
تو اُس وقت مین امتحان مناسب طور سے کرنا چاہیے یعنی دیکھنے والا اپنی کمر گھوڑی
کے سر کی طرف کرکے بائین طرف اُس کے کھڑا ہووے اور دائین ہاتھ کو گھوڑی کے
پٹھ پر رکھکر اپنے بائین ہاتھ کی ہتیلی سے اُسکے پیٹ کی اُس جگہ کو جو کہ کوکھ سے
نیچے سانس کی جگہ سے دس انچہ سامنے اور تھنون سے ٹھیک اوپر ہوتی ہے آہستہ
آہستہ تھپ تھپا دے تو ایسا کرنے سے بچے کی حرکتین معلوم ہو جاوینگی یا پیٹ مین
بھاری سی شے دکھلائی دے جاویگی۔ بچے کی حرکات صبح کیوقت زیادہ ہوتی ہین
اور جب گھوڑی کھاتی ہے یا پانی پیتی ہے۔ تو اُسوقت مین اچھی طرح سے معلوم ہو جاتی
ہین۔ اور خاص کرکے اگر چارہ اور پانی ٹھنڈا دیا جاوے تو بخوبی طور سے معلوم

ہو جاوینگی - بہت لوگ یہ کہتے ہین کہ گھوڑی کو ذرا کی چلاکر پھر اصطبل مین باندہ دیوین اور کچھ کھانا دیوین جبکہ پیچھے بچے کی حرکتین اچھی طرح سے ظاہر ہو جاتی ہین -

گیارہوین مہینے مین گھوڑی کی حالت اِس طرح ہوتی ہے کہ پیٹ بہت ہی بڑہ جاتا ہے - اور لٹکنے لگتا ہے اور پٹھے کا گوشت دُب جاتا ہے اور کولے اور دُم اُبھری ہوئی معلوم ہوتی ہین - اور اسی عرصہ مین گھوڑی زیادہ سُست ہو جاتی ہے - اسی عرصہ مین پیٹ کے نیچے اور رانون کے اوپر کچھ سوجن بھی ظاہر ہونے لگتی ہے - اور تھن پھول جاتے ہین اور پیلا سا عرق تھنون مین سے نکلکر اُن کے مُنہ پر جم جاتا ہے - اور اسی عرصہ مین سفید لیسدار مادہ فرج سے باہر آتا ہے اور جبکہ یہ دونون علامتین ظاہر ہونے لگتی ہین تو پھر سمجھ لو کہ اب بچہ جننے کا وقت آگیا ہے -

میعاد یعنی وقت حمل کا بیان

گھوڑی عام طور سے بچہ گیارہ مہینے مین دیتی ہے - اسٹڈ ہُڈل پارک جو ولایت مین ہے وہان اصیل ولایتی (یعنی تھارو برِیڈ) گھوڑیون کے حمل کی بابت یہ بچارا گیا ہے کہ بہت سی زیادہ گھوڑیان ۳۴۰ سے ۳۴۸ دین دن تک بچہ دیتی ہین - مگر اسکے پیچھے زیادہ تر بچہ ۳۳۰ سے لیکر ۳۴۰ دن ہوتے ہین - حمل کی میعاد عمر کے اوپر کم ہوتی جاتی ہے یعنی جوان گھوڑیان بڈھی گھوڑیون سے زیادہ دنون تک باردار رہتی ہین - بہت سے لوگ یہ کہتے ہین کہ بچھیرا بچھیری سے زیادہ دنون مین ہوتا ہے مگر ہمیشہ ایسا ہی نہین ہوتا ہے یعنی کبھی اس کے خلاف بھی ہوتا ہے -

گیابھن گھوڑی کی خبرداری کا بیان

جبکہ یہ معلوم ہو جاوے کہ گھوڑی گیابھن ہے تو اُسکو سانڈ سے علیحدہ رکھنا چاہئے -

صفائی اصطبل۔ اصطبل کی زمین ہمیشہ صاف اور برابر رکھنی چاہئے۔ لید اور پیشاب جس وقت کیا جاوے اُسی وقت وہان سے ہٹا دینا چاہئے اور بلکہ سوکھی مٹی اُس جگہ کے اوپر جہانکہ پیشاب گرے ڈالدینی چاہئے۔ لید اور میلی یا گیلی پچالی اور گندی مٹی اُس جگہ کے اصطبل سے پھنکوا دینا چاہئے تاکہ اُسکی بدبو اصطبل تک نہ آنے پاوے اور مکھیون کو بھی جوکہ اکثر ایسی جگہ پر اکھٹی ہوجاتی ہین نہ آنے دیوین اگر یہ باتین ٹھیک اِس طور پر جیسے کہ بتلائی جاتی ہین۔ نہین کیجائینگی۔ تو ممکن ہے کہ گھوڑیان بیمار ہوجاوین۔ اور اُن کے سمون مین بیشک بیماری پیدا ہوجاویگی اگر وہ اُسی طرح سے گیلی یا گندی جگہ پر کھڑی رہیگی۔ کیونکہ اِس سے پتلیان بیمار ہوجاتی ہین۔ امونیا جو گندے پیشاب سے نکلتا ہے۔ جسم پر بُرا اثر پیدا کرتا ہے۔

محنت۔ گھوڑی سے محنت لینا بہت ضروری بات ہے۔ کیونکہ آرام طلبی گھوڑی اور اُس کے بچے کے لئے خرابی کا باعث ہے۔ اور جننے کے وقت مین یہ ہی خاص سبب زیادہ تکلیف پیدا ہوجانیکا ہے۔ گیابھن گھوڑی سے خاصکر آہستہ آہستہ معمولی محنت یا کام سات یا آٹھ مہینے تک حمل کی حالت مین لیا جاوے تو گھوڑی اور اُس کے بچے کے لئے کسی طرح سے نقصان نہین پہونچاویگا بلکہ مفید ہوگا۔ بعد آٹھ یا نو مہینے کے اُس کے حمل کی ذرا خبرداری رکھنی چاہئے مگر آہستہ آہستہ ٹہلانا اور گھمانا اُس وقت تک ضروری اور مفید ہے جبتک کہ بچہ پیدا ہو۔ اگر گھوڑی سے سواری لی جاوے تو اُس کے ایڑیا کانٹا نہین لگانا چاہئے اور زیادہ تیز بھی چلانا اچھا نہین ہے۔ اونچی نیچی جگہ پر بھگانا اور چلانا نقصان پہونچاتا ہے۔ گیابھن گھوڑی کو گاڑی مین جوڑکر محنت یا کام لینا سب سے ہی اچھا ہے۔ ایسی حالتون مین جہانکہ عمدہ طرح سے محنت کسی طریقہ سے نہین لی جاسکتی ہے تو وہان گھوڑی کو پکڑکر ٹہلاوین اور چکر یا (احاطہ سے چارون طرف جہان کہ سردی اور خراب موسم سے وہ بچین) گھمانا

چاہیئے۔ لیکن مناسب طور سے چرانا اور حفاظت کرنا ضروری بات ہے۔

پانی پلانا۔ گھوڑیون کو جو پانی پلایا جاوے وہ عمدہ ہونا چاہیئے۔ سب سے اچھا تو یہ ہے کہ پانی ہر وقت گھوڑیون کے آگے رکھا رہے اور جو ایسا نہین ہو سکتا ہے تو دن مین تین مرتبہ پلانا چاہیئے۔ جن گھوڑیون کو ٹھیک مقررہ وقت پر پانی پلایا جاتا ہے تو اِس بات کی ذرا زیادہ خبر لینی پڑتی ہے کہ پانی پلانے سے جبتک آدھ گھنٹہ نہ ہو جاوے تو کوئی چیز نہ کھلائی جاوے کیونکہ اگر اسمین غفلت ہوگی تو گھوڑی کو ضرور گرگُری اور بدہضمی اور اِسی طرح کی آنتونکی بیماریان پیدا ہو جاوینگی۔ اور یہ بھی بہت ضروری بات ہے کہ پانی کھانا کھلانیکے بہت دیر پیچھے یعنی قریبًا دو گھنٹہ بعد پلاوین کیونکہ یہ پہلے پلانے سے بہت ہی زیادہ نقصان دیتا ہے۔

گیابھن گھوڑیون کو اچھی خوراک ملنی چاہیئے۔ اگر اِن سے کام لیا جاوے۔ یا جب انہین بچے کو دودھ پلانا ہو۔ یا بچے کو پیٹ مین پرورش کرنی ہو۔ اشتہا علے العموم اچھی ہوتی ہے۔ اور گھوڑیونمین سیلان موٹا ہو جانیکا پایا جاتا ہے۔ جسکی احتیاط کرنی چاہیئے۔ اگر گھوڑی بہت موٹی ہو جاوے۔ تو جنین کی پرورش مین خرابی ہوتی ہے بچہ مشکل سے پیدا ہوتا ہے یا وضع حمل پیش از وقت نتیجہ ہوتا ہے۔ موٹے ہونے کے سیلان کو حمل کے آخری ایام مین احتیاط سے روکنا چاہیئے۔ تمام گھوڑے پالنے والے اِس ملک مین معمولی خوراک دیتے ہین۔ اور اِس سے گھوڑی خاص تیار رہتی ہین۔ جیساکہ **ڈے صاحب** کا قول ہے کہ اِن کو ایسا موٹا کرنا جیسا بیلون کو بیلون کی نمایش کے لئے کیا جاتا ہے ضروری نہین ہے۔ اور نہ اِن کو دُبلا ہونے دینا چاہیئے۔

جب گھوڑیون کو بچہ کشی کے لئے خاص کر رکھا جاتا ہے۔ اور اُن کو اِجازت چکرون مین دوڑنے کی دیجاتی ہے تو بلا ضرورت موسم گرما کی دُھوپ مین نہ رکھنا چاہیئے۔

اِن کے لئے اصطبل یا چھپر ہونے چاہئین - جہان وہ گرمی کیوقت جاسکین - یہ بھی مناسب ہے کہ اِن کو صبح کے وقت موسم سرما مین باہر نہ نکالا جاوے - جب کہ گھاس پر پالا پڑا ہوا ہو - اگر وہ اس کو کھالین گے تو اِس سے حمل گر جائیگا -

حمل کے گرجانے کا حال

جبکہ بچہ اچھی طور سے اپنی مان کے پیٹ مین بڑھ جاتا ہے اور وہ پہلے ہی باہر گر پڑتا ہے تو اُس کو گربھ کا گرجانا کہتے ہین - جبکہ گھوڑی ۳۰۰ دن سے پہلے ہی بچہ دیدے تو اُس وقت یہ جان لو کہ حمل گرادیا ہے - یہ بہت کرکے شروع کے آدھے وقت مین ہوتا ہے - جبکہ یہ شروع مین ایسا ہوجاتا ہے - تو اِس سے گھوڑی کی تندرستی کو بہت تھوڑا نقصان پہونچتا ہے اور زیادہ ڈر کی بات نہین ہوتی ہے مگر جبکہ پچھلے آدھے وقت مین ہوتا ہے تو اُس وقت مین بہت ڈر ہے - جن سبب سے حمل گرجاتا ہے یہ ہین - زیادہ سردی کا پانا - برسات اور بجلی کی کڑک - زیادہ محنت کے پیچھے آرام دینا - پیٹ مین ایڑ یا اور کسی طرح سے چوٹ پہونچنا - تنگ جگہ یا دروازہ مین لیجانا - سانڈ کے پاس رکھنا یا سواری کے وقت اونچی نیچی جگہ پر لیجاکر تیز بھگانا - کسی چیز سے بھڑک جانا یا ڈر جانا اور خاص بدبو سے بھی حمل گرجاتا ہے -

جو گھوڑیان کہ بُری طرح چرائی جاوین یا اُنکی خبر نہ لی جاوے تو وہ بھی حمل گرادیتی ہین مگر اُن گھوڑیون سے کم ہیں جو کہ حد سے زیادہ موٹی ہین - یہ ٹھیک ہے کہ بہت سی گھوڑیون کو عادت حمل گرانے کی ہوجاتی ہے اور پھر وہ ذرا سے سبب سے حمل گرادیتی ہین -

حمل کا گرانا بچہ دینے والی گھوڑیون مین پہلے ہی معلوم ہوجاویگا - اور اُس وقت مین بیشک یہ بھی مناسب ہے کہ اُس کو دور کرین یعنی نہ رکھین کیونکہ اس مین بالکل

جھوٹ نہین ہے ۔ کہ جس گھوڑی نے اوّل حمل گرایا ہے وہ پھر بھی ضرور گراویگی ۔ اور یہ بیماری جب لگ جاتی ہے تو اور گھوڑیون کو پیدا ہو جاویگی اور بہت نقصان پڑیگا ۔ جبکہ کوئی گیابھن گھوڑی حمل گرادیوے تو اُس کو اُس وقت اور گیابھن گھوڑیون سے الگ کر دینا چاہئے اور تمام میلا جو کہ اُس نے ڈالا ہے وہ اور بچالی جسپر کہ ڈالا ہی جلا دینا چاہیئے ۔ اور اصطبل کو جسمین کہ گھوڑی بندھی تھی اچھی طرح سے صاف کرواؤ ۔ (لپوا پتوا دینا چاہیئے) اور کچھ دنون تک اُس کو خالی پڑا رہنے دینا مناسب ہے ۔

جس گھوڑی نے کہ حمل گرادیا ہے اُس کو صاف رکھنا چاہیئے ۔ اور جلدی ہضم ہونیوالا چارہ دینا چاہیئے ۔ اُس سے محنت اور کام نہ لیا جاوے ۔ اور جہانتک ہو اُس کی زیادہ خبر لینی چاہیئے ۔

ولادت یعنی بچہ کا پیدا ہونا

اُس دن کو جسدن کہ گھوڑی بھروائی یا ملائی جاوے لکھ لینا چاہیئے ۔ تاکہ بچہ پیدا ہونیکا ٹھیک وقت معلوم ہو جاوے ۔ اگر ہو سکے تو گھوڑی کو بیانے سے قریب پندرہ روز پہلے کسی ہوادار کھلے اصطبل مین باندہ دینا چاہیئے ۔ جو ہو سکے تو گھوڑی کو کسی ایسے کھلے اصطبل مین الگ رکھکر بچہ لینا مناسب ہے ۔

اگر یہ نہین ہو سکتا ہے

تو گھوڑی کو اِسکے معمولی اصطبل مین چھوڑدو اور وہ ہی اِسکے لئے بس ہوگا ۔ کوئی جگہ کیون نہ ہو کھلی ہوئی اور ہوادار ہو مگر گرم نہ ہو ۔ اور اُس جگہ پر ملایم گھاس پات نیچے اچھی طرح بچھا دینا چاہیئے ۔ اور دیوارون کی برابر بچالی لگا دینی چاہیئے ۔ مگر اِس بات کی احتیاط چاہیئے کہ جب بچہ دینےکا وقت قریب ہو تو ہری گھاس پات اُس کے نیچے نہ ہو کیونکہ اُس وقت مین گھوڑی ایسی ندیدی ہوتی ہے کہ اگر زیادہ

بچالی اپنے نیچے کی کھاجاویگی تو خوف اُسکے حق مین نقصان پہونچنے کا ہے - گھوڑی کو جبکہ بچہ دینے کو ہووے تو تھوڑا تھوڑا کھانا پانی دینا چاہئے -

گو کہ قاعدہ سے وہ دن جبکہ گھوڑی بچہ دینے کو ہوگی معلوم ہوجاویگا - مگر یہ ہمیشہ ٹھیک نہیں ہوتا ہے کیونکہ ابھی یہ ہی کہہ چکے ہین کہ بہت سی گھوڑیان وقت سے پہلے ہی بچہ دیدیتی ہین اور بہت ہی پیچھے کر - اسلئے پندرہ روز پیشتر سے بندوبست ہر طرح کا کرلیا جاوے تو بہتر ہے - گھوڑی کی نگرانی کرنی چاہئے - اور جون جون وقت قریب آتا جاوے تون تون اُس کو بار بار دیکھنا چاہئے - کیونکہ شاید کچھ مدد پیدا ہونے کے وقت یا اُس سے پیچھے گھوڑی کو دینی پڑے - اس وقت مین بہت سے عمدہ بچونکا نقصان بوجہ نہ ہونے نگرانی اور احتیاط کے ہوجاتا ہے - چاہئے کہ آدمی باہر اصطبل کے بٹھلادیوین اور جہانتک ہوسکے وہ گھوڑی سے آنکھ بچاکر باربار نگاہ کرتا رہے مگر گھوڑی کو بالکل نہ چھیڑے کیونکہ جنتے وقت گھوڑی کے پاس آدمی کے ہونے سے وہ بالکل غصہ مین ہوجاتی ہے اور دنگا کرنے لگتی ہے - بچہ دینے سے پہلے جو علامتین ظاہر ہوتی ہین وہ یہ ہین - اُن مین سے ایک سب سے ضروری پہچان تھن کا بڑھ جانا ہے جسمین کہ خون کی زیادتی ہوجاتی ہے - یہ تھن بڑے ہوجاتے ہین سخت اور پُر درد اور کبھی کبھی اتنے بڑے ہوجاتے ہین کہ سوجن پیٹ کے نیچے پہونچ جاتی ہے - دبانے سے لیسدار دودھ بہکر تھنون کے چارون طرف پپڑی کی طرح اکٹھا ہوجاتا ہے - دوسری علامت فرج کا سوج جانا ہے اُسکے لبون کی بیچ کی جگہ بڑی ہوجاتی ہے اور جو کہ ملایم اور ڈھیلی ہوجاتی ہے - پٹھا بہت کھکل معلوم ہوتا ہے - اور ایسے ہی کولھے اور کوکھ بھی ہوجاتی ہے - جانور چلنے مین سستی کرتا ہے - اور ٹانگین بھی کبھی کبھی سوج جاتی ہین -

بچہ دینے کے وقت گھوڑی بےچین اور بےآرام ہوجاتی ہے - اور بار بار ایسی

اُٹھتی بیٹھتی ہے جیسے کہ اکثر کُرگُری کی بیماری مین ہوتا ہے اور بچہ جننے کی کوشش کرتی ہے۔ گھوڑی عام طور پر بچہ کھڑی ہو کر دیتی ہے مگر کبھی کبھی بیٹھکر بھی دیتی ہے۔ فرج کا مُنہ کُھل جاتا ہے۔ اور جیر کا پُھکنا جسمین کہ پانی بھرا ہوا ہوتا ہے۔ دکھلائی دیتا ہے۔ اِسکے پیچھے بچہ دانی ہے۔ پیٹ کے سکوڑنے سے یہ پُھکنا یا جھلّی زور کرنے سے پھٹ جاتی ہے۔ اور اُس مین سے سفید پانی بہ نکلتا ہے جو کہ راستہ کو چکنا کر دیتا ہے۔ اور بچہ اُسکی جگہ ایسی چوڑی کر دیتا ہے۔ کہ اُسمین سے آسانی سے نکل آتا ہے۔ اگر بچہ معمولی طور پر پیدا ہوگا تو اوّل اُسکے اگلے پیر اور اُسکے اوپر ناک ملی ہوئی نکلتی ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جبکہ بچہ اس طرح پر پیدا ہوگا تو گھوڑی کو بہت کم تکلیف جننے مین ہوگی اور جلدی اور آسانی سے بچہ پیدا ہو جاویگا۔ جو وقت بچہ پیدا ہونے مین لگتا ہے۔ وہ پانچ منٹ سے دس منٹ تک کا ہے۔ مگر بہت سی صورتون مین آدھ گھنٹہ بھی ہو جاتا ہے۔

جننے کے پیچھے گھوڑیکی خبرداری کا حال

معمولی حالتون مین جبکہ گھوڑی طاقتور اور تھک نہ گئی ہو تو اُس کو عمدہ خوراک اور آرام اور صفائی کے سوائے اور کچھ دینا ضروری نہین ہے۔ بچہ دینے کے بعد گھوڑی کو ہوا مین نہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے وقت مین اُس کو ٹھنڈ لگجانے کا ڈر ہے۔ اگر اُسکو سفیدا آرہا ہے تو آنٹی سے خاصکر اُسکے پیٹ کو خوب مل دینا چاہیئے۔ اور پھر اُسکی گردنی اگر موسم سرد ہے تو اوّل کے چار پانچ روز برابر گردنی اوڑھائے رکھین۔

قریب ایک گیلن یعنی السی کی آوٹی یا جو کر کا مہیلہ اور تھوڑے سے اوبلے ہوئے جو یا جئی نمک ڈالکر گھوڑی کو بچہ پیدا ہونے پر دیدینا چاہیئے اور اِسکے پیچھے نرم سی بچالی دینی چاہیئے۔ اور جبکہ بچہ گھوڑی کے پاس دودھ پلانیکو لگا یا جاوے تو وہان سے

دو ایک گھنٹہ کو الگ چلا جانا چاہیئے۔ اور اسکے پیچھے پھر آکر اُس کو اسی کا مہیلہ دینا چاہیئے۔ اوّل اوّل کچھ دنون گھوڑی کے بچے کو اُسکے ساتھ چپ چاپ بندھا رہنے دیوین۔ اور اس عرصہ مین اُس کو ایسا اچھا عمدہ طاقت بڑھانیوالا چارہ جو کہ جلدی ہضم ہو جاوے دینا چاہیئے۔ گھوڑی کو کم سے کم پندرہ روز آرام دینا چاہیئے۔ تاکہ اُس کے دودھ کی پیدایش پکی ہو جاوے۔

جیر کو جسمین کہ بچے کے پردے ہوتے ہین یا تو گھوڑی دو ایک روز کے بیچ مین ڈالدیتی ہے ورنہ رُک جاتی ہے۔ جیر کا ڈالدینا تو معمولی بات ہے مگر رُک جانا تعجب ہے۔ جبکہ جیر قدرتی طور پر یعنی آپ سے آپ گر پڑے تو اُس کو دور لیجا کر ایسی جگہ پر جہانکہ گھاس کے واسطے گھوڑی بالکل نجاتی ہون گاڑ دینی چاہیئے۔ اگر ایسا موقعہ ہو جاوے کہ یہ جیر بچہ دینے کے پیچھے نہ آوے۔ اور آہستہ نکالنے سے بھی نہ نکلے تو یہ ترکیب کرنی ضروری ہے کہ تھوڑا بوجہ قریب آدھ سیر کے اُس جگہ پر جو کہ باہر دکھلائی دیتا ہے لگا دیوین۔ اِس سے وہ اندر کو نہ جاویگی جو کہ بہت ہی خراب ہے۔ بلکہ لگاتار اور آہستہ سے وہ ڈھیلی پڑکر باہر نکل پڑیگی۔ نکالنے کی غرض سے اُس کو آہستہ سے کبھی کبھی کھینچنا چاہیئے۔ اور اگر دو دِن برابر اسی طرح سے چپٹی رہے اور نہ گرے تو اُس کو ہاتھ سے کھینچکر نکالنا مناسب ہے۔ یہ ایک اور طریقہ ہے کہ جھلّی کو خاص کر جب گھوڑی زور کرے تو اُس کو گھماوین اور کسی کپڑے مین پکڑ کے اِتنے زور سے کھینچین کہ تمام جیر نکل آوے۔ مناسب ہے کہ جھلّی کو اندر سڑنے نہ دیوین۔ کیونکہ ایسا ہو جانے سے زہر پہنچانے کا ڈر ہے۔ جو جھلّی سڑی ہے تو چاہیئے کہ اُس جگہ کو سہاگہ یا بجّی کے عرق سے جس مین ایک حصّہ سہاگہ اور بیس حصّہ پانی ہو دھو ڈالین۔ جبکہ بچہ دینے کی میعاد بڑھ جاوے اور جانور کو تکلیف بہت ہو تو اُسکا علاج کرنا ضروری ہے۔ اور اگر جانور بڈھا یا دُبلا ہے تو خون بڑھانیوالی عمدہ عمدہ خوراک دینی واجب ہے۔ کبھی کبھی بالکھ یا تھن کے بہت

پھول جانے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ ایسے موقعہ پر بچہ کو دودھ نکالنے (یعنی پینے) سے پہلے تھوڑا سا دودھ زمین پر نکال کر ڈالدین۔ پہلوٹی کی گھوڑیان بہت کرکے اپنے بچون کو نہین پہچانتی ہین۔ اور اُن سے ڈرتی ہین جبکہ کوئی آدمی اُن کے سامنے ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر جہانتک ہوسکے گھوڑی کو درست کرنیکی کوشش کرین اور کسی آدمی کو اُس کے تھان کے پاس نہ جانیدین۔ یہ ہی تجویز عمدہ ہے کہ گھوڑی اور اُسکے بچے کو چھوڑکر وہان سے ہٹ جاوین تاکہ گھوڑی اور بچہ مین جان پہچان ہوجاوے۔ اور پھر گھوڑی اُس کو دودھ پلانے لگے کبھی کبھی ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ گھوڑی اپنے بچے کو بالکل پاس نہین آنے دیتی ہے اور جبکہ ایسا ہو تو اُسوقت مین چاہیئے کہ گھوڑی کو پکڑکر اُس کا پیر اُٹھا کے بچے کو دودھ پینے کے لئے اُسکے تھنون مین لگا دیوین۔

بچہ کی خبرداری کا حال

سب سے پہلی بات بچہ ہونیکی نال ہے۔ یہ معمولی طور پر جننے کے وقت پھٹ جاتا ہے۔ کیونکہ عام طور سے گھوڑی کھڑی ہوکر بچہ دیتی ہے۔ مگر جبکہ بیٹھکر بچہ دیوے تو اُسوقت مین جب گھوڑی بچہ دیکر کھڑی ہوتی ہے تب یہ نال پھٹتی ہے۔ اور جب گھوڑی کمزور یا کسی اور سبب سے کھڑی نہین ہوسکتی ہے۔ تو اُس وقت مین اِس نال کے کاٹ ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور اِسکے کاٹنے کے لئے سب سے ہی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ ایک بند یا پٹی کو لیکر نال کی دو جگہ مین یعنی ایک تو بچہ کے پیٹ کے پاس اور دوسرے اِس سے ایک یا دو انچہ ہٹا کر باندھے اور بیچ مین سے نال کو کاٹ ڈالے جہان سے نال کاٹی جاوے وہ جگہہ بچے کے پیٹ سے قریب دو انچہ کے ہٹا کر ہونی چاہیئے۔ مگر بند یعنی پٹی جہان تک ہوسکے ایسے نزدیک ہونا ضروری ہے۔

تاکہ نال اُتنی ہی دور پر سے کٹے جتنی دور پر کہ وہ خود بخود ٹوٹ جاتی ہے -

دوسری بات یہ کہ بچہ سانس لیتا ہے یا نہین - بہت سے موقعے ایسے ہوجاتے ہین کہ بچہ مردہ معلوم ہوتا ہے اور سانس بند ہوجاتا ہے - حالانکہ وہ اُس وقت مرا نہین ہے - ایسی حالتون مین ذرا سی بھی دیر اُسکے سانس کھولنے مین نہ کرنی چاہیئے - مُنہ کو ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالنا چاہیئے اور نتھنے اور چہرہ کو بھگو دینا چاہیئے - ٹھنڈا پانی چھاتی پر ڈالنے سے بھی اکثر سانس آنے لگتا ہے - بچہ کے بدن کو ملنا اور زبان سر اُنگلی یا نتھنون مین پر کے ساتھ گد گدانا اور تمباکو کا دھوان ناک مین چڑھانا - یہ ہی پوری پوری ترکیبین ہین جنکا کہ آزمانا ضروری ہے - جبکہ یہ سب ترکیبین ہوچکین تو پھر یہ کرنا چاہیئے کہ اگلے پیرون کو آگے کی طرف کھینچے اور تھوڑا سا پھیلاوے اور پھر آہستہ آہستہ پیچھے کو بھیتر کی طرف لاوے اور تھوڑا سا دباؤ یا زور پسلیون پر ڈالے - یہ قاعدہ ہے کہ جہان ایک دفعہ حرکت ہوئی پھر کام بنگیا - جانور کی جان سے جب تک کہ دل دھڑکے کبھی ناامید نہ ہونا چاہیئے -

بچہ کے پردے بہت ہی مضبوط ہوتے ہین - اور کبھی ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ بچہ پیدا ہوجاتا ہے اور وہ نہین پھٹتے ہین - مگر جبکہ ایسا موقع ہوجاوے تو چاہیئے کہ بچہ کو اُن مین سے فوراً ہی نکال لیوے - کیونکہ نہین تو بچہ اُسمین دم گھٹ کر مر جاویگا - اور جبکہ پانی کا پھکنا نہ پھٹے تو اُس کو کاٹ ڈالنا چاہیئے -

اگر بچے کے پیدا ہونے مین دیری لگی ہے - اور اُسکے پچھلے پیر سب سے پہلے نکلے ہین تو اُس وقت مین بچہ کا دم گھٹ جانیکا بڑا ڈر ہے - اسلئے ایسے وقت مین فوراً ہی بچے کو اُن پردون سے جو کہ اُسکے اِدھر اُدھر چپٹے ہوئے ہوتے ہین - الگ کرکے اُس کے منہ اور ناک مین سے سفید سا مواد جہان تک ہوسکے جلدی ہی نکال دیوے - اور نہین تو بچے کا دم پہلے ہی سانس مین گھُٹ جاویگا - دوسری بات یہ دیکھنی چاہیئے -

کہ بچے کے بدن کے اصلی سوراخ یعنی چھید سب درست ہین یا نہین - کیونکہ کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ایک دوسری اوپر کھال چڑھ جاتی ہے - پس اُسوقت مین ہوشیاری سے اُس کھال کو ترچھی ایسی کاٹ ڈالنی چاہیئے کہ دوسری جگہ چوٹ نہ لگ جاوے -

یہ عام قاعدہ ہے کہ گھوڑی بچے کو جبکہ اُس کے بدن سے پردے وغیرہ الگ ہو جاتے ہین چاٹنے لگتی ہے - اور یہ چاٹنا فائدہ کرتا ہے - کیونکہ اس سے کھال مین خون آجاتا ہے - جب گھوڑی بچہ کو چاٹنے لگتی ہے اور بچہ اُسکا دودھ پینے لگے تو پھر کچھ ضرورت کسی بات کی باقی نہین رہتی ہے - مگر جو گھوڑی ڈر یا کسی اور سبب سے بچے کو نہ چاٹے تو اُس وقت یہ بہتر ہے کہ تھوڑی سی شکر اور آٹا یا نمک بچے کی کمر پر مل دیوین تاکہ وہ اُسکے سبب سے بچے کو چاٹنے لگے - اِس پر بھی جو نہ چاٹے تو پھر بچے کو ملایم سوکھی گھاس کے پولے یا کپڑے سے خوب صاف کر دینا چاہیے - اور نہین تو سب باتین جانے دو - یہ ایک بہت اچھی ترکیب ہے - کہ تھوڑا سا سوکھا چوکر بچے کے بدن پر مَلدو - جبکہ گھوڑی پہلوٹی کی ہوتی ہے - اور اُس کو چارون طرف سے آدمی گھیر لیتے ہین - تو وہ بچے سے ہٹتی ہے - پس اُس وقت مین یہ ہی ترکیب چوکر کے ملنے کی بہت عمدہ ہے - بہت سی ایسی گھوڑیان بھی ہوتی ہین کہ جو اپنے بچون کو پاس نہین آنے دیتی ہین - پس جبکہ گھوڑی بچے کو اپنے پاس نہ آنے دیوے تو اُس وقت مین سب سے عمدہ سہل ترکیب یہ ہی ہے کہ اُن دونون کو ایک جگہ چھوڑ وہان سے علیحدہ ہو جاوے -

جننے کی تھوڑی ہی دیر پیچھے بچہ اپنی ٹانگون سے کھڑا ہونا چاہتا ہے اور دو چار بار گر پڑ کر پھر اپنی ماں کے تھنون کی طرف چلتا ہے - مگر بہت سے بچے خاص کر اُن مین سے کمزور بچون کو اوٹھانا پڑتا ہے - اور بار بار اُن کو تھنون کی طرف جبکہ وہ اپنے آپ

وہان تک نہین پہونچ سکتے ہین - لیجانیکی ضرورت ہوتی ہے - یہ مناسب ہے کہ بچے کو اوّل کھڑا کرکے اُسکی مان کے پاس لیجاوے اور تھنون کو اُسکے مُنہ مین لگا دیوے اور جبتک کہ وہ تھوڑا سا دودھ نہ پیوے برابر اُس کو سہارا دیتا رہے - تعجب ہے کہ تھوڑا سا دودھ پینے سے بچے کو کیسی بھاگ دوڑ پیدا ہوجاتی ہے -

اِس ملک کے بچے پیدا کرنے والے ہندوستانی لوگون مین یہ نہایت ہی خراب رواج ہے کہ وہ بچے کو اُسکی مان کا پہلے ہی پہل یعنی شروع ہی کا دودھ نہین پلاتے ہین - اور یہ اِس سببسے نہین دیتے ہین کہ اِس سے بچے کو دست لگ جاتے ہین - یعنی پیٹ چلنے لگتا ہے - یہ یاد رہے کہ جب بچہ اپنی مان کے پیٹ کے اندر ہوتا ہی تو اُس کے بدن کی گندگی آنت مین آکر اکٹھی ہوجاتی ہے - اور اِس کے نکالنے کے لئے قدرت نے ایسا اثر دودھ مین پیدا کردیا ہے کہ وہ دودھ جُلاّب کا اثر رکھتا ہی - بچون مین زیادہ کرکے قبض کے سوائے اور کوئی بیماری پیدا نہین ہوتی ہے - یہہ بچے کو شروع کا دودھ پلاتے پلاتے بھی ہوسکتی ہے - لیکن اگر شروع کا دودھ نہ پلایا جاوے تو زیادہ اور ضروری ہوجاتا ہے - اگر بچے کو پہل کا دودھ پیتے پیتے قبض ہوجاوے تو اُس وقت مین اُس کو قریب چار اونس یعنی پاؤ سیر ارنڈی کا تیل دینا چاہئے - یا اُتنا ہی گھی گرم کرکے پلا دینا چاہئے -

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کے پیر ملائم پیلے پیلے سم سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہین اور بہت سی جگہ یہ رواج ہے - کہ اُن سمون کو اُسی وقت اِس مطلب سے نوچ ڈالتے ہین کہ آگے کو مضبوط اور پکے سم ہوجادین - اگر ٹھیک ٹھیک پوچھو تو یہ خیال بالکل جھوٹا ہے - اور کھُر نوچنا نقصان پہونچاتا ہے -

دودھ پلانے کا حال

بچے کو دودہ پلانے کے تین طریقے ہین - اوّل یہ کہ اُس کی مان کا اصلی دودھ پلایا جاوے - دوسرے یہ کہ کسی دوسری دودھیلی گھوڑی کے دودھ پر اُسکو لگایا جاوے اور نہین تو کسی دوسرے جانور کا دودھ ہاتھ سے پلایا جاوے -

بچہ جب تک چھ مہینہ کا نہ ہوجاوے اُسکو برابر دودھ پلانا چاہیئے - اور اِس عرصہ مین یہ ضروری بات ہے - کہ گھوڑی اور بچہ کی ذرا خبرداری رکھی جاوے -

بچہ کی حفاظت کا حال - بچہ ہونیکے پیچھے اوّل تھوڑے سے دنون تک گھوڑی کا دودھ پیلے رنگ کا ہوتا ہے - اور یہ دودہ پانی سا ہوتا ہے اور اِس کا نام بہت کر کے ہندوستانی مین کھیس کہلاتا ہے - گھوڑی کے اوّل کے دودھ مین ایک ایسی شے یعنی چیز ہوتی ہے کہ جس سے پیدا ہوئے بچے کی ہضم کرنے والی نلی (یعنی اگن گند سے پیٹ مین سب چیز ہضم ہوجاتی ہین) اور انتڑیون مین ہرے رنگ کی لید باہر نکل آتی ہے - اسلیئے یہ غلطی کی بات ہے کہ بچے کو یہ دودھ نہ پلایا جاوے - یعنی یہ دودہ ضرور پلانا چاہیئے -

بچون کو قبض اور اسہال یعنی پیٹ چلنا بہت جلدی ہوجاتا ہے - قبض مین تو وہ ہی دوا جو ابھی بتلا چکے ہین کافی ہے - اور دستون مین چاول کا پانی جس کو مانڈ کہتے ہین - وہ یا السدار مادہ یا نشاستے کا مانڈ دینا چاہیئے -

دستون کا لگ جانا بچون کے حق مین نہایت ہی خراب بیماری ہے اور بچون اور اُس کی مان کو عمدہ صاف جگہ اور آرام سے رکھنے سے نہین ہوسکتی ہے - جبکہ یہ بیماری ہو تو اُسی وقت ہی دودھ یا کانجی مین ارنڈی کے تیل کی خوراک دینی چاہیئے - اور اسکے پیچھے تھوڑی سی محتاج کھاری دوا کی مثلاً بجی یا سہاگہ ایک ڈرام افیون کا

عرق پندرہ پونڈ کے ساتھ پلا دینا چاہیئے - ایک ڈرام پھٹکری پانی مین گھول کر افیون کے ساتھ جو پلائی جاوے تو زیادہ فائدہ دیتی ہے - بچہ کو گرم رکھنا ضروری ہے -

چونکہ گھوڑی کے دودھ سے اکثر بیماریان ہو سکتی ہین - اسلئے بچے کو کبھی کبھی اُسکی مان سے الگ کر دینا چاہیئے - اور گھوڑی کی خوراک پلٹ دینی چاہیئے - ٹانک اور کھاری دوا گھوڑی اور بچہ دونون کے واسطے عمدہ ہے - یہ اچھی ترکیب ہے کہ کبھی کبھی پانی پینے کی بالٹی مین ایک مٹھی چونا ڈالدیا جایا کرے - جبکہ گھوڑی کا دودھ بھر آوے جو کہ اکثر ایسا ہو جاتا ہے تو اُسوقت مین یہ احتیاط بہت ضروری ہے کہ بچہ نہ پینے پاوے بلکہ تھوڑا سا پہلے نکال دیوے تاکہ بچے کے پیٹ مین دودھ بیٹھ نہ جاوے یا اِس کو بدہضمی نکرے اور یہ بچے کے لئے بہت ہی خراب ہے -

جبکہ گھوڑی گرم ہو کر آئی ہو یا اُس کو پسینہ آرہا ہو تو اُس وقت مین بچے کو دودھ نہ پینے دیوے - کیونکہ یہ دودھ پینے سے بچے کو دست لگ جاتے ہین اور کسیوقت مین وہ دودھ بچے کو ایسا نقصان پہونچاویگا کہ اُس کو کوئی سخت جلدی بیماری پیدا ہو جاویگی - جبکہ گھوڑی کو بہت ہی زیادہ گرمی ہو تو اُسوقت مین اُسکو ٹھنڈا کرنا چاہیئے اور اُسکے تھنون کو ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالنا چاہیئے اور پھر بچے کو دودھ پلوانا چاہیئے

دوسرا سبب پیٹ چلنے کا یہ ہے کہ جس گھوڑی کی چرائی اچھی طرح سے نہین ہوتی ہے - تو اُسکا دودھ کم پیدا ہوتا ہے اور وہ بچے کو نقصان پہونچاتا ہے - ایسی گھوڑی کا دودھ پینے سے بچہ خراب حالت مین رہکر خراب ہو جاویگا - ایسی حالتون مین گھوڑی کی خوراک کی طرف توجہ کرنی چاہیئے یعنی اُس کو خاص طور سے خوب کھلایا جاوے اور اوبلے ہوئے جو ایسی گھوڑیون کے لئے بہت ہی مفید ہونگے - بچون کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا کھانا کھلایا جاوے اور معمولی خوراک مثلاً اوبلی ہوئی السی اور جو وغیرہ کھلانا سکھلا دیا جاوے - اور جلدی سے گھوڑی سے چھوڑا لیا جاوے -

جب دو مہینہ کا بچہ ہو جاوے تو اُسکو تھوڑا دانہ کھانا سکھلایا جاوے۔ اور چند نہایت ہی تجربہ کار نسل بڑھانے والے یہ کہتے ہین۔ کہ اگر عمدہ قد اور طاقت کا بچہ ہونا چاہتے ہو تو بچے کو جتنا جلد اناج پر ڈالو اچھا ہے۔

عام طور سے بچہ اپنی ماں کے چارے مین مُنہ ڈالنے لگتا اور تھوڑا تھوڑا کھانے لگتا ہے۔ اور جس طرح سے ہو سکے اُسکے زیادہ ہی کھانیکی کوشش کرین۔ اور خاصکر جب کہ بچہ تین یا چار مہینے کا ہو جاوے تو اُس وقت مین اُسکے آگے تھوڑا سا اناج الگ رکھین تاکہ اُسکی ماں اپنے چارے کو کھا کر اُسکے کو نہ کھا جاوے۔ اور گھوڑی کو ایسی جگہ باندھین کہ اُسکے پاس تک نہ پہونچے یا اگر کسی احاطہ مین یعنی جہان گھوڑی چرتی ہو تو وہان اُسکا نندولہ الگ بنوا دین اور اُسکی برابر ایسی اونچی آڑ کرا دیوین کہ بچہ اُسکے اندر رہے اور گھوڑی وہان تک نہ پہونچ سکے۔ جبکہ بچہ کھانا سیکھ جاوے تو پھر اُس کا تھوڑا تھوڑا کھانا زیادہ کرتے جاوین۔ یہانتک کہ جب وہ چھ مہینہ کا ہو تو اُس وقت اپنی پوری خوراک یعنی ڈیڑھ یا دو پونڈ روزانہ کھانے لگے۔

چھوٹے چھوٹے بچون کی پوری خوراک ہضم ہونیکے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اُنکو کئی مرتبہ کھانا دیا جاوے اور کھانے مین ہرا چارہ اگر مل سکے تو اچھا ہی۔ جون ہی بچہ ہری ہری گھاس کھانا سیکھ جاوے تُون ہی پھر اُس کو جنگل مین اگر ہری گھاس کا موسم ہے تو بھیجدینا چاہیئے۔ اسبات کا ہمیشہ خیال رہے کہ بچہ کہین بھیگ نجاوے اور خاصکر کے سردی کے موسم مین بھیگنا بچے کے لئے بہت ہی خراب ہے۔ بچے کے بدن کا رُوان ایسا ہوتا ہے کہ وہ بھیگ جانے پر بڑی دیری مین سوکھتا ہے۔ اور یہ تم جانتے ہو کہ بھیگنے سے پیچھے ٹھنڈ پکڑ لیتی ہے۔ نو ۹ یا دس ۱۰ روز کا عرصہ ہو جاوے تو پھر کوئی اچھی گھوڑی چھانٹ کر ایک آدمی گھوڑی کو پکڑ کر تھان سے باہر نکالے اور جو بچہ اپنی ماں کے پیچھے نہ آوے تو پھر دو آدمی اُس کے دائین بائین ہو کر تھان سے

باہر لے آوین۔ اوّل تو وہ جبکہ باہر میدان مین لاوینگے نہین چلیگا۔ مگر ذرا ہی سی دیر کے پیچھے جب چاند ناجان جاویگا تو پھر دوڑنے لگیگا۔ اور اُسکی مان کو پھر جب سہج سہج اُسکے آگے بڑھاوینگے۔ تو وہ پھر اُسکے پیچھے پیچھے چلنے لگے گا۔ تھوڑی تھوڑی دیر مین گھوڑی کو کھڑا کر دینا چاہیے تاکہ بچے کو تھوڑا سا دودھ پلایا جاوے۔ یہ مشق یعنی محاورہ اوّل تو دن بھر مین ایک یا دو گھنٹہ کرانا چاہیے اور اُسکے پیچھے پھر بچہ اور اُسکی مان کو اصطبل مین لیجانا چاہیے۔

دوسری دفعہ جب گھوڑی نکالی جاویگی تو بچہ پھر اُس کے پیچھے پیچھے آویگا۔ اس محنت کے لینے سے بچے کو بڑا بھاری فائدہ یہ ہے کہ اُس کی نسین کھلجاتی ہین۔ اور تازی تازی ہوا دم لینے کو ملتی ہے۔ شمالی ہندوستان یعنی اوترا کھنڈ مین اگر بچہ فروری یا مارچ کے مہینے مین پیدا ہووے تو اُس کو فوراً ہی جبکہ موسم بہار کا آوے اور گھاس چرنے کے لائق ہوجاوے لیجانا چاہیے۔ جب گرمی پڑنے لگے تو پھر اُسکو تڑکے ہی تڑکے بھگا دینا چاہیے۔ اور اُسکے پیچھے پھر جب ٹھنڈ ہونے لگے تو دوپہر کے پیچھے دوسری دفعہ لیجانا چاہیے۔

کسی دوسری گھوڑی سے دودھ پلانے کا حال

یہ بات مان ہی کے دودھ پر رکھی گئی ہے۔ کہ آیا بچہ ایک عمدہ موٹا تازہ گھوڑا ہوگا یا صرف کمزور اور دُبلا۔ ایک گھوڑی کا دودھ ایسا ہی ہے کہ اُسکے نیچے کا بچہ جو چھوٹا ہی کیون نہ ہو اُس کا دودھ پینے سے دِن بدن جلدی سے موٹا تازہ ہوتا جاویگا۔ اور بہت سی گھوڑیان جو کہ اچھے بڑے عمدہ بچے ہر بار جنتی ہین۔ مگر اُن کا دودھ پیتے ہی بچے ایسے دُبلے ہوجاتے ہین۔ جیسے کہ گھی دُھوپ سے پگھلتا ہے۔ پس اسلئے اُسوقت مین یہ ہی بہتر ہے کہ اُن بچون کو اُن گھوڑیون کے خراب دودھ کے

نیچے چھوڑا اگر عمدہ دودھی گھوڑیون کے نیچے لگا دیوین۔ اگر زیادہ کر کے دیکھا جاوے تو یہ کسی طرح پر نہین نبھ سکتا ہے۔ پس جہانتک ہو سکے اُن بچون کو اونٹنی بھینس یا گائے کا دودھ بھی اُسکی مان کے دودھ کے ساتھ پلایا جاوے۔

اگر کسی بچے کی مان مر جاوے تو اُسوقت مین اُس کو دوسری گھوڑی کا دودھ اگر ہو سکے پلانا چاہیئے۔ جبکہ دوسری گھوڑی دودھ کے لئے لگائی جاوے تو اُس وقت مین یہ ایک ضروری بات ہوتی ہے کہ وہ بچے کو پہچانے اور محبت کرے اور اِس کے واسطے یہ تھوڑا سا بندوبست کرنا پڑتا ہے۔ سب سے پہلے یہ ہونا چاہیئے کہ بچہ گھوڑی کے پاس آنے جانے نہ پاوے جبتک کہ یہ نہ دیکھ لیا جاوے کہ اُسکے تھنون مین کافی دودھ جمع ہے اور اُسکو نکالنا چاہتی ہے۔ مگر بیشک یہ ذرا غور کر کے دیکھ لینا چاہیئے کہ دودھ اِتنا زیادہ نہین اوترآوے کہ جسکے سبب سے تھن بہت ہی بھر کر درد کرنے لگین۔ جبکہ ایسی حالت ہو اور دودھ پلانے سے اِنکار نہ ہو اور بچہ بھوکا ہو تو پھر کوئی مشکل بات باقی نہین ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی یہ ہی چاہنا ہے۔ کہ پھر اُن دونون کا میل کرا دیوے۔ **لین ڈارف** صاحب فرماتے ہین کہ گھوڑی اپنے بچے کو سونگھ کر پہچان لیتی ہے۔ اِسلئے تھوڑا سا سونف کا تیل بچے کے اوپر گھوڑی کو دھوکا دینے کے لئے مَلدینا عمدہ ترکیب ہے۔ جبکہ بچے کو دوسری گھوڑی کے نیچے لگانیکی نوبت پہونچے تو بیشک یہ نہایت عمدہ اور فائدہ مند تجویز ہے۔ اور اِس ترکیب سے اِس کو کرنا چاہیئے۔ تھوڑا تیل دونون بچون کے بدن پر تھوڑے دِن تک مَلا جاوے یہانتک کہ گھوڑی کو اُس تیل کی خوشبو رَم جاوے پھر بچون کو اُن کی مان کے پاس سے ہٹا لینا چاہیئے تاکہ باکھ یا شیر دان مین جمع ہو جاوے۔ اور اِسکے پیچھے بچون کو پلٹ کر تھانون مین جہان وہ گھوڑی بندھی ہین ایک دوسرے کے پاس چھوڑ دینا چاہیئے۔ مگر یہ خیال ہے کہ اِن تھانون مین پہلے تھوڑا سا اندھیرا کر دیوین۔ جب بچے کو پہلی مرتبہ گھوڑی کے